روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا "السلام علیکم" آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "دس (یعنی اس بندے کیلئے اسکے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں)" پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ آدمی بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا "بیس (۲۰) (یعنی اس کیلئے بیس (۲۰) نیکیاں لکھی گئیں)"

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 218, Saturday- 08 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۱۸ ۞ ہفتہ، ۸ راگست، ۲۰۲۶، ۲۴ رصفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

ہماچل پردیش: مانسون میں 798 کروڑ روپئے کا ہوا نقصان

۱۴۵ رسڑکیں بند، ۲۲۴ ٹرانسفارمر ٹھپ، ریاستی حکومت کی جانب سے جاری مجموعی مانسون نقصانات کی رپورٹ کے مطابق ۳۰ رجون سے ۶ راگست ۲۰۲۶ ر کے درمیان مانسون کے باعث ریاست میں ۱۴۲ رافراد ہلاک جبکہ ۲۲۴ رافراد زخمی ہوئے ہیں

ریاستی حکومت کی جانب سے جاری مجموعی مانسون نقصانات کی رپورٹ کے مطابق 30 جون سے 6 اگست 2026 کے درمیان مانسون کے باعث ریاست میں 142 افراد ہلاک جبکہ 224 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ہماچل پردیش میں جاری موسلادھار بارش نے ایک بار پھر معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر (ایس ای او سی) کی جانب سے جمعہ کی صبح 10 بجے جاری کی گئی رپورٹ کے مطابق ریاست میں 145 سڑکیں آمد ورفت کے لیے بند ہیں، 224 بجلی کے ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمر (ڈی ٹی آر) بند پڑے ہیں، اور 14 پینے کے پانی کے پروجیکٹس بھی متاثر ہوئے ہیں۔ بارش کا سب سے زیادہ اثر منڈی ضلع میں دیکھا جا رہا ہے، جہاں 66 سڑکیں بند پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ منڈی میں 182 بجلی کے ٹرانسفارمر بھی متاثر ہوئے ہیں۔ کلو ضلع میں 31 سڑکیں اور 31 ٹرانسفارمر متاثر بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح سرمور میں 28 سڑکیں، شملہ میں 12 سڑکیں، کانگڑا میں پانچ سڑکیں، اونا میں 2 سڑکیں اور کنور میں ایک سڑک بند ہے۔ کنور میں چورا- چھوٹا کمبا لنک روڈ بند ہونے سے آمد و رفت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ بجلی کی فراہمی کی بات کریں تو منڈی کے بعد کلو سب سے زیادہ متاثر ہے۔ شملہ میں 7 اور سولن میں 3 ٹرانسفارمر بند ہونے کے باعث کئی علاقوں میں بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ پینے کے پانی کے پروجیکٹس پر بھی بارش کا شدید اثر پڑا ہے، جن میں شملہ ضلع کے 5 پروجیکٹس سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری مجموعی مانسون نقصانات کی رپورٹ کے مطابق 30 جون سے 6 اگست 2026 کے درمیان مانسون کے باعث ریاست میں 142 افراد ہلاک جبکہ 224 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس مدت کے دوران سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو ملا کر تقریباً 86.797 کروڑ روپے کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مختلف سرکاری محکموں میں محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ بجلی، جل شکتی، تعلیم، دیہی ترقی اور دیگر محکموں کو بھی شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ غیر سرکاری املاک، مکانات، زراعت اور باغبانی کے شعبے کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاع ہے۔ اس درمیان ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ خراب موسم کے دوران غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ اس سے آئندہ پیش آنے والے کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ریاستی حکومت کی رپورٹ کے مطابق، ہماچل پردیش میں 30 جون سے 6 اگست 2026 کے درمیان جاری مانسون سیزن کے دوران اب تک مجموعی طور پر تقریباً 798 کروڑ روپے کا بھاری مالی نقصان ہو چکا ہے۔ اس شدید بارش اور سیلابی صورتحال کی وجہ سے ریاست کا بنیادی ڈھانچہ بری طرح متاثر ہوا ہے اور بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان دیکھنے کو ملا ہے۔ مقامی انتظامیہ اور راحت رسانی کی ٹیمیں بند سڑکوں کو کھولنے اور بجلی و پانی کی بحالی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ پینے کے پانی کا بحران: تقریباً 14 پینے کے پانی کی اسکیمیں اور سپلائی لائنیں بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔

جھارکھنڈ: ہم روشنائی سے تاریخ لکھیں گے

اے آئی ایس اے کی صدر نیہا بورا

اے آئی ایس اے کی صدر نیہا بورا نے روشنائی حملے کے بعد ایک بیان میں کہا کہ ہم روشنائی سے تاریخ لکھیں گے، انہوں نے الزام عائد کیا کہ رانچی میں ان پر اور دیگر خواتین مظاہرین پر روشنائی پھینکی گئی، جبکہ طلبہ، جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی-سی جی ایل کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اے آئی ایس اے کی صدر نیہا بورا پر جمعہ کو رانچی میں طلبہ کے احتجاجی مارچ کے دوران مبینہ طور پر روشنائی سے حملہ کیا گیا۔ پولیس نے ایک شخص کو حراست میں لیا جس پر الزام ہے کہ اس نے جب مظاہرین جھارکھنڈ اسمبلی کی طرف مارچ کر رہے تھے، بورا پر روشنائی پھینکی۔ واضح رہے کہ یہ احتجاج ۱۴ روپں، جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن (جے پی ایس سی) سول سروسز امتحان اور جھارکھنڈ اسٹاف سلیکشن کمیشن کمبائنڈ گریجویٹ لیول (جے ایس ایس سی-سی جی ایل) امتحان میں مبینہ پیپر لیک اور بے ضابطگیوں کے خلاف تھا۔ بعد ازاں بورا نے ایک تصویر شیئر کی جس میں ان کا چہرہ اور کپڑے روشنائی سے لت پت نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 'آر ایس ایس-بی جے پی کے غنڈوں' نے انہیں اور تقریباً ۲۰ ردیگر خواتین کو مظاہرے کے دوران نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا، "ان کے لیے روشنائی دوسروں کو شرمندہ کرنے کا ذریعہ ہے، ہم روشنائی سے مستقبل لکھیں گے! میں یہ روشنائی فخر کے ساتھ استعمال کرتی ہوں۔" انہوں نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا، "آج ہم برسا منڈا اسٹیڈیم سے مارچ نکال رہے تھے۔ جب میں اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ وہاں کھڑی تھی، تو امرناتھ پانڈے (۲۶ رسالہ) نامی ایک شخص، جو آر ایس ایس کا رکن بھی ہے، نے مجھ پر روشنائی پھینکی۔ اپنے مجرمانہ عمل کو جائز ثابت کرنے کے لیے اس نے وہی کیا جو آر ایس ایس سے وابستہ لوگ کرتے ہیں، "جے شری رام" کا نعرہ لگایا۔ تاہم احتجاج میں موجود لوگوں نے اسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔" احتجاج کی فوٹیج میں بورا کے چہرے، گردن اور کپڑوں پر سیاہ روشنائی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو یہ بھی بتایا کہ اس سے پہلے کہ مظاہرین نے اسے قابو کر کے پولیس کے حوالے کیا، ملزم نے مبینہ طور پر 'جے شری رام' کا نعرہ لگایا۔

حوثیوں کا خلیج عدن میں سعودی آئل ٹینکر پر میزائل حملے کا دعویٰ

یمن ۲۰۱۴ ر کے اواخر سے تنازعات کی لپیٹ میں ہے، جب حوثیوں نے دارالحکومت صنعا سمیت شمالی یمن کے بیشتر حصے پر قبضہ کرلیا

صنعا: یمن کے حوثی گروپ نے کہا ہے کہ اس نے خلیج عدن میں ایک سعودی آئل ٹینکر کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا ہے، جس کے کئی گھنٹے بعد شمالی بحیرہ احمر میں ایک اور سعودی ٹینکر پر میزائل حملے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بدھ (مقامی وقت) پر پوسٹ کیے گئے ایک بیان میں، حوثی فوجی ترجمان یحییٰ ساریہ نے کہا کہ ٹینکر، جس کی شناخت "ڈیزی" کے نام سے ہوئی ہے، کو ایک بیلسٹک میزائل کا نشانہ بنایا گیا اور اسے "پیچھے مڑنے پر مجبور کیا گیا۔" ساریہ نے کہا کہ یہ حملہ گروپ کی جانب سے سعودی عرب کے خلاف اعلان کردہ سمندری ناکہ بندی کا ایک حصہ تھا جس کے تحت "ناکہ بندی کے لیے ناکہ بندی" کی پالیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حوثی فورسز سعودی آئل ٹینکروں کی کڑی نگرانی کر رہی ہیں اور وہ جنوبی اور شمالی بحیرہ احمر سے ان کے گزرنے کو اس وقت تک روکیں گی جب تک کہ وہ یمن کے حوثی زیر کنٹرول علاقوں کی ناکہ بندی ختم نہیں کر دیتے۔ دریں اثنا، یونائیٹڈ کنگڈم میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز نے کہا کہ بدھ کے روز یمن کے جنوبی ساحل کے قریب خلیج عدن میں جہاز رانی کے دوران ایک ٹینکر نے قریب ہی ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی، اور مزید کہا کہ تمام عملہ محفوظ ہے۔ اس سے پہلے دن میں، حوثیوں نے کہا کہ انہوں نے سعودی آئل ٹینکر "وفا" کو شمالی بحیرہ احمر میں سعودی بندرگاہی شہر ینبو سے کئی بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ ساریہ نے مزید تفصیلات فراہم کیے بغیر اس ہڑتال کو "صحیح" قرار دیا۔ کسی بھی دعوے پر سعودی حکام کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا، جس کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ تازہ ترین دعوے حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان سامنے آئے ہیں۔ 20 جولائی کو حوثیوں نے حوثیوں کے زیر قبضہ علاقوں پر مبینہ سعودی ناکہ بندی کا حوالہ دیتے ہوئے بحیرہ احمر میں سعودی عرب سے منسلک جہاز رانی پر پابندی کا اعلان کیا۔ اس گروپ نے سعودی عرب سے منسلک جہازوں، توانائی کی جگہوں اور ہوائی اڈوں پر متعدد حملوں کا دعویٰ بھی کیا ہے، جب کہ سعودی قیادت والے اتحاد نے یمن میں حوثیوں کے اہم فوجی اہداف پر محدود فضائی حملے دوبارہ شروع کیے ہیں۔ یمن 2014 کے اواخر سے تنازعات کی لپیٹ میں ہے، جب حوثیوں نے دارالحکومت صنعا سمیت شمالی یمن کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کرلیا۔

مجاہدین آزادی نے گولیاں کھائیں، آپ انڈوں سے ڈرتی ہیں

سپریم کورٹ نے ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تفتیش میں شامل ہونے کی درخواست مسترد کرتے کر دیا

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کی اس درخواست پر سماعت سے انکار کر دیا، جس میں انہوں نے مبینہ طور پر اشتعال انگیز عوامی بیانات سے متعلق مقدمے کی تفتیش کے دوران ذاتی طور پر پولیس کے سامنے پیش ہونے کے بجائے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہونے کی اجازت طلب کی تھی۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس شیل ناگو پر مشتمل بنچ نے درخواست کی سماعت کے دوران واضح کیا کہ تفتیش میں تعاون کرنے کے لیے درخواست گزار کو ذاتی طور پر حاضر ہونا چاہیے۔ عدالت نے اس مطالبے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ صرف رکن پارلیمنٹ ہونے کی بنیاد پر ویڈیو کانفرنسنگ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سماعت کے دوران مہوا موئترا کی جانب سے سینئر وکیل گوپال شنکر نارائنن نے موقف اختیار کیا کہ ان کی موکلہ تفتیش میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں، تاہم وہ پولیس اسٹیشن میں پیش ہونے کے بجائے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے اپنا بیان ریکارڈ کرانا چاہتی ہیں۔ اس پر جسٹس دیپانکر دتہ نے استفسار کیا، "ویڈیو کانفرنسنگ کیوں؟ کیا صرف اس لیے کہ آپ رکن پارلیمنٹ ہیں؟" وکیل نے عدالت کو بتایا کہ اگر مہوا موئترا ذاتی طور پر پولیس اسٹیشن جاتی ہیں تو انہیں ہجوم کے حملے کا خدشہ ہے۔ انہوں نے ایک سابقہ واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان پر پہلے بھی انڈے پھینکے جا چکے ہیں۔ عدالت اس دلیل سے مطمئن نہیں ہوئی اور سخت ریمارکس دیتے ہوئے کہا، آپ رکن پارلیمنٹ ہیں؟ سیاست میں آنے کے بعد آپ کو انڈوں سے ڈر لگتا ہے؟ ہمارے آزادی کے مجاہدین نے تو اپنے سینوں پر گولیاں کھائی تھیں۔ اس نوعیت کی درخواستیں اس عدالت کے سامنے نہیں آنی چاہئیں۔ عدالت کے ان سخت تبصروں کے بعد مہوا موئترا کے وکیل نے درخواست واپس لینے کی اجازت مانگی، جسے منظور کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے درخواست کو واپس لیا ہوا قرار دے کر خارج کر دیا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل کلکتہ ہائی کورٹ نے مہوا موئترا کو اسی مقدمے میں عبوری راحت فراہم کرتے ہوئے ان کی گرفتاری سمیت کسی بھی سخت پولیس کارروائی پر 5 اکتوبر تک روک لگا دی تھی۔ تاہم عدالت نے یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ تفتیش میں مکمل تعاون کریں گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

حب الوطنی کا معیار وندے ماترم نہیں ہوسکتا: جماعت اسلامی

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند نے منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے قومی وقار کی توہین (ترمیمی) بل، 2026 کی منظوری، ملک میں جامع تعلیمی اصلاحات کی ضرورت اور مختلف ریاستوں میں سیلاب کی سنگین صورت حال پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے وندے ماترم سے متعلق قومی وقار کی توہین (ترمیمی) بل، 2026 کی منظوری پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند ملک کے آئینی اداروں اور قومی وقار کے احترام پر مکمل یقین رکھتی ہے، تاہم یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ وندے ماترم کے وہ اشعار اسلام کے عقیدۂ توحید سے مطابقت نہیں رکھتے، جن میں وطن کو ایک معبود کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور اسے بعض دیویوں سے منسوب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعتراض نہ تو نیا ہے اور نہ ہی فرقہ وارانہ ہے بلکہ ہندوستان کے جمہوری اور آئینی نظام میں اس حقیقت کو پہلے ہی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ ملک معتصم خان نے کہا کہ یہ نہایت تشویشناک ہے کہ پارلیمنٹ نے ایسا قانون منظور کیا ہے جو براہ راست مذہبی اقلیتوں کے حقوق کو متاثر کر سکتا ہے اور ان میں کشیدگی پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس بل میں وندے ماترم گانے کو لازمی قرار نہیں دیا گیا، لیکن اس کے خلاف کسی بھی ایسے عمل کو جرم قرار دیا گیا ہے جسے 'توہین' یا 'بے ادبی' سمجھا جائے۔ اس قانون میں استعمال کی گئیں مبہم اصطلاحات قانون کے غلط استعمال کا سنگین خطرہ پیدا کرتی ہیں۔ ملک معتصم خاں نے سپریم کورٹ کے تاریخی بجوئے ایمانوئیل فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ نے واضح کیا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے مذہبی عقیدے کی بنیاد پر قومی ترانے یا نغمے میں شریک نہ ہو تو آئین میں دئے گئے حقوق کے تحت اسے یہ حق حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حب الوطنی کا پیمانہ کسی مخصوص گیت، نعرے یا علامتی عمل میں شرکت نہیں ہوسکتا۔

ایرانی پارلیمنٹ میں آبنائے ہرمز سے دشمن ممالک کے جہاز روکنے کا مسودۂ قانون پیش، خلاف ورزی پر بھاری جرمانے کی تجویز

تہران: ایرانی پارلیمنٹ میں آبنائے ہرمز سے دشمن ممالک سے وابستہ کارگو کی آمد و رفت محدود کرنے کے لیے قانون کا مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ خلاف ورزی پر کارگو کی قیمت کا 20 فیصد تک جرمانہ عائد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق ایرانی ارکانِ پارلیمنٹ نے آبنائے ہرمز سے بحری آمد و رفت کو منظم کرنے کے لیے ایک نئے قانون کا مسودہ تیار کیا ہے، جس میں دشمن ممالک سے وابستہ بعض جہازوں پر پابندی عائد کرنے اور ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری جرمانہ لگانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ مسودہ اس وقت ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے زیرِ غور ہے۔ مجوزہ قانون میں پہلے پیش کیے گئے مسودے کے مقابلے میں دائرۂ کار کو مزید وسیع کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی مسودے میں امریکہ، اسرائیل اور ایران کے دیگر نامزد دشمن ممالک کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے سے روکنے کی تجویز دی گئی تھی، جبکہ نئے مسودے میں اسرائیلی جہازوں کے علاوہ ان ممالک اور کمپنیوں سے وابستہ فوجی اور شہری کارگو کو بھی اس وقت تک ٹرانزٹ کی اجازت نہ دینے کی بات کہی گئی ہے جب تک مبینہ نقصانات کا ازالہ نہ ہو جائے۔ فارس نیوز کے مطابق اگر کوئی جہاز ان مجوزہ پابندیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارگو کی مجموعی مالیت کے 20 فیصد تک جرمانہ عائد کیا جا سکے گا۔ اس کے علاوہ جن جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت ہوگی، ان سے محفوظ بحری گزرگاہ اور نیویگیشن کی سہولیات فراہم کرنے کے اخراجات پورے کرنے کے لیے سروس فیس وصول کی جائے گی، جو ایرانی کرنسی میں ادا کرنا ہوگی۔ یاد رہے کہ اس قانون کے مسودے کی تیاری کا اعلان پہلی بار مارچ میں ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نے کیا تھا۔ بعد ازاں اپریل میں ایک ابتدائی مسودہ سامنے آیا۔

اتر پردیش کی یوگی حکومت نے 'مدرسہ تنخواہ بل' واپس لے لیا

اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے سماجوادی پارٹی حکومت میں منظورہ مدرسہ تنخواہ بل کو ختم کر دیا ہے

لکھنؤ: اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے سماجوادی پارٹی حکومت میں منظورہ مدرسہ تنخواہ بل کو ختم کر دیا ہے۔ 2016 میں منظورہ اتر پردیش مدرسہ (اساتذہ اور دیگر ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی) بل 2016 کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے یوگی حکومت نے واپس لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً ایک دہائی سے زیر التوا اس بل کا باب اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ یہ بل قانونی اور آئینی وجوہات کے سبب نافذ نہیں ہو پایا تھا۔ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کی وجہ سے اس بل کو منظوری نہیں مل سکی تھی۔ اب یوگی حکومت نے اسے باضابطہ طور پر واپس لے کر اس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سماجوادی پارٹی حکومت نے 2016 میں مدارس کے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی وقت پر تنخواہوں کو یقینی بنانے کے مقصد سے اس بل کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں پاس کیا تھا۔ حکومت نے دلیل دی تھی کہ اس کے ذریعہ مدارس کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں ملنے کو یقینی بنایا جائے گا اور ادائیگی میں تاخیر کے لیے جوابدہی طے کی جائے گی۔ بل میں التزام کیا گیا تھا کہ اگر مدارس کے اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہیں وقت پر ادا نہیں کی جاتی ہیں تو ذمہ دار افسران کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے۔ اسی التزام اور دیگر نکات کے حوالے سے قانونی اور آئینی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ دونوں ایوانوں میں بل پاس ہونے کے بعد اس وقت کے گورنر رام نائک کے پاس بھیجا گیا تھا۔ گورنر نے بل کی بعض شقوں پر عدم اتفاق کا اظہار کیا اور اپنی منظوری دینے کے بجائے صدر جمہوریہ کے پاس بھیج دیا۔ صدر تک پہنچنے کے بعد مرکزی وزارت داخلہ نے اس بل کی جانچ کی۔ جانچ پڑتال کے دوران بل کی متعدد شقوں پر اعتراضات کیے گئے۔ وزارت داخلہ نے تسلیم کیا کہ کچھ دفعات قانونی اور آئینی طور پر درست نہیں ہیں۔ اس کے بعد مرکز کی جانب سے اس بل کو واپس لینے کا مشورہ دیا گیا۔ حکومت کا ماننا ہے کہ جب کسی بل کو آئینی منظوری نہیں ملی اور وہ کبھی نافذ نہیں ہوا تو اسے زیر التوا رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ دونوں ایوانوں سے دستبرداری کے ساتھ ہی یہ بل قانون سازی کے عمل سے مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔

ڈابر کو عبوری راحت: دہلی ہائی کورٹ نے ایف ایس ایس اے آئی کے پابندی والے حکم پر لگائی روک

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے ڈابر انڈیا لمیٹڈ کو عبوری راحت دیتے ہوئے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) کے اس حکم پر عبوری روک لگا دی، جس کے تحت کمپنی کو بعض غذائی مصنوعات کی فروخت بند کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ان مصنوعات پر '100 فیصد' جیسے دعوے درج ہونے پر فوڈ ریگولیٹر نے اعتراض کیا تھا۔ جسٹس امت مہاجن پر مشتمل یک رکنی بنچ نے کہا کہ بادی النظر میں ایسا پابندی والا حکم کمپنی کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیے بغیر جاری نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ عدالت نے اپنے عبوری حکم میں کہا کہ اگلی سماعت تک متنازعہ حکم پر عمل درآمد روک دیا جائے۔ عدالت نے ڈابر انڈیا کی عرضی پر مرکز اور ایف ایس ایس اے آئی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا ہے۔ اس معاملے کی آئندہ سماعت 24 اگست کو مقرر کی گئی ہے۔ ڈابر نے ایف ایس ایس اے آئی کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں کمپنی کو بعض مخصوص غذائی مصنوعات کی فروخت فوری طور پر روکنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ریگولیٹر نے ان مصنوعات پر درج '100 فیصد قدرتی'، '100 فیصد خالص'، '100 فیصد خالص ہونے کی ضمانت'، '100 فیصد آرگینک' اور '100 فیصد ٹینڈر ناریل پانی' جیسے دعووں پر اعتراض ظاہر کیا تھا۔ سماعت کے دوران ڈابر کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل نے موقف اختیار کیا کہ کمپنی کئی دہائیوں سے یہ مصنوعات فروخت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس افسر نے پابندی کا حکم جاری کیا، اسے اس نوعیت کا حکم جاری کرنے کا قانونی اختیار حاصل نہیں تھا۔ کمپنی کی جانب سے یہ بھی دلیل دی گئی کہ قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ تو کوئی شوکاز نوٹس جاری کیا گیا اور نہ ہی کمپنی کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ دوسری جانب ایف ایس ایس اے آئی کی نمائندگی کرتے ہوئے مرکزی حکومت کے مستقل وکیل آشیش دکشت نے ریگولیٹر کی کارروائی کا دفاع کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پابندی کا حکم جاری کرنے سے پہلے کمپنی کو اصلاحی نوٹس جاری کیا گیا تھا، جس کے بعد ہی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

خلیجی خطے میں ہندوستانی جہازوں اور ملاحوں کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح

وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ ہندوستانی ملاحوں اور ہندوستانی پرچم والے جہازوں کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ تمام سفارتی مشن ۲۴ رگھنٹے ہیلپ لائن اور مقامی حکام کے ساتھ رابطے میں ہیں

نئی دہلی: وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ خلیجی خطے میں ہندوستانی ملاحوں (سی فیررز) اور ہندوستانی پرچم والے جہازوں کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس مقصد کے لیے خلیجی ممالک میں موجود ہندوستانی سفارتی مشن مقامی حکام، شپنگ وزارت اور سمندری اداروں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری امداد فراہم کی جا سکے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ حکومت بین الاقوامی سمندری راستوں پر کام کرنے والے ہندوستانی ملاحوں کی سلامتی کو انتہائی اہمیت دیتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خلیجی خطے میں تعینات تمام ہندوستانی مشن شپنگ وزارت، متعلقہ ممالک کے میری ٹائم حکام اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے ہیں، تاکہ اگر کسی ہندوستانی ملاح یا ہندوستانی پرچم والے جہاز کو مدد درکار ہو تو فوری کارروائی کی جا سکے۔ رندھیر جیسوال نے بتایا کہ بیرونِ ملک موجود ہندوستانی سفارتی مشنوں نے 24 گھنٹے فعال ہیلپ لائنیں بھی قائم کر رکھی ہیں۔ ان ہیلپ لائنوں کے ذریعے نہ صرف ملاح بلکہ ضرورت مند دیگر ہندوستانی شہری بھی کسی بھی وقت مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہیلپ لائنیں گزشتہ کئی ماہ سے بلا تعطل کام کر رہی ہیں اور آئندہ بھی اپنی خدمات جاری رکھیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان حکومت شپنگ وزارت اور مغربی ایشیا و خلیجی ممالک کے مقامی حکام کے ساتھ مل کر بین الاقوامی آبی گزرگاہوں میں محفوظ، آزاد اور بلا رکاوٹ جہاز رانی اور تجارتی سرگرمیوں کی مسلسل حمایت کرتی رہی ہے۔ وزارتِ خارجہ نے تمام فریقوں سے اپیل کی کہ وہ عام شہریوں، شہری ڈھانچے، تجارتی جہازوں اور ان پر کام کرنے والے ملاحوں کو کسی بھی قسم کی کارروائی کا نشانہ بنانے سے گریز کریں۔ ادھر مرکزی وزیر برائے بندرگاہ، جہاز رانی اور آبی گزرگاہیں سربانند سونووال نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ خلیجی خطے سے اب تک 4,052 ہندوستانی ملاحوں کو وطن واپس لایا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 3 اگست تک ہندوستان آنے والے 62 جہاز کامیابی کے ساتھ آبنائے ہرمز سے گزرے، جن میں 23 ہندوستانی پرچم والے جبکہ 39 غیر ملکی پرچم والے جہاز شامل تھے۔ مرکزی وزیر کے مطابق مشرقِ وسطیٰ میں بدلتی ہوئی سیکورٹی صورتحال کے پیشِ نظر ڈائریکٹوریٹ جنرل آف میری ٹائم ایڈمنسٹریشن (ڈی جی ایم اے) مسلسل اپنی ایڈوائزری کو اپ ڈیٹ کر رہا ہے تاکہ ہندوستانی ملاحوں کی حفاظت کو مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے آبنائے ہرمز میں ہندوستانی ملاحوں کی سلامتی کے لیے کئی اضافی اقدامات بھی کیے ہیں، جن میں 24 گھنٹے فعال کنٹرول روم، جہازوں اور عملے کا لائیو ڈیٹا بیس، جہازوں کی نقل و حرکت، ہندوستانی ملاحوں کی صورتحال اور کسی بھی واقعے یا جانی نقصان سے متعلق ہر 24 گھنٹے بعد تازہ معلومات جاری کرنے کا نظام شامل ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کا مقصد ہندوستانی ملاحوں اور تجارتی جہازوں کی حفاظت کو ہر ممکن حد تک یقینی بنانا ہے۔

اختلاف رائے کو دبانے کیلئے درج مقدمات کو عدالتیں خارج کریں

شہریوں کو لکچر نہ دیں: سابق ایس سی جج ابھئے اوکا

ممبئی: (ممبئی پریس بیورو) ممبئی آئینی عدالتوں کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ صرف اختلافِ رائے کو خاموش کرانے یا تنقیدی آوازوں کو دبانے کے مقصد سے درج کیے گئے مجرمانہ مقدمات کو کالعدم (کواش) قرار دیں۔ اس کے ساتھ ہی، عدالتوں کو شہریوں کو یہ نصیحت کرنے سے گریز کرنا چاہیے کہ انہیں کیا کہنا چاہیے اور کیا نہیں۔ یہ بات سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ابھئے ایس اوکا نے ممبئی میں ایک قانونی پروگرام کے دوران کہی۔ ممبئی کے کے سی کالج آڈیٹوریم میں منعقدہ پہلے ایڈووکیٹ ہارون سولکر میموریل لیکچر سیریز سے خطاب کرتے ہوئے، جسٹس اوکا نے ملک میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور شہری آزادیوں کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔ اس لیکچر کا عنوان آرٹیکل 19(1)(a) اور آرٹیکل 21: عمل در آمد یا فراموش؟ تھا اور اس میں ریاستی طاقت اور بنیادی شہری حقوق کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ پر روشنی ڈالی گئی۔ عدالتوں کا کام نصیحت یا سبق سکھانا نہیں: جسٹس اوکا جنہوں نے اگست 2021 سے مئی 2025 تک سپریم کورٹ کے جج کے طور پر خدمات انجام دیں نے کہا کہ جب شہری اپنے بنیادی حقوق پر حملے یا سیاسی طور پر درج کرائے گئے مقدمات کے خلاف عدالتوں کا رخ کرتے ہیں، تو عدلیہ کو ان کے حقوق کی ڈھال بننا چاہیے۔ عدالت کو درخواست گزار کے کہے گئے الفاظ یا خیالات پسند نہ بھی ہوں، تب بھی اظہارِ رائے کی آزادی کا تحفظ کرنا عدالت کا فرض ہے۔ یہ عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ درخواست گزار کو یہ سبق سکھائے یا نصیحت کرے کہ اسے کیا کہنا چاہیے تھا اور کیا نہیں،" جسٹس اوکا نے واضح کیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عدالتوں کو صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا قانون کے تحت کوئی حقیقی جرم بنتا ہے یا نہیں، نہ کہ بیان کے سیاسی یا سماجی اثرات یا پسندیدگی کا جائزہ لے۔ سر تھامس مور کا حوالہ: "وقت کے حکمرانوں کی پسند کے پابند نہیں" آئرش مصنف سر تھامس مور کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے، جسٹس اوکا نے یاد دلایا کہ ایک متحرک جمہوریت میں شہریوں سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ صرف وہی باتیں کہیں جو وقت کے حکمرانوں کو پسند ہوں۔ شہریوں سے صرف وہی باتیں کہنے کی توقع نہیں کی جاسکتی جو وقت کے حکمرانوں کو پسند ہوں،" انہوں نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ غیر مقبول نظریات کو دبانا جمہوریت کے لیے ایک براہ راست خطرہ ہے۔ اگر جمہوریت کو زندہ رکھنا ہے تو ہمیں آئینِ ہند کے آرٹیکل 19(1)(a) اور 21 کے تحت حاصل کردہ آزادیوں کا تحفظ کرنا ہوگا چاہے اس کے لیے ہمیں کتنی ہی بڑی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔ پرامن احتجاج اور گفتگو کے فراموش کردہ اصول: پرامن احتجاج کو آزادئ اظہار کا لازمی حصہ قرار دیتے ہوئے سابق جج نے کہا کہ جب عوامی مسائل اور مطالبات پر توجہ نہیں دی جاتی، تو پرامن مظاہرہ ہی شہریوں کا وہ واحد آئینی طریقہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی ناخوشی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ریاست کی ذمہ داریوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ حکومت پر ہر مطالبہ ماننا لازم نہیں، لیکن شہریوں سے بات چیت اور مکالمہ کرنا اس کی بنیادی ذمہ داری ہے: جمہوریت میں ہر شہری کو اپنے مطالبات پیش کرنے کا حق ہے اور ریاست کا فرض ہے کہ وہ ان پر غور کرے،" انہوں نے کہا۔ حکومت مطالبات کو تسلیم کرے یا نہ کرے، لیکن اس پر غور کرنا اور بات چیت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لیکن شاید وقت کے ساتھ، ہم سب ان سنہری اصولوں کو بھول چکے ہیں۔ ریاست کی ذمہ داریاں اور عدالتی بیداری: آئینی حقوق اور فرائض پر گفتگو کرتے ہوئے جسٹس اوکا نے کہا کہ جہاں شہریوں کو آرٹیکل 51A کے تحت ان کے بنیادی فرائض یاد دلائے جاتے ہیں، وہیں ریاست کی بھی یہ آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ سیکولرازم، جمہوریت اور ذاتی آزادی جیسے نظریات کا احترام کرے۔ موجودہ دور میں، ہم شاید ہی کبھی حکومت کو آئین کے ان اعلیٰ اقدار کا احترام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں،" جسٹس اوکا نے تبصرہ کیا۔ انہوں نے آخر میں عدالتوں سے آئین کا چوکس محافظ بننے کی اپیل کرتے ہوئے کہا: "اگر عدالتیں ہی شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت نہیں کریں گی تو پھر کون کرے گا؟"

مہاراشٹر اے ٹی ایس کا آن لائن دہشت گردی کی خلاف سخت ایکشن

سوشل میڈیا پر گمراہ کن پروپیگنڈہ اور آن لائن دہشت گردی کو فروغ دینے پر کارروائی ہوگی، اے ٹی ایس کی سوشل میڈیا پر نظر، سوشل میڈیا پر گمراہی پھیلانے والوں پر کارروائی کا حکمنامہ جاری، ۱۶ اگست سے نافذ العمل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر انسداد دہشت گردی (اے ٹی ایس) نے اب آن لائن ٹیررازم دہشت گردی کو فروغ دینے والے مشمولات اور مواد کے خلاف کارروائی کرنے کا حکمنامہ جاری کیا ہے اے ٹی ایس نے پاکستانی ڈان شہزاد بھٹی اور گینگسٹر لارنس بشنوئی کے خلاف کارروائی کے دوران یہ پایا کہ آن لائن دہشت گردی کو عام کرنے کے ساتھ نوجوانوں کو آن لائن طریقے سے ورغلایا جارہا ہے اے ٹی ایس کے تجزیہ میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ آن لائن اور ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا پر میڈیا آڈیو اور ویڈیو کے معرفت گمراہی کی جانب مائل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس لئے اگر سوشل میڈیا پر کوئی متنازع مشمولات مواد، پی ڈی ایف، نشر واشاعت اور اس کی تبلیغ کرتا ہے جو ملکی سالمیت کے خطرہ کے ساتھ بھائی چارگی اور ایکتا کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہوگی اے ٹی ایس نے تفتیش کے دوران یہ پایا کہ ۱۱۴ پی ڈی ایف، میگزین، ڈیجیٹل مشمولات میں گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا گیا ہے جس کے بعد اے ٹی ایس انہیں ضبط بھی کیا ہے اگر کوئی متنازع مشمولات اور مواد سوشل میڈیا پر عام کرتا ہے تو اس پر بھی کارروائی ہوگی اے ٹی ایس پبلک سیکورٹی ایکٹ ۲۰۲۳ کے تحت حکمنامہ جاری کیا یہ حکمنامہ ۱۶ اگست سے نافذ العمل ہے اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر دہشت گردی کو فروغ دینے والے گمراہ کن اور پروپیگنڈہ ویڈیو اور دیگر مشمولات اور مواد سے دور رہیں بصورت دیگر ان پر بھی کارروائی ہوسکتی ہے اے ٹی ایس چیف نول بجاج نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے باز رہیں اس کے ساتھ ہی اے ٹی ایس نے شہزاد بھٹی سمیت دیگر گینگسٹر کے خلاف بھی کارروائی تیز کی تھی اس کے مطابق شہزاد بھٹی اور لارنس بشنوئی سے رابطہ رکھنے والوں سے بھی اے ٹی ایس نے باز پرس کی تھی انکے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی جانچ کی گئی تھی اور بعدازاں انہیں رہا کردیا گیا تھا۔ اے ٹی ایس نے اب سوشل میڈیا پر بھی نگرانی شروع کردی ہے کوئی بھی سوشل میڈیا پر دہشت گردی کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی۔

اسکول جہاد کی آڑ میں کارروائی بند ہو

ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی کی ایڈیشنل کمشنر دھننجے کلکرنی سے ملاقات میمورنڈم پیش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) حکومت نئے اسکول کھولنے میں ناکام ہے، ایسے واقعات سامنے آرہے ہیں جہاں پرائیویٹ اور ٹرسٹ کے تحت چلنے والے اسکول جو کہ غریب اور اقلیتی علاقوں میں بچوں کو تعلیم فراہم کرتے ہیں کو اسکول جہاد جیسے نفرت انگیز پروپیگنڈے کی وجہ سے دباؤ اور ایف آئی آر کا سامنا ہے۔ اس سنگین مسئلہ کے تناظر میں مانخورد شیواجی نگر کے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے آج نو تعینات ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (ایڈیشنل سی پی) دھننجے کلکرنی سے اس طرح کی کارروائی کا سامنا کرنے والے اسکولوں کے ایک وفد کے ساتھ ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں استدعا کی گئی کہ اگر تفتیش یا تفتیش کے لیے پولیس کا کسی اسکول کا دورہ ضروری ہے تو افسران کو سادہ لباس میں حاضر ہونا چاہیے۔ وفد نے حکام پر زور دیا کہ وہ پولیس وین یا بھاری پولیس فورس کے ساتھ اسکول کے احاطے سے باہر آنے سے گریز کریں تاکہ بچوں، والدین اور اساتذہ میں خوف وہراس کا ماحول پیدا نہ ہو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ٹرسٹیز ذاتی طور پر پولیس اسٹیشن کا دورہ کرنے کے لیے تیار ہیں تاکہ پولیس کو درکار کوئی ضروری دستاویزات یا ریکارڈ فراہم کیا جا سکے۔ ان تعلیمی اداروں کے بارے میں پولیس کا رویہ جو غریب محلوں کے بچوں کے لیے تعلیم کے حق کو برقرار رکھتے ہیں حساس، تعاون پر مبنی اور احترام پر مبنی ہونا چاہیے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ابو عاصم اعظمی نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی ماحول کو ہر حال میں محفوظ، غیر جانبدارانہ اور خوف سے پاک رہنا چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پسماندہ علاقوں کے بچوں کا مستقبل کسی نفرت انگیز ایجنڈے یا بے بنیاد تعزیری کارروائیوں کی نذر نہیں ہونا چاہیے۔

وزیر داخلہ امت شاہ کو کسی سے حب الوطنی سیکھنے کی ضرورت نہیں: ایکناتھ شندے

طلباء کے احتجاج کی آڑ میں کانگریس کا سیاسی ڈرامہ شندے کا اپوزیشن پر حملہ، وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات، قائدین مختلف امور پر تبادلہ خیال

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیوسینا کے رہنما اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کانگریس اور اپوزیشن پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن طلبہ کے احتجاج کی آڑ میں سیاسی اسٹنٹ میں مصروف ہے۔ جنتر منتر پر طلباء کا احتجاج ختم ہو چکا ہے، اور دھرمیندر پردھان اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے پہلے ہی استعفیٰ دے چکے ہیں۔ اس کے باوجود اپوزیشن وزیر داخلہ امت شاہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے باہر احتجاج کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے جمعہ کو دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے تقریباً ایک گھنٹے تک مختلف امور پر بات چیت کی۔ اس کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے شندے نے کانگریس اور اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے ساتھ شیوسینا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر شری کانت شندے اور ممبران پارلیمنٹ شری رنگ بارنے، نریش مہاسکے، رویندر وائیکر، بھاؤ وکچورے، سنجے دیشمکھ، اومراجے نمبالکر، جیوتی واگھمارے اور سنجے دینا پاٹل بھی تھے۔ اس سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی نے حال ہی میں شیوسینا میں شامل ہونے والے ممبران پارلیمنٹ کو چائے پر مدعو کیا تھا۔ ملاقات کے دوران وزیر اعظم نے ارکان پارلیمنٹ سے کہا کہ وہ پریشان نہ ہوں اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے حلقوں میں ترقیاتی کاموں پر توجہ دیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ حکومت پارلیمنٹ میں ہر مسئلہ پر بحث کے لیے تیار ہے، لیکن اپوزیشن ایوان میں بحث کرنے کے بجائے باہر سیاسی اسٹنٹ میں مصروف ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ جب جنتر منتر پر طلباء کا احتجاج جاری تھا، کانگریس نے بھی وزیر اعظم نریندر مودی کی رہائش گاہ کے باہر احتجاج کیا۔ انہوں نے دہرایا کہ جنتر منتر پر طلباء کا احتجاج ختم ہو گیا ہے اور دھرمیندر پردھان نے اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا ہے۔ طلباء اور نوجوان قوم کا مستقبل ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نوجوانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے کئی اہم فیصلے لیے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت بھی کی ہے۔ اس کے باوجود کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیاں وزیر داخلہ امت شاہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ ایکناتھ شندے نے الزام لگایا کہ کانگریس کا پارلیمنٹ میں بحث کرانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس کے بجائے وہ ایوان کے باہر وزیر داخلہ کے استعفے کا مطالبہ کر کے محض سیاست میں مصروف ہیں۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے شندے نے کہا کہ امیت شاہ نے نکسلزم کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کی، جموں وکشمیر میں دفعہ 370 کو منسوخ کیا اور پاکستان کے زیر اہتمام دہشت گردی کے خلاف سخت موقف اپنایا۔ کیا کانگریس انہی وجوہات سے وزیر داخلہ کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہی ہے؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو کسی سے حب الوطنی سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپوزیشن سیاسی چالوں کا سہارا لینے کے بجائے پارلیمنٹ میں آکر حکومت سے معاملات پر بات کرے۔ حکومت اس طرح کی بحث کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ شنڈے نے اس بات پر زور دیا کہ تمام پارٹیوں کو خواتین ریزرویشن بل جیسے اہم بل کی حمایت کرنی چاہیے۔ حلقوں کی حد بندی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

بھیونڈی میں قومی گیت و مہاراشٹر

راجیہ گیت کا شاندار تربیتی کیمپ زبردست کامیابی سے ہمکنار

بھیونڈی: (نامہ نگار) قومی یکجہتی، آئینی شعور، حب الوطنی اور ریاستی تہذیبی شناخت کو فروغ دینے کی سمت ایک قابلِ تحسین اور منفرد قدم کے طور پر بھیونڈی شہر میں قومی گیت اور مہاراشٹر راجیہ گیت کے خصوصی تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہر کے اردو، انگلش اور مراٹھی میڈیم اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ تربیتی کیمپ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی بھیونڈی، کوہ نور میوزک اکیڈمی مالیگاؤں اور جے آر جی گروپ بھیونڈی کے اشتراک سے منعقد ہوا، جبکہ بھیونڈی کے قدیم اور ممتاز اردو تعلیمی ادارے رئیس ہائی اسکول کے پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری سر کی نگرانی میں صبح 8 بجے جی ایم مومن ویمنز کالج کے بسیرا آڈیٹوریم، بھیونڈی میں اس خصوصی تربیتی پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ ریاست مہاراشٹر کے اسکولوں میں قومی گیت کے بعد مہاراشٹر راجیہ گیت پیش کرنے کی ہدایت اور اس سلسلے میں مقررہ اصول و ضوابط کے پیش نظر اس تربیتی کیمپ کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ پروگرام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسکولوں اور تعلیمی اداروں کے اساتذہ قومی گیت اور مہاراشٹر راجیہ گیت کو محض یاد کر کے پڑھنے کے بجائے درست دھن، صحیح سُروں، مقررہ تال، مناسب رفتار، متعین وقت اور سرکاری قواعد وضوابط کے مطابق پیش کرنے کی مکمل عملی تربیت حاصل کریں، تاکہ تعلیمی اداروں میں قومی اور ریاستی گیت پیش کرتے وقت کسی قسم کی فنی یا اصولی خامی باقی نہ رہے۔ اس موقع پر کوہ نور میوزک اکیڈمی مالیگاؤں کے چیئرمین ابوالفیصل شفیق احمد نے اساتذہ کو قومی گیت اور مہاراشٹر راجیہ گیت کی عملی تربیت فراہم کی۔ ان کی یہ خدمات محض ایک روزہ تربیتی پروگرام تک محدود نہیں بلکہ گزشتہ عرصے سے وہ مہاراشٹر کے مختلف شہروں میں مسلسل اس اہم قومی و تعلیمی ضرورت کیلئے مفت تربیتی مہم چلا رہے ہیں۔ اب تک 4 ہزار 930 اساتذہ کرام کو قومی گیت اور مہاراشٹر راجیہ گیت کی باقاعدہ تربیت فراہم کرنا ان کی اس غیر معمولی اور قابلِ ستائش تعلیمی وسماجی خدمت کا نمایاں ثبوت ہے۔ نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے ابوالفیصل شفیق احمد نے کہا کہ قومی گیت اور مہاراشٹر راجیہ گیت پیش کرنا بظاہر ایک آسان عمل محسوس ہوتا ہے، لیکن درحقیقت دونوں کے اصول وضوابط، دھن، سُروں، تال، رفتار، دورانیے اور پیش کرنے کے طریقۂ کار کو درست طور پر سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ایک باقاعدہ تربیت کا تقاضا کرتا ہے۔ ان کے مطابق معمولی سی بے احتیاطی بھی گیت کی اصل دھن، آہنگ اور مقررہ طریقۂ ادائیگی کو متاثر کر سکتی ہے، اسی لیے اساتذہ کی عملی تربیت انتہائی ضروری ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اسکول اور کالج معاشرے کی تربیت گاہیں ہیں اور اساتذہ نئی نسل کے لیے عملی نمونہ ہوتے ہیں۔

مالیگ صرف ایک نام نہیں

اپنی مٹی سے وفاداری کی سات دہائیوں پر محیط زندہ تاریخ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کی تاریخ صرف صنعت، تجارت، علم وادب اور دینی خدمات تک محدود نہیں بلکہ اس شہر کی شناخت کو اپنے وجود کا حصہ بنا لینے والے ایسے خانوادے بھی اس تاریخ کا روشن باب ہیں جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ "مالیگ" کا اضافہ کر کے یہ ثابت کیا کہ وطن سے محبت صرف دعووں سے نہیں بلکہ نسل در نسل زندہ رکھی جانے والی روایتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ آج جب لوگ اپنے ناموں سے نسبتیں ختم کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، ایسے دور میں مالیگ خانوادہ گزشتہ ستر برس سے زائد عرصے سے اپنے نام کے ساتھ مالیگ جوڑے ہوئے ہے، جو در اصل مالیگاؤں سے ان کی لازوال محبت، وابستگی اور وفاداری کا ایک تاریخی دستاویز ہے۔ حضرت نیاز احمد مالیگ کے مطابق یہ نسبت کوئی وقتی جذبہ نہیں بلکہ بچپن سے ان کی شخصیت کا حصہ رہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اسکول جانا شروع کیا تو لفظ مالیگ ان کے ذہن ودل پر اس قدر نقش ہو چکا تھا کہ وہ انگلی کو فضا میں حرکت دے کر بار بار مالیگ لکھا کرتے تھے۔ یہ محض ایک بچے کی عادت نہیں بلکہ اپنے شہر سے بے پناہ محبت کی ابتدائی جھلک تھی، جو وقت گزرنے کے ساتھ مزید مضبوط ہوتی چلی گئی۔ سن 1950ء میں ان کے برادر حضرت محمد میاں مالیگ موجودہ اے ٹی ٹی ہائی اسکول (اس وقت اینگلو اردو ہائی اسکول) میں زیر تعلیم تھے جبکہ حضرت نیاز احمد میونسپل اسکول نمبر 5، دوست محمد حاجی مسجد کے قریب واقع ادارے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اسی دور سے دونوں بھائی اپنے ناموں کے ساتھ مالیگ استعمال کرتے رہے۔ بعدازاں 1952-53ء میں خانوادہ گجرات منتقل ہو گیا۔ حضرت نیاز احمد کو دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد میں داخل کیا گیا جبکہ حضرت محمد میاں مالیگ حفظِ قرآن کی تکمیل میں مصروف رہے۔ بعد میں وہ بھی احمد آباد آگئے، مگر شہر بدل گیا، حالات بدل گئے، زندگی کے مراحل تبدیل ہوتے گئے لیکن "مالیگ" ان کی شناخت سے کبھی جدا نہ ہوسکا۔ وقت نے انہیں سات سمندر پار برطانیہ تک پہنچا دیا، لیکن وطن کی محبت وہاں بھی اسی شان کے ساتھ زندہ رہی۔ حضرت نیاز احمد مالیگ کے الفاظ میں، "آج ستر برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، مالیگ خانوادہ مالیگاؤں سے گجرات اور گجرات سے برطانیہ تک پہنچ گیا، مگر مالیگاؤں کی نسبت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔" یہی وہ پہلو ہے جو اس خانوادے کو منفرد بناتا ہے۔ آج اس خاندان کے ہر فرد نے اپنے نام کے ساتھ مالیگ کو اس انداز میں زندہ رکھا ہے کہ گویا مالیگاؤں خود ان کی شناخت کا لازمی حصہ بن چکا ہو۔ اس خانوادے میں عظیم شاعر حضرت مولانا محمد یونس مالیگ علیہ الرحمہ، حضرت نیاز احمد مالیگ، حضرت محمد میاں مالیگ اور شہرۂ آفاق شاعر مقصود مالیگ سمیت متعدد علمی، ادبی اور دینی شخصیات شامل ہیں، جنہوں نے نہ صرف اپنی خدمات سے معاشرے کو فیض پہنچایا بلکہ اپنے نام کے ذریعے بھی مالیگاؤں کا تعارف دنیا بھر میں زندہ رکھا۔ حضرت محمد میاں مالیگ کی علمی اور قلمی زندگی بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ بچپن ہی سے ان کی تحریری صلاحیت نمایاں تھی۔ معروف ادیب اور محقق مشتاق احمد نظامی، مدیر ماہنامہ پاسبان ممبئی، جب علیگڑھ اور اعظم گڑھ میں مقیم تھے، اسی زمانے میں محمد میاں مالیگ کے خطوط ان تک پہنچتے تھے۔ مشتاق احمد نظامی ان کے بارے میں کہا کرتے تھے: محمد بھائی بہت بڑے آرٹیکل نویس ہیں۔ یہ رائے کسی عام شخص کی نہیں بلکہ ایک ممتاز مدیر اور ادبی شخصیت کی تھی، جو محمد میاں مالیگ کی غیر معمولی قلمی صلاحیتوں کا واضح اعتراف ہے۔ محمد میاں مالیگ کی تحقیقی خدمات کا ایک اہم باب 1974ء کے بھیونڈی کے مشہور سنی ووہابی مناظرے سے بھی وابستہ ہے۔ اس مناظرے کے بعد بھیونڈی کے مسلم لیگ کے رہنما شبیر احمد راہی نے تقریباً سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی۔

ممبئی شہر میں نقب زنی کرنے والا چور گرفتار ۶ معاملات حل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولس نے ایک ایسے نقب زن چور کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو ایم ایچ بی پولس

اسٹیشن کی حدود میں نقب زنی کی چار وارداتیں انجام دے چکا ہے اس کے ساتھ اس پر ممبئی و مضافاتی علاقوں میں نقب زنی اور چوری کے معاملات درج ہیں ملزم کی گرفتاری کے بعد ۶ چوری کے معاملات حل ہوئے ہیں ممبئی پولس کے ڈی سی پی سندیپ گھوگے نے بتایا کہ پولس نے ایم ایچ بی سی کی حدود میں نقب زن سے متعلق سراغ لگایا پولس کو معلوم ہوا کہ یہ نئی ممبئی کوپر کھیر نار میں مقیم ہے جس کے بعد پولس نے ملزم کمل جیت کلجیت سنگھ ۲۶ سالہ کو گرفتار کرلیا اس کے قبضے سے سونے کے زیورات نقدی سمیت کل ۵ء۴ لاکھ کا مسروقہ مال ضبط کرنے کا بھی دعویٰ پولس نے کیا ہے۔ ملزم جرائم پیشہ ہے اس کے خلاف دادر، ماہم، کالا چوکی، آر سی ایف، دھاراوی میں بھی چوری اور نقب زنی کے معاملات میں ملوث ہونے کا الزام ہے اس معاملہ میں پولس نے کارروائی کرتے ہوئے شاطر چور اور نقب زن کو گرفتار کر کے مزید تفتیش شروع کردی ہے۔

ممبئی میں دہشت پیدا کرنے والا گینگسٹر کے خلاف مکوکا کا اطلاق

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے ساکی ناکہ پولس اسٹیشن کے حدود میں دہشت پیدا کرنے والے گینگسٹر اسرائیل اسماعیل ۳۰ سالہ کے خلاف جاوید پٹیل نے شکایت درج کروائی تھی کہ اسرائیل اور اس کے ساتھیوں نے اس کے دفتر میں گھس کر ٹیبل سے ۴۵ ہزار روپے نقدی اور فون پے سے ۷۵ ہزار روپے اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کیے جس کے بعد پولس نے اس کے خلاف شکایت درج کی اس نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے ہتھیار سے ڈرا دھمکا کر واردات کو انجام دیا تھا پولس کو معلوم ہوا کہ اسرائیل گینگ چلاتا ہے اور ساکی ناکہ سمیت دیگر علاقوں میں یہ گینگ کی دہشت ہے اور واردات انجام دینے کے بعد گینگسٹر کے ارکان ممبئی سے دیگر ریاست میں فرار ہوجاتے ہیں۔ ساکی ناکہ پولیس کو معلوم ہوا کہ ملزم بنگلور کرناٹک میں روپوش ہے اس پر ساکی ناکہ پولس ٹیم نے جال بچھا کر ملزم کو یہاں سے گرفتار کرلیا اسرائیل اسماعیل اپنی دہشت قائم کرنے کے لیے ہتھیار کی نوک پر ہفتہ وصولی لوٹ مار اور دیگر جرائم کی واردات انجام دیا کرتا تھا اس سے گینگ کا دبدبہ بڑھانے کی بھی کوشش کرتا تھا اس لیے اسرائیل اسماعیل گینگ پر پولس نے مکوکا کا اطلاق کیا ہے ملزم کے خلاف ساکی ناکہ اور گھاٹکوپر پولس، ایم آر اے پولس اسٹیشن میں کل ۲۱ معاملات درج ہیں یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے انجام دی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ایس آئی آر مہم او ریومِ آزادی کے عظیم الشان اجلاس کی

تیاریوں کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء ضلع جالنہ کا اہم مشاورتی اجلاس

جالنہ: (پریس ریلیز) یومِ آزادی 15 اگست کے موقع پر جمعیۃ علماء ضلع جالنہ کے زیرِ اہتمام مسجد حضرت بلالؓ، ماما چوک جالنہ میں صبح 10 بجے تا نمازِ ظہر جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار اور موجودہ صورتِ حال" کے عنوان پر ایک عظیم الشان عوامی اجلاس منعقد ہونے جا رہا ہے۔ اس اہم اجلاس کی صدارت فخرِ مہاراشٹر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب، صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر فرمائیں گے، جبکہ ملک کی ممتاز دینی وملی شخصیت، دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند کے ناظمِ عمومی، نواسۂ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں علماء، دانشوران، سماجی شخصیات اور عوام کی بڑی تعداد کی شرکت متوقع ہے۔ اسی عظیم الشان پروگرام کو کامیاب بنانے، ایس ای آر مہم کا جائزہ لینے اور تنظیمی و تعلیمی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کے مقصد سے گزشتہ روز مسجد ریلوے اسٹیشن، جالنہ میں جمعیۃ علماء ضلع جالنہ کا ایک اہم مشاورتی اجلاس حضرت مولانا حسن ملی ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ ثاقب اشرفی (منٹھا) کی پرسوز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جبکہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ مفتی آمین صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد حضرت مفتی عبدالرحمن صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے تلاوت کردہ آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں نہایت مؤثر اور مدلل تذکیر کرتے ہوئے اجتماعیت، تنظیمی نظم وضبط، اخلاصِ عمل اور ملی خدمات کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں ملت کے افراد کو منظم ہو کر دینی، تعلیمی اور سماجی میدان میں سرگرم کردار ادا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اجلاس میں ضلع بھر سے آئے ہوئے عہدیداران اور اراکین نے متفقہ طور پر ایس آئی آر مہم کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا اور باقی ماندہ کاموں کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے ذمہ داران کے درمیان ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح 15 اگست کے عظیم الشان اجلاس عام کی کامیابی کے لیے استقبالیہ، تشہیر، دعوت، نظم ونسق، پارکنگ، استقبالی کمیٹی، میڈیا رابطہ، رضا کاروں کی تعیناتی اور دیگر انتظامات کے حوالے سے تفصیلی لائحۂ عمل مرتب کیا گیا۔ اجلاس میں یکم اگست سے 30 اگست تک جاری

دینی تعلیمی بیداری مہم کو بھرپور کامیاب بنانے پر بھی زور دیا گیا۔ اس سلسلے میں مکاتب و مدارس کے فروغ، بچوں کی دینی تعلیم کی فکر عام کرنے، والدین سے مسلسل رابطہ رکھنے اور ہر بستی ومحلہ میں دینی تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مزید برآں ضلع بھر میں اصلاحِ معاشرہ کمیٹیوں کی تجدید، ان کی فعالیت میں اضافہ اور سماجی برائیوں کے خاتمہ کے لیے منظم منصوبہ بندی پر بھی اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں مولانا رئیس احمد ملی، مفتی فہیم، مفتی سہیل احمد، بن سعید چاوس، حاجی عمران (منٹھا)، مفتی عرفان الیاس قریشی (عنبر)، حافظ عالم، حافظ الطاف (گھنساونگی)، مولانا عبدالمجید، مولانا الیاس، جمیل سوداگر، حافظ مظفر، جاوید پٹھان (پرتور)، مولانا اختر، مولانا زبیر (بدناپور)، حافظ عبدالعلیم (جعفرآباد) سمیت ضلع جالنہ کے مختلف تعلقوں سے تعلق رکھنے والے متعدد علماء، ذمہ داران اور اراکینِ جمعیۃ نے شرکت کی اور اجلاس کے فیصلوں پر مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں حضرت مولانا حسن ملی ندوی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپیل کی کہ ضلع کا ہر ذمہ دار اور کارکن ایس ای آر مہم، دینی تعلیمی بیداری مہم اور 15 اگست کے عظیم الشان اجلاس عام کو کامیاب بنانے کیلئے پوری ذمہ داری، اخلاص اور جذبۂ خدمت کے ساتھ میدان میں اترے۔ حضرت کی رقت آمیز دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ایک پر حملہ سب پر حملہ تصور ہوگا: ترکی سعودی، پاکستان کا تاریخی دفاعی معاہدہ

ترکی سعودی عرب اور پاکستان نے مکہ مکرمہ میں ایک تاریخی سہ فریقی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر ہونے والا مسلح حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا

ترکی، سعودی عرب اور پاکستان نے مکہ مکرمہ میں ایک تاریخی سہ فریقی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر ہونے والا مسلح حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ ''مکہ معاہدہ'' کے نام سے ہونے والے اس دفاعی سمجھوتے پر ترک صدر رجب طیب اردوان، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے دستخط کیے۔ مشترکہ اعلامیے کے مطابق معاہدے کا مقصد اجتماعی دفاع، عسکری تعاون، علاقائی استحکام اور مشترکہ سلامتی کو مضبوط بنانا ہے۔ ترکی، سعودی عرب اور پاکستان نے جمعہ کو مکہ مکرمہ میں ایک اہم سہ فریقی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے، جس کے تحت اگر تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر مسلح حملہ ہوتا ہے تو اسے تینوں ریاستوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس معاہدے کو خطے میں دفاعی تعاون کے حوالے سے ایک بڑی سفارتی اور تزویراتی پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ معاہدہ سعودی عرب کی میزبانی میں ہونے والی اعلیٰ سطحی ملاقات کے دوران طے پایا، جس میں ترک صدر رجب طیب اردوان، سعودی ولی عہد و وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان اور پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف شریک ہوئے۔ مشترکہ اعلامیے کے مطابق معاہدہ تینوں ممالک کے ''گہرے تاریخی تعلقات، دیرینہ برادرانہ روابط، اسلامی یکجہتی، مشترکہ تزویراتی مفادات اور مضبوط دفاعی تعاون'' کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا ہے۔ مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ ''تینوں ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی ایک ریاست کے خلاف مسلح حملے کو تینوں ریاستوں کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔'' اعلامیے کے مطابق اس معاہدے کا مقصد کسی بھی جارحیت کے خلاف مشترکہ دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانا، عسکری تعاون کو وسعت دینا اور خطے میں امن، سلامتی اور استحکام کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان کی وزارتِ خارجہ نے بھی معاہدے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ دفاعی سمجھوتہ اجتماعی مزاحمتی صلاحیت (Collective Deterrence) کو مضبوط بنانے اور تینوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک دفاعی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق معاہدہ دفاع، انٹیلی جنس، سلامتی اور دیگر متعلقہ شعبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کرے گا۔ اجلاس کے دوران لیڈروں نے نہ صرف دوطرفہ اور سہ فریقی تعلقات کا جائزہ لیا بلکہ خطے کی مجموعی سلامتی، سیاسی صورتحال، اقتصادی تعاون اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ ترک وفد میں وزیر خارجہ ہاکان فیدان، قومی انٹیلی جنس تنظیم کے سربراہ ابراہیم کالن، سعودی عرب میں ترکی کے سفیر امر اللہ اشلر اور صدارتی چیف آف اسٹاف حسن دوغان بھی شامل تھے۔ یہ معاہدہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب مشرقِ وسطیٰ میں سلامتی کی صورتحال انتہائی کشیدہ ہے۔ خطے میں جاری فوجی کشیدگی، ایران سے متعلق تنازعات، بحیرۂ احمر میں حملوں اور علاقائی سلامتی کو لاحق خطرات نے مختلف ممالک کو دفاعی تعاون بڑھانے پر آمادہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ مہینوں میں سعودی عرب کو ڈرون اور میزائل حملوں سمیت متعدد سیکورٹی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد علاقائی دفاعی شراکت داری کی ضرورت مزید بڑھ گئی۔ رپورٹ میں یاد دلایا گیا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان اس سے قبل ۲۰۲۵ء میں بھی ایک دوطرفہ دفاعی معاہدہ کر چکے تھے، جس نے عالمی توجہ حاصل کی تھی، کیونکہ پاکستان مسلم دنیا کی واحد ایٹمی طاقت ہے۔ اب ترکی کی شمولیت کے ساتھ اس تعاون کو ایک باقاعدہ سہ فریقی دفاعی فریم ورک کی شکل دے دی گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ معاہدہ نہ صرف تینوں ممالک کے دفاعی تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتا ہے بلکہ خطے میں طاقت کے توازن پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان نے مکہ مکرمہ میں ایک تاریخی سہ فریقی دفاعی معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں، جسے معاہدۂ مکہ کا نام دیا گیا ہے۔ 7 اگست 2026ء کو ہونے والے اس تاریخی سیکورٹی سمجھوتے کی سب سے اہم شق یہ ہے کہ اس اتحاد میں شامل کسی بھی ایک ملک پر مسلح حملہ، تینوں ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ نیٹو (NATO) کے آرٹیکل 5 کی طرز پر بننے والے اس معاہدے کو مسلم دنیا کا ایک مضبوط عسکری بلاک قرار دیا جا رہا ہے۔

چینی ٹیک درآمدات پر پابندیوں کا مقصد پیداوار کو فروغ دینا سیکیورٹی خطرات کا مقابلہ کرنا ہے: امریکی ٹیلی کام ریگولیٹر

واشنگٹن: یو ایس فیڈرل کمیونیکیشن کمیشن کے سربراہ برینڈن کار نے جمعرات کو کہا کہ چینی روبوٹس اور پاور انورٹرز کی درآمد پر پابندیوں کا مقصد امریکی پیداوار کو تیزی سے فروغ دینا اور قومی سلامتی کے خطرات سے نمٹنا ہے۔ ایف سی سی، جو امریکی ٹیلی کمیونیکیشنز کو ریگولیٹ کرتا ہے، نے دسمبر سے غیر ملکی ڈرونز، راؤٹرز، روبوٹس اور پاور انورٹرز کے نئے ماڈلز پر پابندی لگا دی ہے، غیر چینی سپلائرز کو چھوٹ دیتے ہوئے چینی مینوفیکچررز کو مؤثر طریقے سے بند کر دیا ہے۔ کار نے کہا، "ہم لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ بہت ساری سرمایہ کاری کی جائے اور اس میں ترقی کی جائے جو ہماری قومی سلامتی کے اہم عناصر ہو سکتے ہیں،" کار نے مزید کہا، "ہم اب سے پانچ سال بعد ایسی صورتحال میں نہیں رہنا چاہتے جہاں آپ کے پاس ہزاروں یا لاکھوں ایسے آلات ہوں جو قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہوں۔ ایف سی سی نے پچھلے مہینے نئے ہیومنائیڈ اور کواڈ روپڈ روبوٹس اور منسلک پاور انورٹرز کی چینی درآمدات پر پابندی لگا دی، جو قابل تجدید توانائی کے ذرائع اور بیٹریوں کو گرڈز اور ڈیٹا سینٹر کے آلات سے منسلک کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ان اقدامات نے اس ہفتے کے شروع میں چینی جوابی کارروائی کو جنم دیا۔ رائٹرز نے اس ہفتے کے اوائل میں اطلاع دی تھی کہ ایف سی سی چینی ڈیٹا سینٹر کے اجزاء کے نئے ماڈلز کی امریکی درآمدات پر پابندی کا مسودہ تیار کر رہا ہے، جسے آپٹیکل ٹرانسیور کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ اس بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کرنا چاہتا ہے جو AI بوم کو زیر کرتا ہے۔ رپورٹ کے بارے میں پوچھے جانے پر، کار نے دوسری ایجنسیوں کو ٹال دیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا شامل کرنا ہے اس کے بارے میں فیصلہ وہ ہے جو ایگزیکٹو برانچ، قومی سلامتی ایجنسیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر ہم جو فیصلہ وہ کرتے ہیں اس پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ اس لیے میں آپ کو ان کے پاس بھیجوں گا کہ ان کے پاس کیا ہو، اگر کچھ ہو، تو ان کے آگے کیا ہو سکتا ہے۔ ڈیموکریٹک ایف سی سی کمشنر اینا گومز نے کار کے قومی سلامتی پر مرکوز اقدامات کا خیر مقدم کیا لیکن اس عمل کو مقصد بنایا۔ انہوں نے کہا، میں بہت ساری امریکی کمپنیوں اور صنعت کے رہنماؤں سے جو کچھ سن رہا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اس بے ترتیب طریقے سے، افراتفری کے راستے کے بارے میں فکر مند ہیں، جس میں ہم نے ایف سی سی ٹیک پالیسی میں بنیادی طور پر گہری تبدیلیوں کو دیکھا ہے،" انہوں نے کہا۔ انہوں نے مزید کہا، "اگر ہم کچھ اداکاروں کو دوسروں کی طرف سے پسند کرنے کی ظاہری شکل سے بچنا چاہتے ہیں، تو ہمیں شفافیت کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر، ایسا لگتا ہے کہ یہ صرف صنعتی پالیسی ہے۔

چینی دباؤ پر امریکی کیتھولک تنظیم نے معروف ماہرِ مذہب کی تقریر منسوخ کر دی

واشنگٹن: امریکہ میں ایک کیتھولک تنظیم نے مبینہ طور پر چینی حکام کے دباؤ کے بعد چین میں مذہب کے ممتاز ماہر اور پرڈیو یونیورسٹی کے پروفیسر فینگ گانگ یانگ کو ایک اہم کانفرنس میں خطاب سے روک دیا، جس کے بعد علمی اور مذہبی آزادی سے متعلق سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ فینگ گانگ یانگ کو یو ایس چائنا کیتھولک ایسوسی ایشن نے ہیوسٹن کی یونیورسٹی آف سینٹ تھامس میں 31 جولائی سے 2 اگست 2026 تک منعقد ہونے والی اپنی دو سالہ کانفرنس میں کلیدی خطاب کے لیے مدعو کیا تھا۔ ان کی تقریر کا موضوع چینی عیسائیوں کے بین الاقوامی روابط اور سماجی و روحانی تعلقات تھا۔ یانگ کے مطابق مئی میں تنظیم کے چیئرمین پیٹر ٹین نے انہیں بتایا کہ شنگھائی کے دورے کے دوران دو چینی سرکاری اہلکاروں نے ان کی کانفرنس میں شرکت پر اعتراض کیا اور پروگرام سے ان کا نام ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ یانگ نے خود دستبردار ہونے سے انکار کرتے ہوئے اسے امریکہ میں علمی اور مذہبی آزادی میں مداخلت قرار دیا۔ بعد ازاں یکم جون کو یانگ کا نام کانفرنس کی ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا۔ تنظیم نے جون کے آخر میں باضابطہ طور پر ان سے کانفرنس سے دستبردار ہونے کی درخواست کی، معذرت کی اور معاوضے کی پیشکش بھی کی، جسے یانگ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یانگ نے کہا کہ وہ اس معاملے پر خاموش نہیں رہ سکتے کیونکہ کسی غیر ملکی حکومت کی جانب سے امریکی تعلیمی پروگرام پر اثر انداز ہونے کی کوشش علمی اور مذہبی آزادی کے لیے سنگین مسئلہ ہے۔ اس واقعے نے امریکہ میں چینی حکام کے مبینہ بیرون ملک اثر و رسوخ اور تعلیمی اداروں کی آزادی کے حوالے سے نئی بحث کو جنم دیا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چین سے دلائی لامہ کی تصویر پر گرفتار کارکن کی رہائی کا مطالبہ کیا

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چینی حکام پر زور دیا کہ وہ انسانی حقوق کے ایک کارکن کو فوری طور پر رہا کریں

نیویارک: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چینی حکام پر زور دیا کہ وہ انسانی حقوق کے ایک کارکن کو فوری طور پر رہا کریں جسے تبت کی ایک خانقاہ میں دلائی لامہ کی تصویر دکھانے پر حراست میں لیا گیا تھا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ان کی حراست سے آزادی اظہار اور مذہب کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ جمہوریت کے حامی ایک ممتاز کارکن ژانگ یی کو 28 جولائی کو نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ سے متعلق چین کے نئے قانون کے برخلاف "علیحدگی پر اکسانے" کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، جو اس مہینے کی پہلی تاریخ سے نافذ ہوا تھا۔ اس قانون کا مقصد چینی لوگوں میں کمیونٹی کے مضبوط احساس" کو فروغ دینا ہے۔ قانون کا آرٹیکل 2 حکم دیتا ہے کہ اسے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو برقرار رکھ کر حاصل کیا جانا چاہیے۔ دیگر مضامین کا مقصد ثقافت، مذہب، زبان اور تحریری رسم الخط اور تاریخ کے حوالے سے یکسانیت قائم کرنا ہے۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ قانون سازی جبری انضمام کو مسلط کرنے اور اقلیتی آبادی کی الگ ثقافتی شناخت کو ختم کرنے کے لیے ایک وسیع قانونی ٹول کے طور پر کام کرتی ہے۔ خاص طور پر، آرٹیکل 63 یہ قائم کرتا ہے کہ قانون چین کی سرحدوں سے باہر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سرزمین کے علاقے سے باہر جو لوگ نسلی تقسیم پیدا کرتے ہیں ان کا قانون کے مطابق تعاقب کیا جانا چاہیے۔ حقوق کے گروپوں نے حکومت پر تنقید کی ہے کہ وہ مبہم الفاظ میں قانون سازی کا استعمال کرتے ہوئے ڈائیسپورا کمیونٹیز پر ماورائے عدالت دائرہ اختیار استعمال کر رہی ہے، جس کی وجہ سے وہ چینی حکومت کی طرف سے انتقامی کارروائی کے خوف میں جی رہے ہیں۔ ژانگ یی کو ابتدائی طور پر یکم جولائی کو تبت میں ایک خانقاہ کے دورے کے دوران حراست میں لیا گیا تھا۔ اس نے ایک تبتی عبادت گزار کو اپنے فون پر دلائی لامہ کی تصویر دکھائی تھی، غیر زبانی طور پر یہ بتانے کی کوشش میں کہ پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے پہلے اسے ان عبادت کی چٹائی کی ضرورت ہے۔ قانون کے نفاذ سے پہلے، حقوق کے متعدد گروپوں نے اس کے دور رس اثرات کے بارے میں خبردار کیا تھا، یہ کہتے ہوئے کہ اس سے کارکنوں کو ظلم و ستم کا خطرہ لاحق ہے۔ حقوق کی تنظیم نے ایسی کارروائیوں پر پابندیوں کی وسیع اور غیر متعینہ نوعیت پر بھی تنقید کی جو نسلی اتحاد کو نقصان پہنچاتی ہیں یا نسلی تقسیم پیدا کرتی ہیں۔ ژانگ ئی نے تبت کے شہر لہاسا میں واقع سیرا خانقاہ کے دورے کے دوران ایک مقامی عبادت گزار کو اپنے موبائل فون پر تبتی روحانی پیشوا دلائی لامہ کی تصویر دکھائی تھی۔ تنظیم کے مطابق، انہوں نے یہ تصویر تب دکھائی جب وہ زبان کا فرق ہونے کی وجہ سے اس شخص سے نماز کی چٹائی مانگنے کے لیے زبانی بات چیت نہیں کر پا رہے تھے۔

چین کے خلاف تبتی یوتھ کانگریس کی بھوک ہڑتال ۱۹ ویں دن میں داخل ہوگئی

دھرمشالہ: تبت یوتھ کانگریس کی طرف سے شروع کی گئی زنجیر بھوک ہڑتال جمعرات کو 19 ویں دن میں داخل ہوگئی۔ یہ احتجاج چین کی جانب سے نسلی اتحاد کے قانون کے نفاذ کے خلاف عالمی مہم کا حصہ ہے۔ جلاوطن تبتی پارلیمنٹ کے تین ارکان جمعرات کو دھرم شالہ میں زنجیر بھوک ہڑتال میں شامل ہوئے۔ 19 جولائی سے تبتی یوتھ کانگریس تبتیوں کی آواز کو بلند کرنے اور تبت کے بارے میں سچائی کو وسیع تر بین الاقوامی سامعین تک پہنچانے کے لیے عالمی سطح پر احتجاجی مہم چلا رہی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ٹی وائی سی کے جنرل سکریٹری تینزن لوبسانگ نے کہا، ہمیں اس سلسلہ وار بھوک ہڑتال کو شروع کیے ہوئے 19 دن ہو چکے ہیں، لیکن تبتی شہید لوبگا رنگزن کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے سامنے خود سوزی کیے ہوئے 34 دن ہو چکے ہیں۔ اب تک، تبتی کانگریس کے 40 بابوں نے مختلف مقامات پر مختلف طریقوں سے احتجاجی مہم کا اہتمام کیا ہے۔ ہم سات سے زیادہ ممالک میں مہم اور احتجاج منظم کرنے میں کامیاب رہے ہیں ہم اس تحریک کو مزید موثر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اقوام متحدہ ہمارے مطالبات کا جواب دے۔ اس زنجیر بھوک ہڑتال کا اہتمام تبت یوتھ کانگریس نے کیا ہے۔

ٹرمپ نے چین کے ساتھ سولر اور چپس پر مقابلہ کرنے کیلئے تجارتی اقدامات کی نقاب کشائی کی

واشنگٹن: وائٹ ہاؤس نے جمعرات کو پولی سیلیکون سے بنی مصنوعات پر قیمتوں کی ایک سیریز اور 15 فیصد ٹیرف نافذ کیا، جو کہ سیمی کنڈکٹرز اور سولر پینلز میں استعمال ہونے والا خام مال ہے جو بنیادی طور پر چین تیار کرتا ہے۔ 1962 کے تجارتی توسیعی ایکٹ کے سیکشن 232 کے تحت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اعلان کا مقصد مصنوعی ذہانت اور توانائی پر بیجنگ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے درکار گھریلو چپ اور شمسی سپلائی چین کی مدد کرنا ہے۔ آرڈر میں کہا گیا" اس اعلان میں کارروائی کا منصوبہ، دیگر چیزوں کے علاوہ، پولی سیلیکون اور اس کے مشتقات کی امریکی پیداوار کی تجارتی قابل عملیت کو یقینی بنانے میں مدد کرے گا جو کہ ریاستہائے متحدہ کی اقتصادی اور قومی سلامتی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ پولی سیلیکون، سلکان کی ایک انتہائی خالص شکل، سیمی کنڈکٹر اور سولر مینوفیکچرنگ سپلائی چین کے آغاز میں بیٹھتا ہے۔ مینوفیکچررز سلیکون ویفرز کو سولر سیلز میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر ان کو سولر پراجیکٹس میں استعمال ہونے والے پینلز میں جمع کرتے ہیں۔ پچھلی دہائی سے امریکی سولر فیکٹریوں نے اپنے چینی حریفوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ مارکیٹ میں سولر پینل ڈمپ کر رہے ہیں، غیر منصفانہ حکومتی سبسڈی حاصل کر رہے ہیں اور امریکی سولر پینلز کو چکما دینے کے لیے اپنی مینوفیکچرنگ کو دوسرے ممالک میں منتقل کر رہے ہیں۔

چین نے فلپائنی بحری جہاز کا پیچھا کرنے کے دوران سکاربوروشوال کے حادثے میں ۲ ہلاکتوں کی تصدیق کی

منیلا: چین نے کوسٹ گارڈ کے دو اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کی جو گزشتہ سال بحیرہ جنوبی چین میں ایک بحری جہاز کے تصادم میں ہلاک ہو گئے تھے۔ سرکاری میڈیا نے جمعرات کو اطلاع دی۔ حکام نے سرکاری تصدیق کی ہے کہ اس واقعے کے نتیجے میں ہلاکتیں ہوئیں۔ پیپلز آرمڈ پولیس (پی اے پی) نے جمعرات کو اپنے چائنیز پیپلز آرمڈ پولیس کے وفادار گارڈز اعزاز کے تازہ ترین وصول کنندگان کا اعلان کیا۔ بعد از مرگ ایوارڈ پانے والوں میں چین کوسٹ گارڈ کے دو افسران لی ژینیو اور چینگ لونگ بھی شامل تھے۔ سرکاری میڈیا اور چین کی سرکاری شہدا کی رجسٹری کے مطابق، وہ 11 اگست 2025 کو بحیرہ جنوبی چین میں سمندری حقوق کے تحفظ کے آپریشن کے دوران ہلاک ہوئے۔ اس دن، چائنا کوسٹ گارڈ کٹر نانیو Guilin سے ٹکرا گیا، ایک چینی بحریہ کی قسم 052D گائیڈڈ میزائل ڈسٹرائر، فلپائنی کوسٹ گارڈ کے جہاز بی آر پی سلوان کا پیچھا کرنے کے لیے کوشش کرتے ہوئے، متنازعہ سکاربوروشوال کے قریب، جو کہ چین کے ہُویانگ جزیرے میں فلپائنی جزیرہ ہُویانگ کے نام سے جانا جاتا نچلے پہاڑوں کے چٹانی جزیروں کا ایک مقابلہ ہے۔ اس تصادم سے چینی کوسٹ گارڈ کے جہاز کی کمان کو شدید نقصان پہنچا۔ تصادم کے بعد یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ جہاز پر سوار اہلکار ہلاک ہو گئے ہیں، لیکن بیجنگ نے پہلے کسی ہلاکت کا اعتراف نہیں کیا تھا۔

غیر ملکی پریس پر پاکستان کی تازہ ترین پابندیوں کی عالمی سطح پر مذمت

کراچی: پاکستان نے پہلی بار ملک میں کام کرنے والے غیر ملکی میڈیا اداروں پر مزید پابندیاں عائد کر دی ہیں، جو ان کے لیے کام کرنے والے پاکستانی شہریوں کی نقل و حرکت کو معمول کے مطابق کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ اتوار کو جب تک نئی حکومتی پابندیوں کو پہلی بار وسیع پیمانے پر گردش میں نہیں لایا گیا تھا، صرف صحافیوں کے طور پر کام کرنے والے غیر ملکی شہری اسلام آباد، لاہور اور کراچی سے باہر نقل و حرکت پر معمول کے مطابق کنٹرول کے تابع تھے۔ اب، پاکستانی صحافیوں، فکسرز اور غیر ملکی میڈیا کے لیے کام کرنے والے دیگر افراد کو ان تینوں بڑے شہروں سے باہر سفر کرنے اور رپورٹنگ کرنے کے لیے حکومتی اجازت درکار ہوگی اور انھیں حکومت کے ساتھ رجسٹر کرنا ہوگا۔ پاکستانی حکام نے یہ نہیں بتایا کہ نئی پابندیاں کس وجہ سے لگیں، جو پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں مظاہروں اور ملک کے مغربی صوبوں میں بڑھتے ہوئے شورش کے درمیان لگائی گئی ہیں۔ ہدایات ملک میں کام کرنے والے تمام غیر ملکی میڈیا آؤٹ لیٹس کو متاثر کرتی ہیں۔ انسانی حقوق کے ایک گروپ نے تشویش کا اظہار کیا کہ پابندیاں آزادانہ رپورٹنگ کے لیے خطرہ ہیں اور خود سنسر شپ کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کی پیٹریشیا گوسمین نے کہا کہ کنٹرولز پاکستان میں پریس کی آزادی کے لیے تنگ جگہ میں ایک تشویشناک قدم کی نشاندہی کرتے ہیں اور انہیں فوری طور پر تبدیل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پاکستان کی وزارت اطلاعات اور اس کی فوج نے تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ ایک سرکاری اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ میڈیا پر نئی پابندیوں کا مقصد حکومت یا جائز تحقیقاتی صحافت پر تنقید کو روکنا نہیں ہے۔ فنانشل ٹائمز، پاکستان میں کام کرنے والے متعدد آؤٹ لیٹس میں سے ایک، رائٹرز کے ذریعے رابطہ کیا گیا، نے رائٹرز کو بتایا کہ یہ صحافیوں کی آزادانہ اور آزادانہ رپورٹنگ کرنے کی صلاحیت کی حمایت کرتا ہے۔ بی بی سی نے ایک بیان میں کہا کہ وہ نئی پابندیوں کے بارے میں انتہائی فکرمند ہے اور انہیں واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والے دیگر غیر ملکی آؤٹ لیٹس بشمول سی این این نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ رائٹرز پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں بھی اپنا دفتر قائم کرتا ہے اور ملک بھر میں اسٹاف صحافیوں اور تعاون کرنے والوں کے نیٹ ورک کے ساتھ کام کرتا ہے۔

تائیوان نے اسٹریٹجک چوک پوائنٹ پر کلیدی پل کو سیل کرنے کی مشق کی

ڈانجیانگ پل، جو اس سال کے شروع میں کھولا گیا، دریائے تامسوئی کے داخلی راستے کو عبور کرتا ہے

تاپے (تائیوان): تائیوان کے فوجیوں نے جمعرات کو ایک نازک چوکی پر ایک پل کا دفاع کرنے کی مشق کی جو چینی افواج کو دارالحکومت تاپے پر قبضہ کرنے کے لیے ایک شارٹ کٹ فراہم کر سکتا ہے، جب کہ سالانہ جنگی کھیل اپنے دوسرے دن میں داخل ہوئے جس میں جزیرے کی حملے کو پسپا کرنے کی صلاحیت کی جانچ کی گئی۔ تائیوان نے بدھ کو ہان کوانگ مشقوں کا آغاز کیا۔ 10 دنوں تک جاری رہنے والی مشقوں میں چین کے ممکنہ حملے کے خلاف تائیوان کی جنگی تیاریوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جو جمہوری طور پر حکمرانی والے جزیرے کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اسے طاقت کے ذریعے اپنے کنٹرول میں لانے کا عزم کیا ہے۔ ڈانجیانگ پل، جو اس سال کے شروع میں کھولا گیا، دریائے تامسوئی کے داخلی راستے کو عبور کرتا ہے جو تاپے کی طرف جاتا ہے حالانکہ یہ دارالحکومت کے پڑوسی شہر نیو تائی پے میں واقع ہے۔ رات گئے مشق کے دوران سپاہیوں نے رکاوٹیں کھڑی کیں، خاردار تاروں سے بچاؤ اور سینڈ بیگ کی پوزیشنیں جو کہ دنیا کا سب سے لمبا سنگل ماسٹ غیر متناسب کیبل اسٹیڈ پل ہے۔ فوجی گاڑیاں اور فلیٹ بیڈ ٹرک پل پر چڑھ گئے جب فوجیوں نے خاردار تاروں کے کنڈلیوں کو اتارا، ریت کے تھیلوں کو اتارا اور دفاعی پوزیشنیں قائم کیں۔ سائیکل سوار اور پیدل چلنے والے پل کے غیر مسدود حصے سے گزرتے رہے جبکہ فوجی اس دورانیے کے ساتھ کام کرتے رہے۔ تائیوان کے انسٹی ٹیوٹ فار نیشنل ڈیفنس اینڈ سیکیورٹی ریسرچ کے محقق چیہ چنگ، جو مشقوں کا مشاہدہ کر رہے تھے، نے کہا کہ جنگ کے وقت پل کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہوگا۔ اگر کوئی حملہ آور قوت ڈانجیانگ پل پر قبضہ کر کے اسے کھلا رکھتی ہے، تو وہ تیزی سے فوجوں اور سامان کو دریا کے اس پار منتقل کر سکتی ہے، جو تائیوان کے شمالی ساحل کے ساتھ ساتھ ساحلوں سے تائی پے کے بیرونی دائرے میں مؤثر طریقے سے داخل ہو سکتی ہے جو بڑے پیمانے پر ابھاری لینڈنگ کے لیے موزوں ہے۔ انہوں نے کہا، اگر ڈانجیانگ پل کھلا رہتا ہے، تو اس کی مرکزی افواج اسے تیزی سے عبور کر کے دریائے تمسوئی کے شمالی کنارے تک پہنچ سکتی ہیں اور پھر خود تاپئی میں جا سکتی ہیں۔ لہٰذا، اگر کمیونسٹ فوج جنگ کے وقت ڈانجیانگ پل پر تیزی سے قبضہ کر لے اور اسے کھلا رکھے، تو وہ دریائے تمسوئی کے جنوبی کنارے پر واقع اپنے لینڈنگ اڈے سے بڑی تعداد میں فوجیوں اور سامان کو تیزی سے شمالی کنارے تک لے جا سکے گی۔

ماہ رنگ بلوچ کی رہائی کیلئے اقوامِ متحدہ میں دائر درخواست کا بی وائی سی کا خیر مقدم

انہوں نے کہا کہ یہ غلط معلومات ہیں، خاص طور پر اس حقیقت سے توجہ ہٹانے کے لیے پھیلائی گئی ہیں کہ عمران کو مکمل تنہائی کے ذریعے تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ تنظیم ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن، فریڈم ہاؤس اور ہندوز فار ہیومن رائٹس کی جانب سے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کے حق میں اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ برائے من مانی حراست میں دائر کی گئی درخواست کا خیر مقدم کرتی ہے۔ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، جو بلوچ یکجہتی کمیٹی کی منتظم ہیں، اس وقت پاکستان میں عمر قید کی دو سزائیں کاٹ رہی ہیں۔ درخواست میں ورکنگ گروپ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کے تحت ان کی حراست کو من مانی قرار دے اور ان کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کرے۔ تنظیم کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو 22 مارچ 2025 کو ایک پُرامن دھرنے کے دوران گرفتار کیا گیا، جو ایک روز قبل مظاہرین کے قتل کے خلاف احتجاج کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ انہیں بغیر وارنٹ گرفتار کیا گیا، کئی گھنٹوں تک بیرونی دنیا سے مکمل طور پر الگ رکھا گیا، اور ابتدا میں مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس (MPO) کے تحت حراست میں رکھا گیا۔ بعد ازاں اچانک ان پر انسدادِ دہشت گردی ایکٹ (Anti-Terrorism Act) کے تحت مقدمات قائم کر دیے گئے، جسے طویل عرصے سے بلوچ کارکنوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ انہیں ایک ماہ تک قانونی وکیل تک رسائی سے محروم رکھا گیا، طویل عرصے تک تنہائی کی قید میں رکھا گیا، اور ان کا مقدمہ جیل کے اندر بند کمرے میں چلایا گیا جہاں وہ صرف ویڈیو لنک کے ذریعے پیش ہوئیں۔ 22 جون 2026 کو، تیز رفتار عدالتی کارروائی کے بعد، جس میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا گیا، انہیں عمر قید کی دو سزائیں سنائی گئیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ اس درخواست میں واضح کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی قید قانون کا تقاضا نہیں بلکہ ان کی پُرامن جدوجہد کی سزا ہے۔ ان کا واحد "جرم" یہ ہے کہ انہوں نے بلوچ عوام کو جبری گمشدگیوں، حراستی ہلاکتوں اور ریاستی جبر کے خلاف منظم کیا۔ ان کی سزا دراصل ایک تحریک کو اس کی نمایاں ترین آواز کو قید کر کے خاموش کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی، ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن، فریڈم ہاؤس اور ہندوز فار ہیومن رائٹس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے یہ مقدمہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا۔ کمیٹی، ورکنگ گروپ برائے من مانی حراست سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس معاملے کا ہنگامی بنیادوں پر جائزہ لے۔ مزید برآں، بی وائی سی عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور سول سوسائٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ پاکستان پر دباؤ بڑھائیں تاکہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، سبغت اللہ شاہ جی اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کے دیگر گرفتار رہنماؤں کو رہا کیا جائے، اور بلوچستان میں انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف جاری کارروائیاں بند کی جائیں۔ آخر میں کہا کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ اس کا مشن انصاف، سچائی اور بلوچ عوام کے بنیادی حقوق کے پُرامن حصول پر مبنی ہے۔ جبر، قید اور دھمکیاں اس کی اجتماعی جدوجہد کو ہرگز نہیں روک سکتیں۔ بی وائی سی ہر متاثرہ فرد کے ساتھ کھڑی رہے گی، ہر دبائی گئی آواز کو بلند کرے گی، اور جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل، اور نظامی ناانصافی کے خلاف پُرامن اور جمہوری ذرائع سے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی، یہاں تک کہ احتساب کو یقینی بنایا جائے، تمام سیاسی قیدیوں کو آزادی ملے، اور بلوچ عوام کو بین الاقوامی قانون کے مطابق وقار، تحفظ اور اپنے بنیادی حقوق کے مکمل حصول کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

بنگلہ دیش کی عوامی لیگ نے کاشم پور جیل میں سیاسی نظربندوں کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام لگایا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی عوامی لیگ نے غازی پور ضلع کی کاشم پور ہائی سیکیورٹی سینٹرل جیل میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے الزامات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خاندانوں اور سابق قیدیوں کے اکاؤنٹس کا حوالہ دیتے ہوئے، پارٹی نے دعویٰ کیا کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے ورچوئل خطاب کے بعد عوامی لیگ سے منسلک سیاسی نظربندوں کو جان بوجھ کر کھانے اور پینے کے صاف پانی تک رسائی سے انکار کیا گیا۔ جیل کے ذرائع اور سابق نظربندوں کا ذکر کرتے ہوئے، پارٹی نے الزام لگایا کہ جب بھی حسینہ عوامی بیان دیتی ہے، سیاسی قیدیوں کو اجتماعی سزا دی جاتی ہے، جس میں کھانے کی باقاعدہ تقسیم اور ضروری خدمات تک رسائی پر پابندیاں شامل ہیں۔ زیر حراست افراد کے رشتہ داروں کے اکاؤنٹس کا حوالہ دیتے ہوئے، عوامی لیگ نے الزام لگایا کہ بدھ کے روز حسینہ کے ورچوئل خطاب کے بعد قیدیوں کو دن بھر کھانا نہیں ملا۔ اس میں سابق قیدیوں کا بھی حوالہ دیا گیا جنہوں نے دعویٰ کیا کہ جو قیدی اپنے پیسوں سے جیل کینٹین سے کھانا خریدنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں بار بار رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک سابق قیدی نے یہ بھی الزام لگایا کہ بعض اوقات قیدیوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے بجائے واش روم کی سہولیات سے پانی پینے پر مجبور کیا جاتا تھا، اس عمل کو ذلت آمیز اور انسانی سلوک کے بنیادی معیارات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اگر تصدیق ہو جاتی ہے، تو ایسے الزامات بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ انسانی حقوق کے معیارات کی خلاف ورزی کے مترادف ہو سکتے ہیں، بشمول قیدیوں کے علاج کے لیے اقوام متحدہ کے معیاری کم از کم قواعد (نیلسن منڈیلا رولز)، جن کے تحت قیدیوں کو مناسب خوراک، پینے کا صاف پانی، اور امتیازی سلوک یا اجتماعی سزا کے بغیر عزت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ انسانی حقوق کے حامیوں نے طویل عرصے سے اس بات کو برقرار رکھا ہے کہ تمام زیر حراست افراد، ان کی سیاسی وابستگی یا ان پر لگائے گئے الزامات سے قطع نظر، ملکی قانون اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اصولوں کے تحت بنیادی تحفظات کے حقدار ہیں۔ عوامی لیگ نے کہا کہ حراست میں لیے گئے افراد کے اہل خانہ نے الزامات کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور بنگلہ دیشی حکام پر زور دیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام قیدیوں کو مناسب خوراک، پینے کا صاف پانی، طبی دیکھ بھال اور بدسلوکی سے تحفظ فراہم کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزات رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالی نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 9.1 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

نوجوانوں میں سیاسی شعور اور مدارس کا کردار

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت ووقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

ہر معاشرہ اپنے نوجوانوں کے فکر، شعور اور کردار سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر نوجوان باشعور، ذمہ دار اور آئینی تقاضوں سے واقف ہوں تو قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہے، لیکن اگر ان کی سوچ جذباتیت، بے سمتی یا محض نعروں کی سیاست کی نذر ہو جائے تو معاشرتی استحکام، قومی یکجہتی اور جمہوری اقدار کمزور پڑنے لگتی ہیں۔ ہندوستان جیسے کثیر الثقافتی اور جمہوری ملک میں نوجوانوں کا سیاسی شعور محض انتخابات تک محدود نہیں، بلکہ آئین کی پاسداری، قانون کے احترام، سماجی انصاف، قومی یکجہتی، عوامی خدمت اور اختلافِ رائے کے مہذب آداب سے بھی وابستہ ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں سیاسی شعور کی جگہ سیاسی ہیجان نے لے لی ہے۔ سوشل میڈیا کے تیز رفتار ماحول میں غیر مصدقہ اطلاعات، نفرت انگیز بیانیے، جذباتی ویڈیوز اور گمراہ کن پروپیگنڈا نوجوانوں کی سوچ کو متاثر کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں سنجیدہ فکری تربیت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

سیاسی شعور کا مطلب کسی خاص جماعت یا نظریے کی اندھی حمایت نہیں بلکہ یہ جاننا ہے کہ ریاست کیسے چلتی ہے، آئین شہریوں کو کون سے حقوق دیتا ہے، ان کے فرائض کیا ہیں، قانون سازی کیسے ہوتی ہے، اختلاف کو کس انداز میں پیش کیا جاتا ہے اور قومی مسائل کے حل میں عوام کی کیا ذمہ داری بنتی ہے۔ ایک باشعور نوجوان کسی بھی سیاسی دعوے کو تحقیق اور دلیل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے، نہ کہ جذبات اور افواہوں کی بنیاد پر۔ یہی رویہ ایک مضبوط جمہوری معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں سیاسی گفتگو کا معیار مسلسل گرتا جا رہا ہے۔ دلیل کی جگہ الزام، مکالمے کی جگہ تلخی اور اختلاف کی جگہ دشمنی نے لے لی ہے۔ نوجوان جب اسی ماحول میں پرورش پاتے ہیں تو ان کے اندر برداشت، تنقیدی سوچ اور مثبت سیاسی شرکت کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ یہ صورتحال کسی ایک طبقے یا جماعت تک محدود نہیں بلکہ مجموعی سیاسی کلچر کا مسئلہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاست کو نفرت اور تقسیم کے بجائے خدمت، شفافیت اور عوامی فلاح کے تناظر میں دیکھا جائے۔

اس پس منظر میں مدارس کا کردار خصوصی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ مدارس صدیوں سے دینی تعلیم، اخلاقی تربیت، کردار سازی اور سماجی خدمت کے مراکز رہے ہیں۔ یہاں طلبہ کو دیانت، عدل، امانت، تحمل، صبر، اخوت اور انسان دوستی جیسے اوصاف سکھائے جاتے ہیں، جو کسی بھی مہذب سیاسی معاشرے کی بنیادی اقدار ہیں۔ اگر یہی اخلاقی تعلیم آئینی شعور، سماجی ذمہ داری اور عصری آگہی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تو مدارس سے ایسے نوجوان تیار ہو سکتے ہیں جو نہ صرف دینی بصیرت رکھتے ہوں بلکہ ملکی نظام، جمہوری اقدار اور قومی تقاضوں کو بھی بہتر انداز میں سمجھتے ہوں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مدارس کے بارے میں مختلف اوقات میں کئی طرح کی غلط فہمیاں پیدا کی جاتی رہی ہیں۔ بعض حلقے انہیں معاشرے سے الگ تھلگ اداروں کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ملک کے ہزاروں مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سماج ہی کا حصہ بنتے ہیں، مختلف شعبوں میں خدمات انجام دیتے ہیں اور قومی زندگی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ مدارس اپنے نصاب اور تربیتی سرگرمیوں میں آئینی مطالعہ، شہری ذمہ داری، میڈیا کی تفہیم، ڈیجیٹل شعور اور مثبت سماجی شرکت

جیسے موضوعات پر بھی مناسب توجہ دیں تاکہ طلبہ عصر حاضر کے تقاضوں سے بہتر طور پر ہم آہنگ ہو سکیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مدارس کو سیاسی جماعتوں کی کشمکش سے دور رہتے ہوئے اصولی اور تعمیری شعور پیدا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ تعلیمی ادارے جب کسی جماعتی وابستگی کا مرکز بن جاتے ہیں تو ان کی علمی غیر جانب داری متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مدارس کی اصل قوت ان کا اخلاقی وقار، علمی دیانت اور سماجی اعتماد ہے، جسے ہر حال میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ وہ نوجوانوں کو یہ ضرور سکھائیں کہ شہری حیثیت سے ووٹ دینا، قانون کی پابندی کرنا، قومی وسائل کا احترام کرنا، بدعنوانی کی مخالفت کرنا اور پرامن جمہوری طریقوں سے اپنی بات کہنا ہر ذمہ دار شہری کا حق اور فرض ہے۔

اسی کے ساتھ نوجوانوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی سیاسی رائے کو نفرت، تعصب یا افواہوں کی بنیاد پر تشکیل نہ دیں۔ کسی بھی خبر کو سچ ماننے سے پہلے اس کی تصدیق کریں، مختلف ذرائع کا مطالعہ کریں، آئینی اصولوں کو پیش نظر رکھیں اور اختلاف کو تہذیب کے دائرے میں رکھیں۔ جذبات وقتی جوش تو پیدا کر سکتے ہیں، مگر قوموں کی تعمیر علم، حکمت اور صبر سے ہوتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ وہی نوجوان کامیاب قیادت فراہم کرتے ہیں جو مطالعہ، تحقیق، کردار اور خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بناتے ہیں۔ ملک کی ترقی ہر شہری کی شراکت سے ممکن ہوتی ہے۔ نوجوان اگر اپنے علاقے کے سماجی مسائل، تعلیمی پسماندگی، صفائی، ماحولیات، صحت اور عوامی فلاح کے کاموں میں عملی حصہ لیں تو یہی سرگرمیاں انہیں حقیقی جمہوری شعور عطا کریں گی۔ سیاست کا اعلیٰ ترین مقصد اقتدار نہیں بلکہ عوام کی خدمت اور انصاف کا قیام ہے، اور یہی تصور ہر تعلیمی ادارے، خصوصاً مدارس، میں فروغ پانا چاہیے۔ نوجوانوں کے ذہنوں کو تقسیم کی بجائے تعمیر، اشتعال کی بجائے اعتدال، اور نفرت کی بجائے مکالمے کی طرف لے جایا جائے۔ مدارس، جامعات، اسکول، خاندان، ذرائع ابلاغ اور سماجی ادارے اگر مشترکہ طور پر باشعور، ذمہ دار اور آئین پسند نسل تیار کرنے کی کوشش کریں تو ملک کا جمہوری مستقبل مزید مضبوط ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا نوجوان جو اپنے دین سے وابستہ، اپنے وطن سے مخلص، آئین کا احترام کرنے والا، اختلاف میں شائستگی اختیار کرنے والا اور خدمتِ خلق کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے والا ہو، وہی قوم کا حقیقی سرمایہ ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو مضبوط جمہوریت، سماجی ہم آہنگی اور روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

اسلامی معاشرت کی بقاء قرآن وسنت کی تعلیمات پر منحصر ہے، دینی مدارس کا کردار اس میں بہت اہم ہے، جو مسلمانوں کو علم دین کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت بھی کرتے ہیں۔ ان مدارس نے ہر دور میں اسلام کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا، خاص طور پر انگریزوں کے دور میں جب انہوں نے اسلامی اقدار کو مٹانے کی کوشش کی۔ دینی مدارس نہ صرف تعلیم بلکہ رہائش، خوراک اور علاج کی سہولتیں بھی فراہم کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو دین کی صحیح تعلیم دینے کا ذریعہ ہیں۔ یہ مدارس معاشرتی خدمات میں بھی پیش پیش ہیں، جیسے کہ خواندگی میں اضافہ، عقائد اور عبادات کی حفاظت، اور غیر اسلامی ثقافتوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے کلچر کو بچانا ہے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کے بغیر کسی اسلامی معاشرہ کی بقاء اور اس کے قیام کا تصور ممکن نہیں۔ قرآن وسنت اسلامی تعلیمات کا منبع ہیں اور دینی مدارس کا مقصد اسلامی تعلیمات کے ماہرین، قرآن وسنت پر گہری نگاہ رکھنے والے علماء تیار کرنا اور علوم اسلامیہ میں دسترس رکھنے والے ایسے رجال کار پیدا کرنا جو مسلم معاشرہ کا اسلام سے ناطہ جوڑیں اور دینی ودنیاوی امور میں راہنمائی اور اسلامی تہذیب وثقافت کے تحفظ کا فریضہ انجام دیں۔ قرآن وسنت کے علوم ومعارف سمجھانے کے لئے نبی کریم ﷺ نے دارارقم میں ایک درس گاہ قائم کی جس میں کلمہ پڑھنے والے لوگوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی جاتی تھی۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجا آپ نے بنی ظفر کے ایک وسیع مکان میں سیدھے سادھے مگر اسلامی دنیا کے بہترین مدرسے کا افتتاح کیا جو ہجرت مدینہ کے بعد "مدرسہ اصحاب صفہ" کی صورت میں پھلا پھولا، جہاں ہر وقت طلبہ علوم دینیہ کی کثیر تعداد موجود رہتی۔ اسی کے فیض یافتہ پوری دنیا میں پھیلے اور انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ابدی فلاح اور کامیابی کی طرف راہنمائی کی۔

مسلمان جب مدینہ منورہ میں رہنے بسنے لگے تو یہاں بھی ان کی تعلیم وتعلم اور رہائش کا انتظام کیا گیا۔ جو صحابہ کرامؓ گھر خاندان والے تھے، وہ اپنے گھروں میں آباد ہو گئے اور وہ صحابہ کرامؓ جو گھر والے نہیں تھے، بیوی بچوں کی ذمہ داریوں سے آزاد تھے، اور جنہیں دینی تعلیم کے حصول اور اللہ کی عبادت وریاضت کے علاوہ دنیا کے کسی کام میں دلچسپی نہیں تھی، وہ صفہ ہی کو اپنی کل کائنات سمجھتے تھے، اسی لیے انہیں "اصحاب صفہ" کہا جاتا ہے۔ صفہ کے اسی تصور نے بعد میں ترقی کر کے مدرسے کی شکل اختیار کی اور پھر مختلف مدارس اور مکاتب میں صورت گر ہو کر دین اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کا ذریعہ بنا اس طرح ظلمت کی باقی اس دنیا اور تعلیم سے بیزار اقوام عالم میں علم کی روشنی پھیلنے لگی۔ دینی مدارس جہاں اسلام کے قلعے، ہدایت کے سرچشمے، دین کی پناہ گاہیں اور اشاعت دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، وہاں یہ دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز بھی ہیں جو لاکھوں طلبہ وطالبات کو بلا معاوضہ تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں رہائش وخوراک اور مفت طبی سہولیات بھی فراہم کرتے ہیں، دینی مدارس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنا کہ دین اسلام۔

دینی مدارس کا اپنا ایک مخصوص نصاب ہوتا ہے جو انتہائی پاکیزہ اور نورانی ماحول میں پڑھایا جاتا ہے جس میں مستند عالم دین کا مقام حاصل کرنے کے لئے عربی وفارسی، صرف ونحو، قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ واصول فقہ، معانی وادب، منطق وفلسفہ جیسے ضروری علوم کا ایک مکمل نصاب پڑھنے کے بعد وہ عالم دین کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ ان دینی مدارس نے ہر دور میں تمام تر مصائب ومشکلات، پابندیوں اور مخالفتوں کے باوجود کسی نہ کسی صورت اور شکل میں اپنا وجود اور مقام برقرار رکھتے ہوئے اسلام کے تحفظ اور اس کی بقاء میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۸؍اگست ۔ ۲۰۲۶

نوجوانوں کے گرد گھومتی سیاست

ہندوستان کی روایت رہی ہے کہ ملک کی سیاست کسی نہ کسی پہلو کے گرد گھومتی رہتی ہے۔ زیادہ تر مندر۔ مسجد، ہندو۔ مسلم کی سیاست ہوتی رہی ہے اور اسی کا عوام کے دہنوں پر غلبہ بھی دیکھا گیا ہے۔ ملک میں ایک دور تھا جب مسائل کی بنیاد پر سیاست ہوا کرتی تھی اور سیاست مسائل کے گرد ہی گھومتی تھی۔ کبھی کسی احتجاج کا وقتی طور پر غلبہ ہوا کرتا تھا تو کبھی کسی اسکام پر ساری توجہ مرکوز ہوا کرتی تھی۔ 1990 کی دہائی سے مندر مسجد کی سیاست نے فروغ پانا شروع کیا تھا۔ ہندو۔ مسلم کے درمیان خلیج بڑھنے لگی تھی۔ ان کے درمیان نفرتوں کو ہوا دی گئی۔ انہیں ایک دوسرے کے تعلق سے بدظن کیا گیا اور سیاسی جماعتوں نے اپنی دوکانیں چمکائیں۔ یہ سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ ملک میں مسائل کہیں پس منظر میں چلے گئے تھے۔ وقتی طور پر کسی گوشہ سے کوئی مسئلہ اٹھایا بھی جاتا تو کہیں نہ کہیں سے کوئی ایسا مذہبی اور اشتعال انگیز نعرہ دیدیا جاتا کہ ساری سیاست کا رخ ہی بدل کر رہ جاتا۔ جس وقت سے مرکز میں نریندر مودی کی قیادت والی حکومت 12 سال قبل قائم ہوئی تھی اس وقت سے تو شائد ہی کوئی مسئلہ سیاست میں مرکز توجہ رہا ہو۔ کبھی مندر۔ مسجد کا مسئلہ اٹھایا گیا تو کبھی انتخابات کی ہوا بدلنے کیلئے شمشان۔ قبرستان کی بات کہی گئی۔ کبھی عید۔ دیوالی کا مسئلہ اٹھایا گیا تو کبھی بیف کے مسئلے کو ہوا دی گئی۔ کبھی تین طلاق کی سیاست شروع ہوئی تو کبھی یکساں سیول کوڈ کا مسئلہ آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ غرض یہ کہ جتنے بھی مسائل حالیہ عرصہ میں ہندوستانی سیاست پر غالب رہے ہیں وہ سب کے سب متنازعہ ہی رہے ہیں اور انہیں منفی سوچ کے ساتھ ہی آگے بڑھایا گیا تھا۔ ملک کے مستقبل، طلباء اور نوجوانوں کے مسائل ہندوستان میں شائد ہی کبھی مرکز توجہ رہے ہوں۔ ایک طرح سے نوجوانوں کو بھی کئی مواقع پر اکسایا گیا اور ان کا استحصال کرتے ہوئے ان کے مستقبل سے کھلواڑ کیا گیا اور انہیں ترقی کے مواقع سے عملاً محروم ہی رکھا گیا ہے۔ ساری صورتحال میں ملک کا نوجوان صحیح اور مثبت سمت سے بھٹکا ہوا ہی رہا اور اسے کوئی سمت نہیں ملی۔ ملک میں ایک ایسی صورتحال پیدا ہو گئی تھی جس نے کئی گوشوں کو مایوسی کا شکار کر دیا تھا اور صورتحال کسی کے بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ صرف ایک پہل کی ضرورت تھی تا کہ جو ہوا کھڑا کیا گیا ہے اسے ختم کیا جا سکے۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے راجستھان کے شہر کوٹا سے طلباء کی گونج پروگرام شروع کیا گیا۔ طلباء ونوجوانوں نے جس جوش وخروش کا مظاہرہ کیا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر سی جے پی نے دارالحکومت دہلی میں مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان کے استعفے کے مطالبہ پر احتجاج کا آغاز کیا۔ دونوں ہی جگہ ہوئی پہل نے سارے ملک کو ایک رائے کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ آج سارے ملک میں نوجوانوں کی اور ان کے مسائل کی اور ان کے مستقبل کی بات ہو رہی ہے۔ تعلیم کی بات ہو رہی ہے اور روزگار کے مسائل اٹھائے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ابھی محض ایک شروعات ہی ہے تاہم اسے ایک اچھی شروعات کہا جا سکتا ہے کیونکہ سیاست کا محور اب نوجوانوں کے اطراف دکھائی دے رہا ہے۔ دہلی میں ہوئے احتجاج کی کامیابی کے بعد جھارکھنڈ میں طلباء نے احتجاج کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آندھرا پردیش میں بھی طلباء کے مسائل کی بات ہو رہی ہے۔ راہول گاندھی کا چھاتروں کی گونج پروگرام بھی پورے جوش وخروش کے ساتھ جاری ہے۔ حکومت کو بھی اب نوجوانوں پر توجہ دینے پر مجبور ہونا پڑا ہے اور وزیر اعظم خود رات دیر گئے انسٹاگرام ریل بنا رہے ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں نوجوانوں کی کثیر آبادی ہے سیاست کا رخ درست نہیں رہ گیا تھا۔ اسے سیاسی جماعتوں نے اپنے مفادات کے راستے پر ڈال دیا تھا تاہم اب خود نوجوانوں نے پہل کرتے ہوئے سیاست کا رخ درست کرنے کی مہم شروع کی ہے اور اس کی کامیابی کے آثار واضح ہونے لگے ہیں۔ یہ خوش آئندہ ہے کہ سیاست کو اب نوجوانوں کے گرد گھومنا پڑ رہا ہے۔ یہی ملک کا مستقبل ہونا چاہئے اور ہر سیاسی جماعت کو اور ہر حکومت کو نوجوانوں کے مسائل پر ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

ہندوستان کا مدرسہ نظام: تحریک آزادی کے گمنام مجاہدین سے ڈیجیٹل دور کے معماروں تک

مراسلات واعلانات

ہندوستان میں مدارسِ اسلامیہ کا نظام ایک طویل اور معتبر تاریخ کا حامل ہے۔ اس نظام نے ملک کی مذہبی، ثقافتی اور تعلیمی تاریخ میں ایک نمایاں اور ان مٹ کردار ادا کیا ہے۔ یہ ادارے محض مذہبی تعلیم کے مراکز نہیں رہے، بلکہ انہوں نے ہمیشہ سماج کے پسماندہ طبقات کی رہنمائی کی ہے۔ مدارس بنیادی طور پر مسلم کمیونٹی کے ان غریب اور محروم بچوں کو تعلیم فراہم کرتے ہیں جو مہنگے نجی اسکولوں کی فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ شدت پسند عناصر اکثر مدارس کے بچوں کی وفاداری اور ان کی حب الوطنی پر سوال اٹھاتے ہیں، جو کہ ملکی تاریخ کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ جب انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا، تب دارالعلوم دیوبند، علمائے اہلحدیث اور دیگر مکاتبِ فکر کے مدارس کے علماء نے آزادی کا علم بلند کیا۔ انگریزی سامراج کے خلاف ریشمی رومال تحریک ایک تاریخی اور منظم جدوجہد تھی، جس کی قیادت مدارس کے علماء نے کی تھی۔ اسی طرح شاملی کے تاریخی میدانِ جنگ میں مدارس کے فرزندوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنا خون بہایا۔ تحریکِ آزادی میں علمائے اہلحدیث کی قربانیاں بھی تاریخ کا ایک سنہرا اور ناقابلِ فراموش باب ہیں۔ جب برطانوی حکومت نے آزادی کے متوالوں کو کچلنے کے لیے مقدمات چلائے، تو علمائے اہلحدیث نے سب سے زیادہ سختیاں جھیلیں۔ پٹنہ کے صادق پور کے اہلحدیث علماء، جیسے مولانا ولایت علی اور مولانا عنایت علی نے انگریزوں کے خلاف ایک منظم اور طویل مسلح جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔ اسی تحریک کی پاداش میں انگریزوں نے امبالہ سازش کیس اور پٹنہ سازش کیس جیسے بدنام زمانہ مقدمات قائم کیے۔ اس دوران مولانا احمد اللہ صادق پوری اور مولانا جعفر تھانیسری سمیت متعدد اہلحدیث علماء کو کالا پانی (انڈمان ونکوبار) کی سزا سنائی گئی، جہاں انہوں نے قید وبند کی ہولناک صعوبتیں برداشت کیں، ان کی جائیدادیں ضبط ہوئیں اور ان کے گھروں کو تک مسمار کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر اکابرین نے صحافت اور تقاریر کے ذریعے آزادی کی شمع کو روشن رکھا۔ ملاحضہ کیا جائے تو مشہور مؤرخ تاراچند کی کتب کے مطابق، لاکھوں کی تعداد میں اہلحدیث مکتبِ فکر سے وابستہ افراد نے ملک کی آزادی کی خاطر پھانسی کے فندوں کو چوما اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ہندوستانی مدارس نے ہمیشہ حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے کا درس دیا ہے۔ ان اداروں نے ہمیشہ امن وامان اخوت اور گنگا جمنی تہذیب کی آبیاری کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی مدارس کے بچے یومِ آزادی (15 اگست) اور یومِ جمہوریہ (26 جنوری) انتہائی جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اگر ملک میں مدارس کا یہ وسیع نیٹ ورک موجود نہ ہو تو ہندوستان کا تعلیمی بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے۔ حکومت ہر شہری تک مفت تعلیم پہنچانے کے آئینی ہدف میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکی ہے، جبکہ مدارس اس خلا کو پر کرتے ہیں۔ یہ ادارے لاکھوں غریب بچوں کو مفت کھانا، کپڑے، کتابیں اور رہائش فراہم کرتے ہیں۔ یہ غریب بچوں کو سڑکوں پر بھیک مانگنے یا جرائم کی طرف راغب ہونے کے بجائے اخلاقیات اور ڈسپلن سکھاتے ہیں، جس سے جرائم کی روک تھام میں مدد ملتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، لڑکیوں کے لیے الگ مدارس قائم کر کے مسلم خواتین میں تعلیم کے رجحان اور شرحِ خواندگی میں نمایاں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں مدارس ملک کی سیاست کا ایک گرم موضوع بن چکے ہیں۔ دائیں بازو کے رہنما اور شدت پسند عناصر اکثر مدارس کو نشانہ بناتے ہیں، جس کی اصل وجہ سیاسی پولرائزیشن اور مذہبی تفریق ہے۔ مدارس کو نشانہ بنانا اکثریتی طبقے کے ووٹ بینک کو متحد کرنے کا ایک آسان سیاسی ہتھیار بن چکا ہے۔ جب بھی انتخابات قریب آتے ہیں، مدارس پر متنازع بیانات دے کر بحث کا رخ اصل عوامی مسائل، جیسے بے روزگاری، صحت اور مہنگائی سے ہٹا کر مذہبی رنگ دے دیا جاتا ہے۔ مدارس کے خلاف ایک بڑا پروآمدہ ان کے فنڈز کو لے کر کیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدارس کا پورا انظام مسلم کمیونٹی کے زکوۃ، صدقات اور عوامی چندے پر چلتا ہے۔ مختلف حکومتوں نے کئی بار ان کے اکاؤنٹس اور فنڈز کی جانچ کی ہے، لیکن ملکی سلامتی کے خلاف کبھی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا۔ یہ پورا نظام مکمل طور پر شفاف اور عوامی تعاون پر مبنی ہے۔ آج کے مدارس نے اپنی قدیم علمی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دور کے تقاضوں کو بھی خوش دلی سے اپنایا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدان خبر MUMBAIRAABTA

آج کے دور میں اس حقیقت کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔خواہ کوئی مذہبی ادارہ کسی گاؤں میں قائم ہو یا کسی بڑے شہر میں، اس کے ذمہ داران پر لازم ہے کہ وہ تعمیر سے قبل تمام متعلقہ قانونی تقاضے پورے کریں۔ زمین کی ملکیت کے کاغذات، ریونیو ریکارڈ، مجاز حکام سے حاصل کردہ منظوری، جہاں قانوناً ضروری ہو وہاں منظور شدہ نقشہ، متعلقہ قوانین کے تحت رجسٹریشن اور ادارے کے تمام ریکارڈ کو محفوظ رکھنا محض رسمی کارروائیاں نہیں بلکہ ادارے کے مستقبل کا تحفظ ہیں۔ یہ احتیاط بعد کے تنازعات سے بچاتی ہے اور عبادت گاہ کی عزت و وقار کو بھی محفوظ رکھتی ہے۔اس تناظر میں مسلم نمائندہ تنظیموں اور مذہبی قیادت کی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ جب ایسے معاملات سامنے آئیں تو اولین ترجیح لوگوں میں بے چینی پیدا کرنا نہیں بلکہ متعلقہ اداروں کی قانونی رہنمائی، دستاویزات کی جانچ، ضروری منظوریوں کے حصول اور ماہر قانونی معاونت کی فراہمی ہونی چاہیے۔

غیر قانونی عبادت گاہوں کا انہدام اور قومی سلامتی

اے بی ندوی

ہندوستان۔ پاکستان سرحدی علاقے میں واقع بعض مذہبی ڈھانچوں سے متعلق راجستھان ہائی کورٹ میں حالیہ کارروائی نے ملک بھر میں توجہ حاصل کی ہے۔ متاثرہ مساجد، مدارس اور درگاہوں سے وابستہ افراد کے لیے یہ معاملہ یقیناً تشویش کا باعث ہے۔ دوسری جانب عدالت کے فیصلے نے یہ موقع بھی فراہم کیا ہے کہ اس پورے معاملے کو جذبات یا افواہوں کے بجائے عدالتی ریکارڈ، قانونی اصولوں اور زمینی حقائق کی روشنی میں سمجھا جائے۔ ہائی کورٹ کے سامنے متعدد درخواستیں دائر کی گئیں جن میں سرحدی اضلاع کے بعض علاقوں میں انتظامیہ کی جانب سے جاری کیے گئے نوٹسوں کو چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں میں مساجد، مدارس، درگاہیں اور بعض افراد شامل تھے جنہوں نے کارروائی کے طریقۂ کار، نوٹسوں کی قانونی حیثیت اور مجوزہ انہدام پر اعتراضات اٹھائے۔ ریاستی حکومت نے عدالت کے سامنے مؤقف اختیار کیا کہ یہ کارروائی قومی سلامتی، سرحدی انتظام، سرکاری اراضی کے تحفظ اور متعلقہ قوانین پر عمل درآمد کے سلسلے کا حصہ ہے۔ دونوں فریقوں کو سننے کے بعد عدالت نے اپنے سامنے موجود مواد کی بنیاد پر اس معاملے کو کسی مخصوص مذہبی برادری کو نشانہ بنانے کا معاملہ قرار نہیں دیا بلکہ اسے بنیادی طور پر قومی سلامتی، قانونی تقاضوں اور انتظامی ضابطوں سے متعلق تنازع کے طور پر دیکھا، اور ہدایت دی کہ ہر معاملے کا فیصلہ اس کے اپنے حقائق اور دستاویزات کی بنیاد پر کیا جائے۔

اس مقدمے سے اختلاف یا اتفاق اپنی جگہ، لیکن ایک حقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ کسی بھی عبادت گاہ کا سب سے مضبوط تحفظ صرف عوامی ہمدردی نہیں بلکہ اس کی غیر متنازع قانونی حیثیت ہوتی ہے۔ مسجد ہو یا مندر، چرچ ہو یا گردوارہ، مدرسہ ہو یا کوئی مذہبی ادارہ، اگر اس کے پاس زمین کی ملکیت کے واضح ریکارڈ، متعلقہ سرکاری منظوریوں اور مکمل قانونی دستاویزات موجود ہوں تو اس کی قانونی اور سماجی حیثیت کہیں زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ خصوصاً ہندوستانی مسلمانوں کے لیے یہ واقعہ جذباتی ردِعمل کے بجائے تعمیری خود احتسابی کا موقع ہونا چاہیے۔ اسلام نے ہمیشہ عدل، دیانت اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری پر زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو" (سورۂ نساء:58)۔ ایک اور مقام پر فرمایا گیا: "اور ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ" (سورۂ بقرہ:188)۔ اہلِ علم نے اس آیت کو ہر قسم کے ناجائز قبضے اور غیر قانونی تصرف کی ممانعت پر دلیل قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! اپنے عہد پورے کرو" (سورۂ مائدہ:1)۔ یہ آیت اس بات کی یاددہانی کراتی ہے کہ قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کی پابندی ایک دینی فریضہ بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی زمین پر ناجائز قبضے کے بارے میں سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وارد حدیث کے مطابق جو شخص ناحق کسی کی ایک بالشت زمین بھی

لے گا، قیامت کے دن اس پر سخت باز پرس ہوگی۔ ان تعلیمات سے ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے کہ مسجد کی حرمت صرف اس کی عمارت سے نہیں بلکہ اس زمین کی قانونی اور اخلاقی پاکیزگی سے بھی وابستہ ہے جس پر وہ قائم ہو۔ جب کوئی عبادت گاہ جائز ملکیت، شفاف دستاویزات اور قانون کی مکمل پاسداری کے ساتھ تعمیر ہوتی ہے تو اس کی دینی عظمت بھی مزید مستحکم ہوتی ہے۔

آج کے دور میں اس حقیقت کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ خواہ کوئی مذہبی ادارہ کسی گاؤں میں قائم ہو یا کسی بڑے شہر میں، اس کے ذمہ داران پر لازم ہے کہ وہ تعمیر سے قبل تمام متعلقہ قانونی تقاضے پورے کریں۔ زمین کی ملکیت کے کاغذات، ریونیو ریکارڈ، مجاز حکام سے حاصل کردہ منظوری، جہاں قانوناً ضروری ہو وہاں منظور شدہ نقشہ، متعلقہ قوانین کے تحت رجسٹریشن اور ادارے کے تمام ریکارڈ کو محفوظ رکھنا محض رسمی کارروائیاں نہیں بلکہ ادارے کے مستقبل کا تحفظ ہیں۔ یہ احتیاط بعد کے تنازعات سے بچاتی ہے اور عبادت گاہ کی عزت و وقار کو بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اس تناظر میں مسلم نمائندہ تنظیموں اور مذہبی قیادت کی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ جب ایسے معاملات سامنے آئیں تو اولین ترجیح لوگوں میں بے چینی پیدا کرنا نہیں بلکہ متعلقہ اداروں کی قانونی رہنمائی، دستاویزات کی جانچ، ضروری منظوریوں کے حصول اور ماہر قانونی معاونت کی فراہمی ہونی چاہیے۔ کسی بھی معاملے کو عدالتی ریکارڈ، مستند حقائق اور مکمل قانونی پس منظر کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ نامکمل معلومات یا جذباتی بیانات نہ صرف عوام میں غیر ضروری اضطراب پیدا کرتے ہیں بلکہ اصل قانونی مسائل کے حل کو بھی مشکل بنا دیتے ہیں۔ ذمہ دار قیادت وہ ہے جو اپنے اداروں کو قانونی طور پر مضبوط بنائے، نہ کہ صرف احتجاجی بیانیے تک محدود رہے۔ البتہ بعض مسلم تنظیموں کی جانب سے حکومت سے یہ مطالبہ جائز ہے کہ غیر قانونی عبادت گاہوں کے انہدام میں مذہبی امتیاز نا برتا جائے بلکہ تمام مذہبی غیر قانونی عبادت گاہوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے تاکہ قانون کی بالادستی اور قومی سلامتی کے تحفظ کو اولیت دینے کا میسیج ملک کے تمام مذہبی طبقات میں یکساں جائے اور سرحدی علاقوں سے غیر قانونی مذہبی ڈھانچے ہٹانے میں کسی طرح کا مذہبی امتیاز برتنے کا پیغام نا جائے۔

اس پورے واقعے کا سب سے مثبت سبق شاید یہی ہے کہ تنازعات پیدا ہونے کے بعد عدالتوں کا رخ کرنے سے بہتر ہے کہ ابتدا ہی سے تمام قانونی تقاضے مکمل کر لیے جائیں۔ ملک بھر کی تمام مذہبی برادریوں کے لیے یہ مناسب ہوگا کہ وقتاً فوقتاً اپنی عبادت گاہوں، مدارس اور مذہبی اداروں کے زمینی ریکارڈ، سرکاری منظوریوں، تعمیراتی اجازت ناموں اور دیگر قانونی دستاویزات کا جائزہ لیں تاکہ مستقبل میں کسی غیر ضروری تنازع سے بچا جا سکے۔ کیونکہ یہی ایک مضبوط اساس ہوگی اداروں کو، مسجد کو، عبادت گاہوں کو، خانقاہوں کو غیر ضروری تنازع سے بچانے کی اور ان کی حفاظت کی۔ ادھر کچھ تنازعات کے بعد الحمدللہ مثبت پیش رفت بھی ہوئی ہے اور مسلمان اب مذہبی اداروں کی حفاظت کے لیے قانونی پہلوؤں پر پہلے سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ راجستھان کا یہ مقدمہ محض ایک عدالتی تنازع کے طور پر نہیں بلکہ ایک اجتماعی سبق کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ قومی سلامتی، قانون کی حکمرانی اور مذہبی آزادی ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔ جب حکومتیں قانون کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، عدالتیں قانونی نگرانی فراہم کریں اور مذہبی ادارے اپنی تعمیر اور انتظام میں مکمل قانونی احتیاط اختیار کریں تو نہ صرف ملک مضبوط ہوتا ہے بلکہ مذہبی اداروں کا وقار اور اعتماد بھی مزید مستحکم ہوتا ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا ہے کہ عبادت گاہوں کے بارے میں نچلی عدالتیں جس طرح سے فیصلے کر رہی ہیں، وہ افسوسناک ہے۔ بورڈ نے گیان واپی مسجد کی دیکھ بھال کرنے والی انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی کو قانونی امداد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ادھر ہندو فریق نے کہا ہے کہ اگر شیولنگ فوارہ ہے تو اسے چلا کر دکھائیں۔ اس پر مسلم فریق نے کہا کہ وہ اس کے لیے تیار ہیں۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے ملک میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو مبینہ طور پر نشانہ بنائے جانے پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنا موقف واضح کرے۔ بورڈ نے وارانسی میں کاشی وشوناتھ مندر کے قریب گیان واپی مسجد کی دیکھ بھال کرنے والی انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی اور اس کے وکیلوں کو قانونی مدد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بورڈ نے عبادت گاہوں پر تنازعہ پیدا کرنے کی 'اصل منشا' کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کے لیے ضرورت پڑنے پر ملک گیر ایجی ٹیشن شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ بورڈ کے ممبر قاسم رسول الیاس نے بدھ کو بتایا کہ بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کا ہنگامی ورچوئل اجلاس 17 مئی کی رات کو منعقد ہوا، جس میں کئی اہم فیصلے کیے گئے۔

انہوں نے وارانسی کی گیان واپی مسجد اور متھرا کی شاہی مسجد عیدگاہ کے معاملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میٹنگ میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا کہ 1991 میں پارلیامنٹ میں سب کی رضامندی سے بنائے گئے عبادت گاہوں کے قانون کی کھلے عام دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ الیاس نے کہا، میٹنگ میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتیں خاموش ہیں۔ اس کے علاوہ خود کو سیکولر کہنے والی سیاسی جماعتیں بھی خاموش ہیں۔ بورڈ نے ان سب سے اس پر اپنا موقف واضح کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ الیاس نے بتایا کہ بورڈ نے یہ بھی کہا کہ نچلی عدالتیں جس طرح عبادت گاہوں کے بارے میں فیصلے لے رہی ہیں، یہ افسوسناک ہے۔ عدالتیں عوام کو مایوس نہ کریں کیونکہ انصاف کی جو آخری امید ہوتی ہے وہ کہیں ختم نہ ہو جائے۔ انہوں نے بتایا کہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گیان واپی مسجد کے سلسلے میں سپریم کورٹ میں بورڈ کی لیگل کمیٹی مسجد کی دیکھ بھال کرنے والی تنظیم انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی اور اس کے وکیلوں کی مدد کرے گی۔ الیاس نے بتایا کہ بورڈ نے مسلمانوں سے امن وامان برقرار رکھنے، حوصلے کے ساتھ کھڑے رہنے اور قانونی جنگ کو اپنی پوری صلاحیت کے مطابق لڑنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ مساجد کے حوالے سے اٹھائے جانے والے تمام تنازعات کے پیچھے کی اصل منشا کو عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ لوگوں کو گمراہ نہ کیا جا سکے۔ الیاس نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم اس حوالے سے پورے ملک میں تحریک بھی چلا سکتے ہیں۔

باس اسکیم (فراڈ) اور کاروباری اداروں کی داخلی شکست

مفتی یحییٰ امعین

موجودہ ڈیجیٹل دور میں مالیاتی جرائم کا انداز یکسر بدل چکا ہے، سائبر مجرم اب محض ٹیکنالوجی کو ہیک نہیں کرتے بلکہ 'باس اسکیم' اور 'سی ای او ایمپرسنیشن' جیسے فراڈ کے ذریعے انسانوں کی نفسیات اور اداروں کی انتظامی کمزوریوں کو نشانہ بناتے ہیں، بظاہر یہ دھوکہ مصنوعی ذہانت، ڈیپ فیک اور جعلی پیغامات کے ذریعے دیا جاتا ہے، لیکن اس کی اصل کامیابی ادارے کے اندر موجود اندھی اطاعت کا کلچر، زبانی احکام، خوف اور ضوابط پر شخصیات کے غلبے کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ ۲۲ جون اور ۱۷ جولائی ۲۰۲۶ کو بالترتیب وزارتِ داخلہ (MHA) اور سیبی (SEBI) کی جاری کردہ انتباہی ایڈوائزری کی روشنی میں اس مضمون میں یہ واضح کریں گے کہ سائبر تحفظ کا اصل حل محض کمپیوٹر سیکیورٹی میں نہیں، بلکہ اداروں کی داخلی اصلاح تحریری ضوابط، اور دوہری منظوری (Dual Authorization) جیسے محکم انتظامی نظام کو قائم کرنے میں مضمر ہے۔ انسانی تہذیب کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ ہر دور کی پیش رفت اپنے ساتھ نئے امکانات بھی لے کر آتی ہے اور نئے خطرات بھی، جب تجارت اونٹوں کے قافلوں سے سمندری جہازوں اور ہوائی راستوں تک پہنچی تو سمندری قزاق پیدا ہوئے، جب بینکاری نے وسعت اختیار کی تو مالیاتی جعل سازی کے نئے طریقے سامنے آئے، اور جب دنیا ڈیجیٹل معیشت، مصنوعی ذہانت اور فوری مواصلاتی نظام کے عہد میں داخل ہوئی تو معاشی جرائم نے بھی اپنی شکل بدل لی۔ آج مجرم کے ہاتھ میں روایتی ہتھیار نہیں، بلکہ کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت، جعلی ڈیجیٹل شناخت اور انسانی نفسیات کو سمجھنے کی سائنسی مہارت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں مالیاتی تحفظ صرف ٹیکنالوجی کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ اخلاق، قانون، نظمِ ادارہ اور دینی ذمہ داری کا مشترکہ موضوع بن چکا ہے۔ حالیہ دنوں میں دنیا بھر میں باس اسکیم (Boss Scam) یا سی ای او ایمپرسنیشن فراڈ (CEO Impersonation Fraud) جیسے سائبر حملوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جدید جرائم کی کامیابی کا راز صرف مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کی طاقت میں نہیں بلکہ انسانی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں پوشیدہ ہے۔ ذرا ایک منظر کا تصور کیجیے۔ کسی کمپنی کے شعبۂ مالیات میں بیٹھا ایک ذمہ دار اکاؤنٹنٹ اپنے معمول کے کاموں میں مصروف ہے۔ اچانک اس کے واٹس ایپ یا ای میل پر کمپنی کے مالک یا چیف ایگزیکٹو آفیسر کے نام سے ایک ہنگامی پیغام موصول ہوتا ہے۔ پیغام میں لکھا ہے کہ کمپنی ایک نہایت اہم اور منافع بخش تجارتی معاہدے کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، اس لیے فوری طور پر بتائے گئے بینک اکاؤنٹ میں خطیر رقم منتقل کر دی جائے۔ ساتھ ہی سختی سے تاکید کی جاتی ہے کہ معاملہ انتہائی خفیہ ہے، اس لیے اس کا ذکر کسی دوسرے ڈائریکٹر، ساتھی یا ملازم سے بالکل نہ کیا جائے۔ بظاہر اس پیغام میں شک کی

کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ پروفائل تصویر وہی، زبان وہی، اندازِ گفتگو وہی، بلکہ بعض اوقات مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے ذریعے تیار کردہ ڈیپ فیک (Deep-fake) وائس نوٹ میں بعینہٖ کمپنی کے سربراہ کی رعب دار آواز سنائی دیتی ہے۔ ملازم کے ذہن میں ایک ہی خوف گردش کرتا ہے کہ اگر حکم پر فوراً عمل نہ کیا گیا تو شاید کمپنی کو کروڑوں کا نقصان ہو جائے یا اس کی اپنی ملازمت خطرے میں پڑ جائے گی۔ یہی وہ نازک اور ہنگامی لمحہ ہوتا ہے جب مجرم کی کامیابی تقریباً یقینی ہو جاتی ہے۔ چند منٹوں کے اندر رقم منتقل ہو جاتی ہے اور اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ نہ کوئی تجارتی معاہدہ تھا، نہ وہ بینک اکاؤنٹ کمپنی کا تھا اور نہ ہی پیغام بھیجنے والا اصل مالک۔ ایسے واقعات کے بعد عمومی طور پر تمام تر توجہ مجرم کی چالاکی، مصنوعی ذہانت کی بپھری ہوئی طاقت یا ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کی خطرناکی پر مرکوز ہو جاتی ہے، لیکن اگر اس واقعے کا گہرا اور معروضی تجزیہ کیا جائے تو ایک زیادہ بنیادی حقیقت سامنے آتی ہے۔ اصل سوال یہ نہیں کہ دھوکے باز کتنا ماہر تھا، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ ایک پورا ادارہ چند لمحوں میں اس کے فریب کا شکار کیوں بن گیا؟ کیا صرف ایک جعلی پیغام کروڑوں روپے نکال سکتا تھا، یا اس نقصان کی جڑ خود ادارے کے اندر موجود وہ انتظامی کمزوریاں تھیں جنہوں نے مجرم کے لیے راستہ ہموار کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے خاندانی اور روایتی کاروبار ایسے غیر محتاط اور غیر ادارہ جاتی طرزِ عمل پر چل رہے ہیں جہاں شخصیات کو نظام پر فوقیت حاصل ہے۔ متعدد اداروں میں ایسا تصور رائج ہے کہ مالک کا ہر حکم آخری حکم ہے۔ اس سے سوال کرنا گستاخی، اس کی تصدیق طلب کرنا بے اعتمادی اور اس کے فیصلے پر دوبارہ غور کرنا نافرمانی سمجھا جاتا ہے۔ یہی ذہنیت دراصل 'باس اسکیم' کی بنیاد بنتی ہے۔ سائبر مجرم جانتے ہیں کہ کسی مضبوط فائر وال یا جدید سیکیورٹی سسٹم کو توڑنا آسان نہیں، لیکن ایک ایسے ملازم کو دھوکہ دینا کہیں زیادہ آسان ہے جسے برسوں سے یہی تربیت دی گئی ہو کہ باس کے حکم پر فوراً عمل کرنا ہی وفاداری کی علامت ہے۔ وہ کمپیوٹر سے پہلے انسان کے ذہن کو ہیک کرتے ہیں، کیونکہ مشین پر قبضہ کرنے سے پہلے اعتماد پر قبضہ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اس فراڈ کی کامیابی کے پس منظر میں چھ نفسیاتی و انتظامی عناصر نہایت اہم اور مہلک کردار ادا کرتے ہیں۔ سب سے پہلا عنصر 'اربابِ اختیار کا غلبہ' (Authority Bias) ہے۔ انسانی نفسیات یہ ہے کہ جب کوئی حکم کسی بااختیار شخصیت کی طرف سے آئے تو انسان اس پر تنقیدی نگاہ ڈالنے کے بجائے فوراً قبول کرنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ دوسرا عنصر 'ہنگامی کیفیت' (Urgency) ہے، جس کے تحت فراڈی ہمیشہ ایسا مصنوعی بحران پیدا کرتا ہے جس میں سوچنے کے لیے وقت نہ بچے، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ پرسکون ذہن سوال کرتا ہے، جبکہ خوف زدہ ذہن صرف اطاعت کرتا ہے۔ تیسرا ہتھیار 'رازداری' (Secrecy) ہے۔ مجرم جانتا ہے کہ اگر ملازم کسی دوسرے افسر سے تصدیق کر لے تو منصوبہ ناکام ہو جائے گا، اسی لیے وہ پیغام میں 'یہ معاملہ انتہائی خفیہ وحساس ہے' کا جملہ شامل کر کے مشورے کے تمام دروازے بند کر دیتا ہے۔ چوتھا عنصر 'خوف' (Fear) ہے، یعنی ملازم کے دل میں یہ اندیشہ پیدا کر دیا جاتا ہے کہ اگر حکم پر عمل نہ ہوا تو نوکری چلی جائے گی یا کمپنی کو بڑا نقصان ہو جائے گا۔ پانچواں عنصر 'واقفیت' (Familiarity) ہے، جس میں مصنوعی ذہانت کا سہارا لے کر مالک کی تصویر، لہجے اور تکیہ کلام کی نقل تیار کی جاتی ہے۔ اور چھٹا سب سے خطرناک عنصر 'اندھی اطاعت کا کلچر' (Obedience Culture) ہے جو ہمارے متعدد کاروباری اداروں میں موجود ہے، جہاں قواعد سے زیادہ شخصیات کی اہمیت ہوتی ہے اور زبانی ہدایات پر معاملات چلائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حالیہ عرصے میں ہندوستانی سرکاری اداروں نے بھی اس خطرے کی سنگینی کو تسلیم کیا ہے۔ ۲۲ جون ۲۰۲۶ کو وزارتِ داخلہ (MHA) کے تحت قائم انڈین سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر (I4C) نے ایک مفصل ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے خبردار کیا کہ مجرم مصنوعی ذہانت، ڈیپ فیک، وائس کلوننگ، جعلی واٹس ایپ اکاؤنٹس اور گمراہ کن فائلوں کے ذریعے کمپنیوں کے مالکان کے ڈیجیٹل اکاؤنٹس تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ۱۷ جولائی ۲۰۲۶ کو سیکیوریٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI) نے بھی تمام فہرست شدہ کمپنیوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے داخلی مالیاتی ضوابط پر فوری نظرثانی کریں، کیونکہ سائبر حملوں کا اصل ہدف کمپنیوں کا داخلی نظم و نسق بن چکا ہے۔ اگر ان انتباہات کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی یقیناً خطرناک ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک وہ ادارہ ہے جہاں ایک ہی شخص کو ادائیگی تیار کرنے، اس کی منظوری دینے اور رقم منتقل کرنے کے تمام اختیارات حاصل ہوں۔ اگر ہر بڑی مالیاتی ادائیگی کے لیے دو یا تین ذمہ دار افسران کی لازمی منظوری (Dual Authorization) تحریری اجازت اور آزادانہ تصدیق کا نظام موجود ہو تو اکثر ایسے فراڈ ابتدا ہی میں ناکام ہو جائیں۔ اس لیے اصل مسئلہ صرف ٹیکنالوجی نہیں بلکہ ادارہ جاتی نظم و ضبط کی شکست بھی ہے۔ آج کاروباری اداروں کو یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ اعتماد اور احتیاط ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ کسی حکم کی تصدیق کرنا بداعتمادی نہیں، بلکہ امانت داری کا تقاضا ہے۔ کسی ادائیگی سے پہلے ضابطے کی پابندی کرنا حکم عدولی نہیں، بلکہ ادارے کے مفاد کا تحفظ ہے۔ اسی طرح سوال کرنا بے ادبی نہیں بلکہ ذمہ داری کا اظہار ہے۔ جو ادارے اس فرق کو سمجھ لیں گے وہ مستقبل کے سائبر خطرات سے بڑی حد تک محفوظ رہیں گے۔ ڈیجیٹل دور کا سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ سائبر سیکیورٹی صرف کمپیوٹر کی حفاظت کا نام نہیں، بلکہ ادارے کے فکری، نفسیاتی اور انتظامی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کا نام ہے۔ جس دن ہمارے تجارتی ادارے شخصیت پرستی کے بجائے نظام پر اعتماد کرنا اور تحریری ضوابط پر عمل کرنا سیکھیں گے۔

غزل

یہ چاند ستاروں کی ضیا کم تو نہیں ہے
جلتا ہوا ہر سمت دیا کم تو نہیں ہے

میں کیوں کروں اسباب و مقدر پہ بھروسا
میرے لئے اک نام خدا کم تو نہیں ہے

پیسوں سے تو لیتے ہیں فقیروں کی دعائیں
یہ اپنے بزرگوں کی دعا کم تو نہیں ہے

مغرب کی فسوں ساز ہواؤں سے غرض کیا
مشرق میں مری باد صبا کم تو نہیں ہے

کیوں ہاتھ مرے خون سے رنگتے ہو تم اپنے
سرخی کے لئے رنگ حنا کم تو نہیں ہے

کرتے ہیں جمیلؔ آپ جو مرنے کی تمنا
اس دہر میں جینے کا مزا کم تو نہیں ہے

جمیل عظیم آبادی

حیات یوسف علیہ السلام کے چند دلچسپ گوشے

محمد قمر الزماں ندوی---

(حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی اور قمیصِ یوسف کے تین سبق، صبر، پاکدامنی اور عفو و درگزر کا لازوال پیغام) الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔ قرآن مجید میں انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات محض تاریخ بیان کرنے کے لیے نہیں آئے، بلکہ ان کا مقصد انسان کی فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ ہر نبی کی زندگی اپنے اندر بے شمار اسباق رکھتی ہے، لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ایک ایسی منفرد داستان ہے، جسے خود اللہ تعالیٰ نے نَحنُ نَقُصُّ عَلَيكَ أَحسَنَ القَصَصِ یعنی ہم آپ کو بہترین قصہ سناتے ہیں" قرار دیا۔ یہ صرف ایک خاندان کی داستان نہیں، بلکہ حسد اور محبت، آزمائش اور کامیابی، قید اور اقتدار، فراق اور وصال، صبر اور شکر، عفت اور عزت، اور معافی و درگزر کی ایسی حسین تصویر ہے جو ہر دور کے انسان کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی آزمائشوں سے عبارت ہے۔ بچپن میں بھائیوں کی حسد بھری سازش، کنویں کی تاریکی، غلامی کی زندگی، مصر کی منڈی میں فروخت ہونا، عزیزِ مصر کے گھر قیام، زلیخا کی آزمائش، بے گناہی کے باوجود قید خانہ، پھر قید سے بادشاہت کے ایوان تک کا سفر، اور آخر میں اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات، یہ سب اس حقیقت کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو آزمائشوں سے گزار کر بلندیاں عطا فرماتا ہے۔ اس پورے واقعہ میں ایک نہایت لطیف اور ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا تین مرتبہ ذکر سورہ یوسف میں آیا ہے، اور ہر مرتبہ قمیص ایک الگ حقیقت، ایک نئی حکمت و مصلحت اور ایک عظیم سبق دے کر جاتی ہے۔ پہلی قمیص: خون آلود قمیص، حسد اور ظلم کا انجام بھائی جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال آئے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کر کے ان کی قمیص پر جھوٹا خون لگا دیا اور والد کے پاس پہنچ کر کہنے لگے: وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ۔ وہ یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے۔ یہ قمیص صرف ایک کپڑا نہیں تھی، بلکہ انسانی تاریخ کے سب سے بڑے اخلاقی مرض حسد کی علامت تھی۔ حسد وہ آگ ہے جو سب سے پہلے حسد کرنے والے کو جلاتی ہے۔ یہی حسد تھا جس نے بھائیوں کو بھائی کا دشمن بنا دیا، محبت کو نفرت میں بدل دیا، اور خاندان کے سکون کو برباد کر دیا۔ آج بھی معاشرے کے اکثر فتنے، گھریلو جھگڑے، کاروباری اختلافات اور دینی جماعتوں کی کشمکش کے پیچھے حسد، جلن اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس موقع پر صبر کا وہ معیار قائم کیا جس کی مثال نہیں ملتی: فَصَبرٌ جَمِيلٌ پس میرے لیے بہترین صبر ہی مناسب ہے۔ یہ پہلا سبق ہے کہ ظلم ہو، سازش ہو، الزام ہو، لیکن مؤمن جلد بازی نہیں کرتا، صبر کا دامن نہیں چھوڑتا اور اللہ پر اعتماد رکھتا ہے۔ دوسری قمیص: پیچھے سے پھٹی ہوئی قمیص پاکدامنی کی گواہی حضرت یوسف علیہ السلام جوان ہوئے تو حسن و جمال کی معراج پر تھے۔ عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا نے انہیں گناہ کی دعوت دی، لیکن اللہ کے اس پاکیزہ بندے نے فرمایا: مَعَاذَ اللَّهِ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ گناہ سے بچنے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، زلیخا نے پیچھے سے ان کی قمیص پکڑی، اور قمیص پیچھے سے پھٹ گئی۔ اسی وقت ایک دانا شخص نے فیصلہ کیا: اگر قمیص آگے سے پھٹی ہے تو یوسف قصوروار، اور اگر پیچھے سے پھٹی ہے تو یوسف بے قصور ہیں۔ قرآن کہتا ہے: فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ۔ جب دیکھا کہ قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو حقیقت واضح ہوگئی۔ یہ دوسری قمیص عفت، پاکدامنی، کردار کی عظمت اور سچائی کی علامت ہے۔ آج دنیا میں کردار کشی بہت آسان ہوگئی ہے۔ سوشل میڈیا، افواہوں اور جھوٹے پروپیگنڈے کے دور میں کتنے ہی بے گناہ لوگ تہمتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام ہمیں سکھاتے ہیں کہ اگر انسان اللہ سے ڈرتا رہے تو وقتی رسوائی بھی آخرکار عزت میں بدل جاتی ہے۔ قید خانہ برداشت کرنا آسان ہے، لیکن گناہ قبول کرنا نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں بعد میں مصر کی وزارت اور خزانے کی ذمہ داری عطا فرمائی۔ یہ دوسرا سبق ہے کہ عزت دولت سے نہیں، کردار سے پیدا ہوتی ہے۔ تیسری قمیص: خوشخبری کی قمیص معافی، احسان اور کامیابی کی علامت برسوں بعد وہی بھائی، جو کبھی انہیں کنویں میں پھینک آئے تھے، آج ان کے سامنے دستِ سوال دراز کیے کھڑے تھے۔ یوسف علیہ السلام چاہتے تو بدلہ لے سکتے تھے، لیکن نبوت کا اخلاق کچھ اور ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: لَا تَثْرِيبَ عَلَيكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف فرمائے۔ پھر اپنی قمیص دے کر فرمایا کہ اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دینا۔ جب قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی واپس لوٹا دی۔ یہ قمیص محبت، امید، وصال، معافی اور اللہ کی رحمت کی علامت بن گئی۔ کتنا عجیب منظر ہے! پہلی قمیص نے باپ کو رلایا تھا۔ دوسری قمیص نے بیٹے کی پاکدامنی ثابت کی تھی۔ اور تیسری قمیص نے برسوں کے آنسوؤں کو خوشیوں میں بدل دیا۔ یہی اللہ کی سنت ہے کہ صبر کے بعد آسانی آتی ہے، آزمائش کے بعد کامیابی، اور فراق کے بعد وصال۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی شخصیت کے روشن پہلو۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی اعلیٰ انسانی اوصاف کا حسین مرقع ہے۔ انہوں نے حسد کے مقابلے میں صبر اختیار کیا۔ شہوت کے مقابلے میں پاکدامنی اختیار کی۔ قید کے مقابلے میں استقامت اختیار کی۔ اقتدار ملا تو تکبر نہیں، بلکہ عاجزی اختیار کی۔ بھائی سامنے آئے تو انتقام نہیں، بلکہ معافی دی۔ حکومت ملی تو ذاتی مفاد نہیں، بلکہ عوام کی خدمت کی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔ جو تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے، اللہ ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی کا خلاصہ ہے۔ موجودہ دور کے لیے پیغام آج ہمارا معاشرہ بھی انہی بیماریوں میں مبتلا ہے جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کا خاندان دوچار ہوا تھا۔ کہیں بھائی بھائی کا دشمن ہے، کہیں حسد نے رشتوں کو کھوکھلا کر دیا ہے، کہیں کردار کشی کو سیاست اور میڈیا کا ہتھیار بنا لیا گیا ہے، کہیں اقتدار ملتے ہی انتقام لیا جاتا ہے، کہیں معافی اور درگزر کو کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم قمیصِ یوسف کے تین سبق یاد رکھ لیں تو ہماری زندگی بدل سکتی ہے۔ پہلی قمیص کہتی ہے: حسد سے بچو، کیونکہ یہ خاندانوں کو برباد کر دیتا ہے۔ دوسری قمیص کہتی ہے: اپنے کردار اور پاکدامنی کی حفاظت کرو، اللہ ایک دن تمہاری سچائی ظاہر کر دے گا۔ تیسری قمیص کہتی ہے: اقتدار اور طاقت مل جائے تو معاف کرنا سیکھو، یہی انبیاء کا اخلاق ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی پوری کامیاب زندگی کے باوجود آخری دعا دنیا کے لیے نہیں، بلکہ آخرت کے لیے کی: تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔ اے میرے رب! مجھے اسلام کی حالت میں وفات دینا اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دینا۔ گویا زندگی کا حقیقی مقصد منصب، دولت، اقتدار اور شہرت نہیں، بلکہ ایمان پر خاتمہ اور صالحین کی رفاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت سے صبر، تقویٰ، پاکدامنی، حسنِ اخلاق، عفو و درگزر، عدل و دیانت اور حسنِ تدبیر کا نور حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں بھی ان خوش نصیب بندوں میں شامل فرمائے جن کے بارے میں فرمایا: إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔ آمین یارب العالمین۔

سنبھل تشدد: کمیشن کی رپورٹ میں پولیس فائرنگ سے انکار، تشدد کو منصوبہ بند قرار دیا گیا

سنبھل تشدد کی جانچ کے لیے بنائے گئے تین رکنی عدالتی کمیشن کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ پتہ لگائے کہ یہ واقعہ اچانک پیش آیا تھا یا پہلے سے منصوبہ بند تھا، اور کیا اس کے پس پردہ کوئی مجرمانہ سازش تھی

نئی دہلی: اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں نومبر 2024 میں شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران مارے گئے چار مسلم نوجوانوں کی موت پولیس کی گولی سے نہیں ہوئی تھی، بلکہ ہجوم میں موجود ترک اور پٹھان مسلم برادریوں سے تعلق رکھنے والے مبینہ شرپسند عناصر کے درمیان ہوئی کراس فائرنگ میں ہوئی تھی۔ سنبھل تشدد کی جانچ کے لیے بنائے گئے تین رکنی عدالتی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کمیشن نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ 24 نومبر 2024 کو ہونے والا تشدد 'منصوبہ بند' تھا، اور اس کے پیچھے سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے رکن پارلیامنٹ ضیاء الرحمٰن برق، ایس پی کے رکن اسمبلی اقبال محمود کے بیٹے سہیل اقبال، سنبھل جامع مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر ظفر علی اور مسجد انتظامیہ سے وابستہ دیگر افراد کے بیچ رچی گئی سازش بنیادی وجہ تھی۔ اس تشدد میں پانچ مسلمانوں کی موت ہوئی تھی، تاہم سرکاری ریکارڈ میں صرف چار افراد-محمد کیف، نعیم، ایان اور بلال- کی موت درج ہے۔ جھڑپوں میں 28 پولیس اہلکار زخمی ہوئے تھے، اور کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا یا نقصان پہنچایا گیا تھا۔ مغلیہ دور کی شاہی جامع مسجد کا پہلا سروے 19 نومبر 2024 کو عدالت کی جانب سے مقرر کردہ ایڈووکیٹ کمشنر نے کیا تھا۔ یہ سروے سول جج (سینئر ڈویژن) کے حکم جاری ہونے کے تین گھنٹے سے بھی کم وقت میں کیا گیا تھا۔ دوسرا سروے 24 نومبر کو ہوا، جس کے دوران وسیع پیمانے پر تشدد بھڑک اٹھا۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس دیویندر کمار اروڑا کی سربراہی میں تین رکنی کمیشن تشکیل دی۔ کمیشن کے دیگر دو ارکان وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے دور میں خدمات انجام دے چکے اور ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر امت موہن پرساد اور 2015 میں اکھلیش یادو حکومت کے دوران ڈائریکٹر جنرل آف پولیس رہے تھے ریٹائرڈ آئی پی ایس افسر اروند کمار جین تھے۔ کمیشن کو یہ جانچ کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی کہ یہ واقعہ اچانک پیش آیا یا منصوبہ بند تھا، اور کیا اس کے پیچھے کوئی مجرمانہ سازش تھی، اس کے ساتھ ہی تشدد کن حالات اور وجوہات کی بنا پر ہوا۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ 2025 میں حکومت کو پیش کی تھی، جسے 5 اگست کو اتر پردیش اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ اپوزیشن رہنماؤں اور مسجد انتظامیہ سمیت کئی فریقوں نے الزام لگایا تھا کہ پولیس نے مظاہرین پر گولیاں چلائی تھیں۔ تاہم، کمیشن نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ سنبھل پولیس نے مہلک ہتھیار استعمال نہیں کیے۔ پولیس اس سے قبل بھی یہ کہتی رہی ہے کہ اس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے صرف ربڑ کی گولیاں، آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا تھا۔ پولیس کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ہلاک ہونے والے چاروں افراد کو دیسی ہتھیاروں سے گولیاں لگی تھیں، جس سے یہ امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ ہجوم میں موجود افراد نے ہی ایک دوسرے پر فائرنگ کی۔ 'پولیس نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا' کمیشن نے آگرہ فرانزک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) کی بیلسٹک ٹیم کی جائے وقوعہ کی از سر نو تعمیر پر مبنی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پولیس نے مہلک ہتھیار استعمال نہیں کیے، اور ہجوم کی جانب سے پولیس کے ہتھیار چھیننے اور جان لیوا حملوں کی کوششوں کے باوجود پولیس نے 'صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا'۔ رپورٹ میں کہا گیا، 'پولیس اور انتظامیہ کی سوجھ بوجھ کی وجہ سے شرپسند ریاست اور ملک میں فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔' کمیشن نے سنبھل کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی فراہم کردہ بیلسٹک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مہلوکین کے جسموں پر پائے جانے والے گولیوں کے زخم .315 بور ہتھیاروں، یعنی دیسی ہتھیاروں، سے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ کمیشن نے کہا کہ ریکارڈ میں ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں جس سے معلوم ہو کہ پولیس اہلکاروں کے پاس .315 بور کے ہتھیار تھے۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ ہلاک ہونے والے چاروں مسلم نوجوانوں کے اہل خانہ کی جانب سے درج کرائی گئی ایف آئی آر نامعلوم افراد کے خلاف تھی، جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ان کے رشتہ دار پتھراؤ اور ہجوم کے تشدد کی زد میں آ کر ہلاک ہوئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا، 'کسی بھی اہل خانہ نے نہ تو ایف آئی آر میں، اور نہ ہی کمیشن کے سامنے اپنے بیان میں یہ کہا کہ ان کے رشتہ دار کی موت پولیس کی کارروائی کے نتیجے میں ہوئی۔' 'مسلم برادری کو اکٹھا کر کے رچی گئی سازش' کمیشن نے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیامنٹ ضیاء الرحمٰن برق کے کردار پر خصوصی طور پر سوال اٹھائے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، برق نے 19 نومبر 2024 کو سروے کے پہلے دن مسجد کے باہر اشتعال انگیز تقریر کی، اور 22 نومبر کو جمعہ کی نماز کے بعد میڈیا سے بات چیت کے دوران بھی اسی طرح کے بیان دیے۔

بھارت کے پاس ۲۰۲۷ رکے آخر تک
۳ رتجارتی چھوٹی لانچ گاڑیاں ہوں گی: پون کے گوئینکا

نئی دہلی: توقع ہے کہ ہندوستان کی نجی خلائی لانچنگ انڈسٹری میں تین چھوٹی لانچ گاڑیوں کے ساتھ نمایاں رفتار حاصل کرنے کی توقع ہے جو 2027 کے آخر تک آپریشنل اور باقاعدہ تجارتی مشنوں کی حمایت کرنے کے قابل ہو جائے گی۔ ایک خصوصی بات چیت میں IN-SPACe کے چیئرمین پون گوئنکا نے کہا کہ سکائی روٹ، ایرو سپیس، اسرو کی سمال سیٹلائٹ لانچ وہیکل (ایس ایس ایل وی) اور اگنی کل کوسموس بھی تجارتی لانچ آپریشنز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ گوینکا نے کہا، 2027 کے آخر تک، یقینی طور پر، ہمارے پاس ایس ایس ایل وی، اگنیکل اور وکرم میں ثابت شدہ چھوٹی لانچ گاڑیوں کی کافی صلاحیت ہوگی تاکہ وہ ان تینوں کے درمیان مہینے میں ایک بار اتنی زیادہ فریکوئنسی پر لانچ کر سکیں۔ رول آؤٹ مراحل میں ہوگا۔ گوئنکا کے مطابق، اسکائی روٹ کیلنڈر سال کے اختتام تک اپنے دوسرے مداری لانچ کو نشانہ بنا رہا ہے۔ یہ مشن کمپنی کے لیے باقاعدہ تجارتی آپریشنز میں منتقلی کی راہ ہموار کرے گا۔" ان کا اگلا منصوبہ اس کیلنڈر سال کے اختتام تک اسی طرح کا ایک اور لانچ کرنا ہے۔ ایک بار جب وہ ایسا کر لیں گے، تو وہ تجارتی سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے خود کو مکمل طور پر قائم کر لیں گے۔ ابتدائی طور پر، اسکائی روٹ کی وکرم لانچ وہیکل تقریباً 350 کلوگرام وزن لے جانے کے قابل ہوگی، جبکہ اس کی لے جانے کی صلاحیت کو بڑھانے پر کام جاری ہے۔ پرائیویٹ لانچ گاڑیوں کے علاوہ، ہندوستان چھوٹی سیٹلائٹ لانچ وہیکل کو بھی تجارتی بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ گوئنکا نے کہا کہ اسرو کے تیار کردہ راکٹ کا پہلا تجارتی لانچ اس سال نومبر میں متوقع ہے۔ رواں مالی سال کے اختتام سے پہلے دوسرا تجارتی مشن شروع ہو سکتا ہے، جس کے بعد ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ، جس نے ایس ایس ایل وی کی پیداوار سنبھال لی ہے، توقع ہے کہ اگلے سال ستمبر کے لگ بھگ گاڑی کو تجارتی طور پر چلانا شروع کر دے گی۔ انہوں نے کہا، ایس ایس ایل وی کی پہلی اسرو کی تعمیر کردہ تجارتی لانچ نومبر میں ہوگی۔ پھر ایچ اے ایل تقریباً ستمبر سے لانچنگ شروع کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا، اور وہ بھی اسکائی روٹ کی طرح کی تال میں آ جائیں گے۔ اگنی کل کے آنے والے سال کے اندر تجارتی لانچ مارکیٹ میں بھی شامل ہونے کی امید ہے۔ گوئنکا نے صحیح تاریخ بتانے سے انکار کر دیا، انہوں نے کہا کہ چنئی میں قائم سٹارٹ اپ تکنیکی ترقی کے آخری مراحل سے گزر رہا ہے اور موجودہ مالی سال کے آخر میں اپنے پہلے مداری لانچ کی کوشش کر سکتا ہے۔ پون گوئینکا کے مطابق، ان-اسپیس نے بھارتی نجی کمپنیوں کو عالمی سطح پر مسابقتی بنانے اور بین الاقوامی صارفین کو راغب کرنے کے لیے ایک پرائس سپورٹ اسکیم (سبسڈی) بھی متعارف کرائی ہے تاکہ عالمی سیٹلائٹ آپریٹرز کو سستی اور قابلِ اعتماد سہولیات مل سکیں۔

USBRL پروجیکٹ وادی کشمیر کو ہمہ موسمی رابطہ فراہم کر رہا ہے
کسانوں اور کاروباری اداروں کے لیے نئی منڈی کے مواقع کھول رہا ہے: اشونی ویشنو

نئی دہلی: وادی کشمیر کو باقی ہندوستان سے کنیکٹیویٹی فراہم کرنے کے لیے ادھم پور-سری نگر-بارہمولہ ریل لنک پروجیکٹ (272 کلومیٹر) شروع کیا گیا ہے۔ یو ایس بی آر ایل پروجیکٹ جموں و کشمیر کے ادھم پور، ریاسی، رامبن، سری نگر، اننت ناگ، پلوامہ، بڈگام اور بارہمولہ کے اضلاع کا احاطہ کرتا ہے۔ یو ایس بی آر ایل منصوبہ آزادی کے بعد ملک میں شروع کیے گئے سب سے مشکل نئے ریلوے لائن منصوبوں میں سے ایک ہے۔ یہ خطہ نوجوان ہمالیہ سے گزرتا ہے، جو ارضیاتی حیرتوں اور بے شمار مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ اس پروجیکٹ میں ریلوے نے جموں و کشمیر کے ضلع ریاسی میں دریائے چناب پر دنیا کا سب سے اونچا ریلوے پل بنایا ہے۔ مشہور چناب پل 1315 میٹر لمبا ہے جس کا محراب 467 میٹر اور اونچائی 359 میٹر ہے۔ اس پروجیکٹ میں انجی کھڈ پر ہندوستانی ریلوے کا پہلا کیبل اسٹیڈ پل تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ 473 میٹر لمبا غیر متناسب کیبل اسٹیڈ پل ہے جس میں 193 میٹر اونچائی کے سنگل پائلن کے ساتھ الٹی شکل ہے۔ یہ معلومات ریلوے، اطلاعات و نشریات اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر جناب اشونی ویشنو نے آج راجیہ سبھا میں ایک سوال کے جواب میں فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ ریل رابطہ فراہم کرنے کے علاوہ، تقریباً 215 کلومیٹر (بشمول ایک سرنگ اور 320 پل) سڑکیں بنائی گئی ہیں جنہیں مقامی آبادی استعمال کرتی ہے۔ پورے ریل پروجیکٹ کو سرنگوں اور کھلے اسٹریچ میں اوور ہیڈ کنڈکٹر سسٹم کا استعمال کرتے ہوئے برقی بنایا جاتا ہے۔ باقی ہندوستانی ریلوے نیٹ ورک کے ساتھ وادی کے حصے کے ہمہ موسمی، قابل اعتماد اور آرام دہ ریل رابطے کے ساتھ، سیاحت کو بڑا فروغ ملے گا۔ پروجیکٹ کے شروع ہونے کے بعد کٹرا اور سری نگر کے درمیان سفر کا وقت صرف 3 گھنٹے رہ گیا ہے۔ یو ایس بی آر ایل پروجیکٹ نے خطے میں کافی سماجی و اقتصادی شراکت کی ہے۔ ریلوے نیٹ ورک کے ساتھ یو ایس بی آر ایل پروجیکٹ کے انضمام سے خام مال اور تیار سامان کی نقل و حمل میں سہولت ہوئی ہے، جس سے خطے میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی ترقی میں مدد ملی ہے۔ کسان اور مقامی کاروبار اب اپنی نمایاں کشمیری مصنوعات جیسے سیب، خشک میوہ جات، پشمینہ شال اور دستکاری کو خطے سے باہر فروخت کرنے کے قابل ہو گئے ہیں، جو بڑی منڈیوں تک رسائی فراہم کرتے ہیں اور معاشی تنوع کو فروغ دیتے ہیں۔

بھارت میں ڈیجیٹل ادائیگیوں سے ڈیجیٹل خوشحالی کی طرف بڑھے کا وقت آگیا ہے

ہندوستان نے مالیاتی شمولیت کو کافی حد تک ترقی دی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کو مالیاتی طاقت سے بااختیار بنانے کیلئے آگے بڑھایا جائے

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج مشاہدہ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے شروع کیے گئے جن دھن یوجنا جیسے پروگراموں کے نتیجے میں، ہندوستان نے مالیاتی شمولیت کو کافی حد تک ترقی دی ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کو مالیاتی طاقت سے بااختیار بنانے کے لیے آگے بڑھایا جائے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کو ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں سے چلنے والا ایک ذہین، محفوظ اور بھروسہ مند مالیاتی ماحولیاتی نظام بنانا چاہیے، یہ بتاتے ہوئے کہ ملک کی فن ٹیک ترقی کے اگلے مرحلے کو مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجیز، سائبر سیکیورٹی، بلاک چین اور قابل اعتماد ڈیجیٹل اختراعات سے تشکیل دیا جائے گا۔ نئی دہلی میں تیسرے انڈیا انٹرنیشنل فن ٹیک فیسٹیول سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کا فن ٹیک سیکٹر بینکنگ سیکٹر، مالیاتی اداروں، ٹیکنالوجی کمپنیوں اور اسٹارٹ اپس کے درمیان قریبی تعاون کے ذریعے ملک کی اقتصادی تبدیلی کے ایک اہم ڈرائیور کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ یہ باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر، جو مضبوط پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے تعاون یافتہ ہے، ہندوستان کے تیزی سے پھیلتے ہوئے اختراعی ماحولیاتی نظام کی بنیاد بن گیا ہے۔ مالیاتی خدمات کے مستقبل کی تشکیل میں فرنٹیئر ٹیکنالوجیز کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ اگلی نسل کے فن ٹیک سلوشنز کو مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، سائبر سیکیورٹی، کوانٹم ٹیکنالوجیز اور بلاک چین پر تیزی سے توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مستقبل ذمہ دار مصنوعی ذہانت اور قابل اعتماد اختراع کا ہے، جو محفوظ، لچکدار اور شہریوں پر مبنی مالیاتی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہندوستان کی تکنیکی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ نیشنل کوانٹم مشن نے ملک کو ان ممالک کے منتخب گروپ میں شامل کیا ہے جو چار عمودی حصوں یعنی کوانٹم کمپیوٹنگ، کوانٹم کمیونیکیشن، کوانٹم سینسنگ اور کوانٹم مواد میں کوانٹم ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مشن نے دس سالوں میں 2,000 کلومیٹر محفوظ کوانٹم کمیونیکیشن قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا، ہندوستان نے پہلے ہی صرف تین سالوں میں 1,000 کلومیٹر سے زیادہ کا فاصلہ حاصل کر لیا ہے، جو کہ منصوبہ بند ٹائم لائن سے بہت پہلے پیشرفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ انہوں نے انڈیا اے آئی مشن کو ملک کے ابھرتے ہوئے ٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام کی حمایت کرنے والی ایک اور بڑی پہل کے طور پر بھی حوالہ دیا۔ وزیر موصوف نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان برسوں بعد ان کی پیروی کرنے کے بجائے حقیقی وقت میں عالمی تکنیکی ترقیات سے تیزی سے میل کھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سٹریٹجک شعبوں جیسے کہ خلا اور حال ہی میں جوہری شعبے کو نجی شراکت داری کے لیے کھولنا ایک باہمی تعاون کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے جو جدت کو تیز کر رہا ہے اور ٹیکنالوجی کی قیادت میں اقتصادی ترقی کے مواقع کو بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی خلائی معیشت، جس کی فی الحال قیمت تقریباً 9 بلین امریکی ڈالر ہے، دہائی کے اختتام سے پہلے 45 بلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔

بھارت کو مالیاتی شعبے میں مصنوعی ذہانت کی حفاظت کے لئے ایک فعال نقطہ نظر اپنانے کی ضرورت۔ ناگیشورن

نئی دہلی: ہندوستان کو مالیاتی شعبے میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی حفاظت کے لئے ایک فعال نقطہ نظر اپنانے کی ضرورت ہے کیونکہ ٹیکنالوجی کو وسیع پیمانے پر قبولیت اصل ہو رہی ہے۔ یہاں ایسوچیم انڈیا انٹرنیشنل فنٹیک فیسٹیول 2026 سے خطاب کرتے ہوئے چیف اکنامک ایڈوائزر (سی ای اے) وی اننتھا ناگیشورن نے جمعہ کو کہا کہ AI میں کریڈٹ اسیسمنٹ کو بہتر بنا کر، ابتدائی مرحلے میں مالی دباؤ کی نشاندہی کرنے اور رسک مینجمنٹ کو بڑھا کر فنٹیک ایکو سسٹم کو نمایاں طور پر مضبوط کرنے کی صلاحیت ہے۔ انہوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ پالیسی سازوں اور فرموں کے پاس اصلاحی اقدام کرنے سے پہلے خطرات کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کرنے کی عیش و عشرت نہیں ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر فنٹیک کے نقطہ نظر سے بات کرتے ہوئے، AI صنعت کی مختلف فرموں کو کریڈٹ کی اہلیت کا بہت بہتر تجزیہ کرنے میں مدد کرنے والا ہے اور اس سے بہت پہلے خطرات اور تناؤ کو جھنجھوڑتا ہے۔ تاہم، انہوں نے متنبہ کیا کہ اے آئی ایجنٹس کی خود مختاری سے کام کرنے کی حالیہ مثالوں نے اس کے پیداواری فوائد کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی کی حفاظت اور حفاظت پر توجہ دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ہم عام طور پر خطرات پر اس وقت تک توجہ نہیں دیتے جب تک وہ حقیقت نہیں بن جاتے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے پاس وقت کی عیش و عشرت ہوگی، خاص طور پر مالیاتی شعبے میں، بعد میں ردعمل ظاہر کرنے کے لیے۔ ہمیں AI کی حفاظت اور حفاظت کے پہلو پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔

بھارت اور جاپان نے دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

ٹوکیو: ہندوستان اور جاپان نے جمعہ کو دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر بات چیت کی۔ یہ بات چیت جاپان میں ہندوستان کی سفیر ناگما ملک اور جاپانی وزیر دفاع کے درمیان ملاقات کے دوران ہوئی۔ جاپان میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ "سفیر ملک نے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی سے ایک شائستہ ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ کوئزومی نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان دفاعی تعاون دونوں ممالک اور خطے اور دنیا کے امن و استحکام کے لیے ضروری ہے۔ غور طلب ہے کہ 7 اگست کو، وزیر دفاع کوئزومی نے جاپان میں ہندوستانی سفیر ملک سے ایک بشکریہ ملاقات کی۔ جاپان اور ہندوستان کے درمیان دفاعی تعاون جو کہ ہند بحرالکاہل پر مبنی ہے، نہ صرف دونوں ممالک کے لیے بلکہ خطے اور دنیا کے امن و استحکام کے لیے بھی ضروری ہے۔ وزارت دفاع اور سیلف ڈیفنس فورسز نے لکھا، جاپان اور ہندوستان کی وزارت دفاع کے درمیان تعاون کو مزید گہرا کرے گا۔ 16 جولائی کو، کوئزومی نے سفیر ملک کی رہائش گاہ پر ایک استقبالیہ میں شرکت کی، جس میں دونوں فریقوں نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات کو مضبوط کرنے کا عہد کیا۔ 13 جولائی کو، ہندوستان اور جاپان نے ٹوکیو میں 8ویں دفاعی پالیسی ڈائیلاگ کا انعقاد کیا اور ابھرتے ہوئے ڈومینز میں تعاون کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے علاقائی اور عالمی سلامتی کے مسائل پر ہندوستان اور جاپان کے درمیان بڑھتے ہوئے ہم آہنگی پر بھی اطمینان کا اظہار کیا اور ہند-بحرالکاہل میں قریبی کام جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ دونوں ممالک نے ایک آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی ہند-بحرالکاہل خطہ کو فروغ دینے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

نئے تجارتی معاہدے اروناچل کے کسانوں کو

عالمی منڈیوں سے جوڑنے میں مددگار ثابت ہوں گے: پیوش گوئل

نئی دہلی: ہندوستان کے حالیہ تجارتی معاہدوں سے اروناچل پردیش میں کسانوں، دھاتوں کے پروڈیوسروں اور مینوفیکچررز کے لیے عالمی منڈی کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے جمعہ کو کہا جبکہ حکومت شمال مشرقی ریاست کے پروڈیوسروں کو بین الاقوامی منڈیوں سے جوڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ریاست کے لیے تجارتی معاہدوں کے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک کے ممکنہ فوائد کو اجاگر کرتے ہوئے، گوئل نے کہا وزیر اعظم نریندر مودی جی کے تحت دستخط کیے گئے 9 نئے تجارتی معاہدوں کی بدولت اروناچل پردیش کے کسانوں، دھاتوں کے پروڈیوسروں، اور مینوفیکچررز کو عالمی منڈیوں تک براہ راست لائن مل گئی ہے۔ سرحدی ریاست اب بھارت کی ترقی کی کہانی کے فرنٹ لائن پر ہے۔ تجارت اور صنعت کی وزارت کے مطابق، بھارت نے حالیہ برسوں میں اپنے تجارتی معاہدوں کے نیٹ ورک کو بڑھایا ہے، جس میں 38 ممالک پر محیط نو معاہدے ہیں۔ ان میں ماریشس، متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، چار رکنی یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (ای ایف ٹی اے(، برطانیہ، عمان، نیوزی لینڈ اور یورپی یونین کے ساتھ تجارتی معاہدے کے ساتھ ساتھ امریکہ کے ساتھ ایک عبوری تجارتی معاہدے کا فریم ورک بھی شامل ہے۔ معاہدوں کا مقصد ہندوستانی برآمد کنندگان کو کم ٹیرف اور کم تجارتی رکاوٹوں کے ذریعے بڑی عالمی منڈیوں تک ترجیحی رسائی فراہم کرنا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اس کے توسیعی ایف ٹی اے نیٹ ورک کا مقصد بدلتے ہوئے عالمی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی حالات کے درمیان برآمدی منڈیوں کو متنوع بنانے میں بھی مدد کرنا ہے۔ اروناچل پردیش کے لیے، زراعت اور باغبانی ان شعبوں میں سے ہیں جن میں برآمد کی قابل قدر صلاحیت ہے۔ ریاست کی 70 فیصد سے زیادہ آبادی کا انحصار کاشتکاری پر ہے، جب کہ کیوی، اروناچل اورنج اور آدی کیکر ادرک جیسی مصنوعات کو حکومت نے ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زیادہ مسابقتی بننے کی صلاحیت والی مصنوعات کے طور پر شناخت کیا ہے۔ اروناچل پردیش ہندوستان کی سب سے بڑی کیوی پیدا کرنے والی ریاست بھی ہے، جو ملک کی نصف سے زیادہ پیداوار کا حصہ ہے۔ مرکز ریاست کی کیوی ویلیو چین کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہا ہے جس میں کولڈ چین اور پوسٹ ہارویسٹ انفراسٹرکچر، پروسیسنگ، برانڈنگ، ٹریس ایبلٹی اور برآمدات شامل ہیں۔

بھارت اور بھوٹان نے دو طرفہ
پاور سیکٹر تعاون کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: پاور اور ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے آج بھوٹان کے توانائی اور قدرتی وسائل کے وزیر لیونپو جیم شیرنگ سے نئی دہلی میں ملاقات کی۔ میٹنگ نے پاور سیکٹر میں ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان خصوصی اور پائیدار شراکت داری کی توثیق کی، جو دونوں ممالک کے درمیان قریبی دو طرفہ تعلقات کا سنگ بنیاد رہا ہے۔ وزراء نے جاری تعاون کی پیشرفت کا جائزہ لیا اور توانائی کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں وزراء نے پن بجلی کی ترقی، سرحد پار بجلی کی تجارت، ٹرانسمیشن کنیکٹیویٹی، قابل تجدید توانائی، ادارہ جاتی تعاون اور صلاحیت کی تعمیر پر وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ انہوں نے دو طرفہ ادارہ جاتی میکانزم کے تحت ہونے والی پیشرفت کا بھی جائزہ لیا تاکہ بجلی کے شعبے میں باقاعدہ شمولیت اور تعاون کو بڑھایا جا سکے۔ جن اہم ہائیڈرو پاور پراجیکٹس پر بات کی گئی ان میں پناتسانگچھو-I، پناتسانگچھو-II، سنکوش اور چکھا شامل تھے۔ پائیدار ترقی اور علاقائی توانائی کی سلامتی کو فروغ دینے میں توانائی کے تعاون کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، دونوں فریقوں نے مسلسل بات چیت، قریبی رابطہ کاری اور باہمی فائدہ مند اقدامات کے بروقت نفاذ کے ذریعے تعاون کو مزید گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ شری منوہر لال نے پاور سیکٹر میں دیرینہ ہندوستان-بھوٹان شراکت داری کی حمایت کے لئے ہندوستان کے ثابت قدم عزم کا اعادہ کیا۔ ایچ ای لیونپو جیم شیرنگ نے ہندوستان کی مسلسل حمایت کی تعریف کی اور توانائی کی شراکت کو مزید وسعت دینے کے لیے بھوٹان کے عزم سے آگاہ کیا۔ میٹنگ ایک مثبت نوٹ پر اختتام پذیر ہوئی، دونوں وزراء نے دو طرفہ توانائی تعاون میں حاصل ہونے والی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور دونوں ممالک کے فائدے کے لیے ہندوستان-بھوٹان شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے مشترکہ عزم کی توثیق کی۔ بھارت اور بھوٹان نے پاور سیکٹر بالخصوص ہائیڈرو پاور (پن بجلی) کے شعبے میں اپنے دیرینہ اور باہمی طور پر فائدہ مند دو طرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان یہ شراکت داری توانائی کی حفاظت کو یقینی بنانے، کلین انرجی کی فراہمی اور اقتصادی روابط کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

بھارت اور چین نے ۳۶ رویں ڈبلیو ایم سی سی بات چیت کی

نئی دہلی: وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان اور چین نے 6 اگست کو نئی دہلی میں ہندوستان-چین سرحدی امور پر مشاورت اور رابطہ کاری کے ورکنگ میکانزم کی 36 ویں میٹنگ کی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری (مشرقی ایشیا) سوجیت گھوش نے کی جبکہ چینی وفد کی قیادت چینی وزارت خارجہ کے سرحدی اور سمندری امور کے محکمے کے ڈائریکٹر جنرل ہو یانچی نے کی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں فریقوں نے کھل کر بات چیت کی اور لائن آف ایکچوئل کنٹرول کے ساتھ صورتحال کا جائزہ لیا۔ دونوں اطراف نے اس بات پر زور دیا کہ سرحدی علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنا دو طرفہ تعلقات کی مجموعی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ دونوں فریقوں نے موجودہ سفارتی اور فوجی چینلز کا استعمال جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ خصوصی نمائندوں کے 24 ویں دور کے مذاکرات کے نتائج کی پیروی کے طور پر، دونوں فریقوں نے سرحدی حد بندی، سرحدی انتظام، میکانزم کی تعمیر اور سرحد پار تعاون سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ بیان کے مطابق، ہندوستانی فریق نے سرحد پار دریاؤں پر ماہرین کی سطح کے میکانزم کی اگلی میٹنگ جلد بلانے کی ضرورت کو دہرایا اور اپ اسٹریم پروجیکٹس پر تکنیکی تفصیلات کا اشتراک کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

بھارت کی طبی آلات کی صنعت ۲۰۴۷ رتک ۲۵۰ ربلین ڈالر تک پہنچنے کا تخمینہ ہے

آئی ای اے کے سربراہ فاتح بیرول نے کہا کہ "موجودہ حالات ماضی میں 2 بار آنے والے تیل کے بحرانوں کی ملی جلی شکل اختیار کر چکے ہیں

نئی دہلی: ہندوستان کی طبی آلات کی صنعت 2047 تک 250 بلین ڈالر کے متوقع مارکیٹ سائز کے ساتھ ایک عالمی پاور ہاؤس کے طور پر ابھرنے کی توقع ہے، ہندوستانی صحت کی دیکھ بھال میں طبی آلات کی خدمت اور دیکھ بھال کے بارے میں فکی۔ ڈی یو اے کنسلٹنگ وائٹ پیپر 'ایک محفوظ، بھروسہ مند اور پائیدار طبی آلات رکھ رکھاؤ کی جانب' کے افتتاحی سیشن کے دوران جاری کیا گیا۔ انڈیا میڈیکل ڈیوائس 2026 کے ایڈیشن، جس کا اہتمام محکمہ فارماسیوٹیکل نے فکی کے تعاون سے کیا ہے، آج یہاں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کا طبی آلات کا شعبہ، جس کی قیمت فی الحال تقریباً 14 بلین ڈالر ہے، اس دہائی کے اندر 30-50 بلین ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے، اور 2047 تک 250 بلین ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔ مینوفیکچرنگ، اور ملک کا عالمی میڈ ٹیک مرکز بننے کا عزائم تیزی سے ترقی کرنے کا امکان ہے۔ وائٹ پیپر کے مطابق، ہندوستان نے پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (PLI) اسکیم اور میڈیکل ڈیوائسز کی صنعت کی اسکیم کو مضبوط بنانے جیسے اقدامات کے ذریعے اہم پیش رفت کی ہے، جس سے گھریلو مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا ہے اور ہندوستان کی عالمی مسابقت میں بہتری آئی ہے۔ تاہم، رپورٹ میں زور دیا گیا ہے کہ اس شعبے کی مسلسل ترقی کا انحصار نہ صرف مینوفیکچرنگ پر ہوگا بلکہ طبی آلات کی سروسنگ، دیکھ بھال، کیلیبریشن اور لائف سائیکل مینجمنٹ کے لیے عالمی معیار کا ایکو سسٹم بنانے پر بھی ہوگا۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ طبی آلات آج جدید صحت کی دیکھ بھال کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، جو بروقت تشخیص، ہنگامی ردعمل، سرجریوں اور جدید علاج میں معاون ہیں۔ اس کا استدلال ہے کہ ان ٹیکنالوجیز کی قدر پروکیورمنٹ سے آگے بڑھی ہوئی ہے اور ان کی آپریشنل لائف سائیکل کے دوران قابل اعتماد سروسنگ پر منحصر ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مناسب دیکھ بھال، مریض کی حفاظت کو بہتر بناتی ہے، طبی تاثیر کو بڑھاتی ہے، آلات کا وقت کم کرتی ہے، سامان کی زندگی کو بڑھاتی ہے اور صحت کی دیکھ بھال میں سرمایہ کاری کو بہتر بناتی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے، وائٹ پیپر میں سنٹرل ڈرگ اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن ڈیوائس کی درجہ بندی کے نظام میں لنگر انداز ہائبرڈ مینٹیننس فریم ورک کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ آلہ کے خطرے کے زمرے پر مبنی دیکھ بھال کے پروٹوکول کی سفارش کرتا ہے، سروس انجینئرز کیلئے ایک قومی سرٹیفیکیشن فن تعمیر کی تخلیق، تکنیکی تربیت کو مضبوط بنانے، تجارتی ماڈل کی جدت کی حوصلہ افزائی، اور مالیاتی فریم ورک کو معقولیت کے مطابق دیکھ بھال کے طریقوں کو فروغ دینے کیلئے۔ رپورٹ میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کو وسیع تر اپنانے کی بھی وکالت کی گئی ہے۔ رپورٹ میں ایک محفوظ، شفاف اور پائیدار طبی آلات کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام کی تشکیل کے لیے ایک جامع روڈ میپ پیش کیا گیا ہے۔ ۲۰۴۷ء کا وژن (وکست بھارت): ملکی اور عالمی مانگ میں اضافے کی بدولت یہ حجم ۲۵۰ ربلین ڈالر تک جا پہنچے گا۔ بھارتی مصنوعات کا عالمی مارکیٹ شیئر موجودہ ۲ فیصد سے بڑھ کر ۱۷ فیصد ہونے کا امکان ہے۔

این ٹی اے کے اپنے ماہرین نے پیسوں کیلئے کرایا

نیٹ-یوجی پیپر لیک: سی بی آئی کی چارج شیٹ میں دعویٰ

نئی دہلی: نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی کی چارج شیٹ میں کئی اہم انکشافات کیے گئے ہیں۔ جانچ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ یہ کوئی معمولی پیپر لیک نہیں تھا بلکہ کئی ریاستوں میں پھیلا ایک منظم نیٹ ورک تھا۔ اس معاملے میں سی بی آئی نے 13 لوگوں کو نامزد کیا ہے، جن میں این ٹی اے کے تین مضامین کے ماہرین بھی شامل ہیں۔ نیٹ انڈر گریجویٹ (یو جی) 2026 کے مبینہ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی (سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن) اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ ایک منظم، کئی ریاستوں سے جڑے مجرمانہ سازش کا نتیجہ تھا، جس میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے مضامین کے ماہرین نے مبینہ طور پر امتحان کے خفیہ سوالنامے لیک کیے۔ ان سوالوں کو کوچنگ سینٹر چلانے والوں اور دلالوں کے نیٹ ورک کے ذریعے بھاری رقم کے عوض میں امیدواروں تک پہنچایا گیا۔ نیو انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، سی بی آئی نے راؤز ایونیو واقع اسپیشل سی بی آئی کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی ہے، جس میں 13 لوگوں کے نام شامل ہیں۔ ان میں این ٹی اے کی جانب سے مقرر کردہ تین مضامین کے ماہرین، کوچنگ چلانے والے، دلال اور امیدوار شامل ہیں۔ تمام لوگوں کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، پریوینشن آف کرپشن ایکٹ اینڈ پبلک اگزامینیشنز (پریوینشن آف ان فیئر مینز) ایکٹ، 2024 کے تحت الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ چارج شیٹ کے مطابق، سازش کی شروعات این ٹی اے کے تین مضامین کے ماہرین نباتیات (باٹنی) کی ماہر منیشا گوروناتھ منڈارے (اے-1)، کیمیا (کیمسٹری) کے ماہر پرہلاد وٹھل راؤ کلکرنی (اے-2) اور طبعیات (فزکس) کی ماہر منیشا سنجے ہولدار (اے-3) سے ہوئی۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ ان تینوں نے اپنے سرکاری عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے امتحان سے پہلے نیٹ-یو جی 2026 کے خفیہ سوالنامے تک غیر مجاز رسائی حاصل کی اور انہیں سنڈیکیٹ کے ارکان کے ساتھ شیئر کیا۔ سی بی آئی کا ماننا ہے کہ اس کے بعد لیک کیے گئے پیپر تیجس شاہ (اے 4)، شیوراج موٹے گاؤنکر (اے-5)، ڈاکٹر منوج شیرورے (اے-6)، منیشا سنجے واگھمارے (اے-7)، دھننجے لوکھنڈے (اے-8)، شبھم مدھوکر کھیرنار (اے-9)، لیش یادو (اے-9)، منگلی لال بیوال (اے-11)، دنیش بیوال (اے-12) اور وکاس بیوال (اے-13) کے توسط سے ایک منظم نیٹ ورک کے ذریعے آگے پہنچائے گئے۔ الزام ہے کہ ان تمام لوگوں نے سوالنامے کی ترسیل اور ادائیگیوں کے انتظام میں مختلف کردار ادا کیے۔ جانچ میں پتہ چلا ہے کہ امتحان سے کئی دن پہلے خفیہ سوالنامے پی ڈی ایف اور تصویری فارمیٹ میں ٹیلی گرام اور وہاٹس ایپ جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے شیئر کیے گئے۔ سی بی آئی کے مطابق، ضبط کیے گئے موبائل فون، پین ڈرائیوز اور دیگر الکٹرانک آلات کی فرانزک جانچ میں ایسے ڈیجیٹل شواہد ملے ہیں، جن سے کئی ملزموں کے درمیان لیک شدہ سوالنامے کے تبادلے کی تصدیق ہوئی ہے۔ ایجنسی نے سوالنامے کے مبینہ پھیلاؤ کی پوری کڑی کو دوبارہ ترتیب دیا ہے۔ اس کے مطابق، منگلی لال بیوال (اے-11) کو لیش یادو (اے-10) کی جانب سے ٹیلی گرام کے ذریعے سوال موصول ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ اس سودے کی ضمانت کے طور پر منگلی لال بیوال نے لیش یادو کے ایک ساتھی کو اپنی دسویں اور بارہویں جماعت کی اصل مارک شیٹ اور دستخط شدہ خالی چیک حوالے کیے تھے۔ چارج شیٹ کے مطابق، یہ دستاویز بعد میں تلاشی کے دوران برآمد ہوئے۔ تفتیش کاروں کا یہ بھی الزام ہے کہ لیش یادو کو لیک پیپر ناسک کے ملزم شبھم مدھوکر کھیرنار (اے-9) سے ملے تھے۔ لیش یادو کے موبائل فون کی فرانزک جانچ میں اپی بروکر کے نام سے محفوظ ایک رابطے، جسے کھیرنار بتایا گیا ہے، کے ساتھ ہوئی چیٹ اور نیٹ کے لیک سوال پر مشتمل پی ڈی ایف فائلیں ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ سی بی آئی کے مطابق، کھیرنار نے دھننجے لوکھنڈے (اے-8) سے مبینہ طور پر 25 لاکھ روپے میں لیک پرچے حاصل کیے۔ پوچھ گچھ کے دوران کھیرنار نے اس مالی لین دین کی جانکاری دی تھی۔ جانچ میں آگے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ لوکھنڈے کو یہ لیک پرچے منیشا سنجے واگھمارے (اے-7) سے ملے، جنھوں نے مبینہ طور پر مڈل مین کے ذریعے سوالنامے کی ہارڈ کاپی فراہم کرائی۔ واگھمارے کے گھر کی تلاشی کے دوران ایک موبائل فون برآمد ہوا، جس میں 'نیٹ-2026' کے نام سے وہاٹس ایپ گروپ ملا۔ ایجنسی اسے ایک اہم ثبوت مان رہی ہے۔ چارج شیٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ واگھمارے کا رابطہ این ٹی اے کے کیمسٹری ماہر پرہلاد کلکرنی (اے-2) سے تھا، جنھوں نے نیٹ-یو جی 2026 کے کیمسٹری کے سوالنامے کا مراٹھی سے انگریزی میں بیک ٹرانسلیشن کیا تھا۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ واگھمارے نے منڈارے اور کلکرنی سے متعارف کروائے گئے طلبہ کے توسط سے باٹنی اور کیمسٹری کے لیک سوال حاصل کیے۔ ایجنسی نے جانچ کے دوران امیدواروں کے بیان بھی چارج شیٹ میں شامل کیے ہیں۔ ان کے مطابق، ایک امیدوار اور اس کے والد کو مبینہ طور پر 4 لاکھ روپے میں نیٹ-یو جی 2026 کے سوالنامے فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ این ٹی اے کے ایک مضامین کے ماہر کی جانب سے کوچنگ اور آف لائن ریویژن کلاسز فراہم کرنے کی بھی پیشکش کی گئی تھی۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ یہ تمام سرگرمیاں 2025 کے آخری مہینوں اور 2026 کے آغاز میں ایک وسیع سازش کے تحت انجام دی گئیں۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ الکٹرانک آلات کی فرانزک جانچ، برآمد دستاویز، چیٹ ریکارڈ اور گواہوں کے بیان اجتماعی طور پر اس مبینہ مجرمانہ سازش، سرکاری اہلکاروں کی جانب سے اختیارات کے ناجائز استعمال اور نیٹ-یو جی 2026 کے امتحان سے پہلے امتحان سے متعلق خفیہ مواد کی غیر قانونی ترسیل کو ثابت کرتے ہیں۔

سرحدی علاقوں میں ریلوے نیٹ ورک مضبوط بنانے کیلئے بھارت کا تقریباً ۵٫۴ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا منصوبہ

نئی دہلی: بھارت چین، پاکستان اور بنگلہ دیش سے متصل سرحدی علاقوں میں ریلوے انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کے لیے تقریباً 450 ارب روپے، یعنی 4.7 ارب ڈالر، کی سرمایہ کاری کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ منصوبے کے تحت آئندہ 18 سے 24 ماہ کے دوران پنجاب، مغربی بنگال، ہماچل پردیش، راجستھان، آسام اور شمال مشرقی ریاستوں میں نئی ریلوے لائنیں اور پلیٹ فارم تعمیر کیے جائیں گے، جبکہ موجودہ ریلوے نیٹ ورک کو بھی مزید مضبوط کیا جائے گا۔ سرحدی ریاستوں کے لیے یہ منصوبہ آئندہ دو برسوں میں ریلوے انفراسٹرکچر پر مجوزہ مجموعی اخراجات کا تقریباً 22 فیصد ہوگا، جو اس منصوبے کے بڑے پیمانے اور اسٹریٹجک اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ نئے ریلوے انفراسٹرکچر سے عام شہریوں کے لیے رابطے اور نقل وحمل کی سہولت بہتر ہونے کے ساتھ دفاعی اور لاجسٹک ضروریات کو بھی تقویت ملے گی۔ اس سے طویل عرصے سے نسبتاً کم ترقی یافتہ سرحدی علاقوں میں معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملنے کی توقع ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت کے شمال مشرقی خطے میں تقریباً 1,700 کلومیٹر نئی ریلوے لائنیں شامل کی جا چکی ہیں۔ نیا منصوبہ سرحدی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کو تیزی سے بہتر بنانے کی اسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔

بھارت کی خاموش خلائی سفارت کاری ٹیکنالوجی کو عالمی تعلقات کی نئی طاقت میں تبدیل کردیا

بھارت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران خلائی ٹیکنالوجی کو اپنی خارجہ پالیسی کے ایک مؤثر مگر نسبتاً خاموش سفارتی ہتھیار میں تبدیل کر دیا ہے

نئی دہلی: بھارت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران خلائی ٹیکنالوجی کو اپنی خارجہ پالیسی کے ایک مؤثر مگر نسبتاً خاموش سفارتی ہتھیار میں تبدیل کر دیا ہے۔ سیٹلائٹ خدمات، قدرتی آفات کی نگرانی، سمندری وسائل کی معلومات اور مواصلاتی سہولتوں کے ذریعے بھارت مختلف ممالک کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کر رہا ہے جن کی بنیاد بڑے قرضوں یا سخت شرائط کے بجائے عملی تعاون پر ہے۔ جون 2026 میں بھارت اور سیشلز کے درمیان خلائی تعاون کا معاہدہ اسی حکمت عملی کی تازہ مثال ہے۔ اس معاہدے میں سمندروں کی نگرانی، میرین سائنس اور ساحلی انتظام جیسے شعبوں میں تعاون شامل ہے۔ بظاہر یہ ایک تکنیکی معاہدہ ہے، لیکن گزشتہ ایک دہائی کے بھارتی اقدامات کو دیکھا جائے تو یہ خلائی سفارت کاری کی ایک وسیع حکمت عملی کا حصہ دکھائی دیتا ہے۔ اس حکمت عملی کی نمایاں بنیاد مئی 2017 میں جنوبی ایشیا سیٹلائٹ کے آغاز کے ساتھ رکھی گئی تھی۔ بھارت نے اس منصوبے کے ذریعے پڑوسی ممالک کو ٹیلی میڈیسن، ٹیلی ایجوکیشن، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور نشریاتی خدمات فراہم کرنے کی پیشکش کی۔ بھوٹان، نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ اور افغانستان اس منصوبے میں شامل ہوئے، جبکہ پاکستان نے اس میں شرکت نہیں کی۔ اس کے بعد بھارت نے بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال، سری لنکا اور مالدیپ سمیت مختلف ممالک میں زمینی سیٹلائٹ اسٹیشنوں اور خلائی تعاون کے منصوبوں کو آگے بڑھایا۔ بھوٹان میں گراؤنڈ اسٹیشن قائم کیا گیا جبکہ فجی اور ویتنام جیسے ممالک کے ساتھ بھی اس نوعیت کے تعاون پر پیش رفت ہوئی۔ بھارت کی خلائی سفارت کاری اس کی وسیع تر سافٹ پاور حکمت عملی سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ یوگا، بدھ ثقافتی ورثے اور بیرون ملک بھارتی برادری کے ساتھ روابط کے بعد خلائی ٹیکنالوجی ایک ایسا ذریعہ بن کر سامنے آئی ہے جسے جغرافیہ، مذہب یا ثقافتی وابستگی سے قطع نظر تقریباً ہر ملک کے ساتھ تعاون کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ حکمت عملی چین کے بڑے بنیادی ڈھانچے اور قرض پر مبنی منصوبوں سے مختلف سمجھی جاتی ہے۔ بھارت فوری طور پر بڑا اسٹریٹجک اثر حاصل نہ بھی کرے تو سیٹلائٹ خدمات اور تکنیکی تعاون کے ذریعے مقامی سطح پر مخالفت پیدا کیے بغیر طویل مدتی خیرسگالی حاصل کر سکتا ہے۔ بحرالکاہل کے جزائر اور بحر ہند کے ممالک میں بھارت کے لیے اس حکمت عملی کی اہمیت مزید بڑھ رہی ہے۔ ماہی گیری کی نگرانی، سمندری سلامتی، طوفانوں کی پیش گوئی اور قدرتی آفات سے نمٹنے جیسے شعبوں میں بھارتی خلائی صلاحیتیں چھوٹے ممالک کے لیے براہ راست فائدہ فراہم کر سکتی ہیں۔ بھارت کا تکنیکی ڈھانچہ بھی تیزی سے وسیع ہو رہا ہے۔ جولائی 2026 میں نجی خلائی کمپنی اسکائی روٹ ایرو اسپیس نے ملک کا پہلا نجی مداری لانچ مکمل کیا۔ اس پیش رفت سے توقع ہے کہ آنے والے برسوں میں نجی شعبہ بھی بھارت کی خلائی سفارت کاری کو مزید وسعت دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ بھارت اب تک 61 ممالک اور پانچ کثیرالجہتی تنظیموں کے ساتھ خلائی تعاون کے معاہدے کر چکا ہے۔ ماہرین کے مطابق گزشتہ دہائی نے بھارت کی تکنیکی صلاحیت ثابت کی، جبکہ آنے والی دہائی یہ طے کر سکتی ہے کہ نئی دہلی اس صلاحیت کو عالمی سفارت کاری اور اسٹریٹجک اثر و رسوخ میں کس حد تک تبدیل کرتا ہے۔ بھارت نے اگنی 4 بیلسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا۔

بھارت کی بندرگاہ کی توسیع کے لیے

ٹیکنالوجی پر مبنی میری ٹائم سیکیورٹی کلید: سربانند سونووال

نئی دہلی: بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے ہندوستان کے بحری سلامتی کے فن تعمیر میں ٹیکنالوجی پر مبنی تبدیلی پر زور دیا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملک کی بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع اور عالمی تجارت میں بڑھتے ہوئے کردار کے لیے ایک مضبوط اور زیادہ لچکدار سیکورٹی فریم ورک کی ضرورت ہے۔ نئی دہلی میں دوسری نیشنل پورٹ سیکیورٹی کانفرنس 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، سونووال نے کہا کہ بندرگاہوں کو اب صرف کارگو ہینڈلنگ کی صلاحیت اور آپریشنل کارکردگی کی بنیاد پر نہیں جانچنا چاہیے، بلکہ سائبر حملوں، ڈرون حملوں اور عالمی سپلائی چینز میں کمزوریوں سمیت ابھرتے ہوئے خطرات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میری ٹائم سیکورٹی آپریشنل تشویش کے بجائے ایک سٹریٹجک ضروری بن گئی ہے۔ وزیر نے مرچنٹ شپنگ ایکٹ 2025 کے تحت مجوزہ بیورو آف پورٹ سیکیورٹی کے قیام کے حکومتی منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ مجوزہ باڈی کا مقصد ریگولیٹری نگرانی، پورٹ سیکیورٹی پروٹوکول کی معیاری کاری اور میری ٹائم ایجنسیوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی کے لیے ایک وقف ادارہ جاتی طریقہ کار کے طور پر کام کرنا ہے۔ میری ٹائم سیکٹر میں ڈیجیٹل تبدیلی کے کردار پر زور دیتے ہوئے، سونووال نے کہا کہ امی سمندر، میری ٹائم سنگل ونڈو اور ون نیشن ون پورٹ پروسیس جیسے اقدامات ملک کی سمارٹ بندرگاہوں کی طرف منتقلی کو تیز کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ محفوظ اور موثر پورٹ آپریشنز کو یقینی بنانے کے لیے ان اقدامات کو مضبوط سائبر سیکیورٹی سسٹمز اور ایڈوانس رسک مینجمنٹ میکانزم کے ذریعے سپورٹ کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن اور ساگر (علاقے میں سب کے لیے سلامتی اور ترقی) پہل کا حوالہ دیتے ہوئے، سونووال نے ایک محفوظ، لچکدار اور مستقبل کے لیے تیار سمندری ماحولیاتی نظام کی تشکیل کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا جو کہ 2047 تک وکست بھارت کو حاصل کرنے کے وسیع تر مقصد سے ہم آہنگ ہو۔ کانفرنس میں تقریباً 140 شرکاء نے شرکت کی، جن میں بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت، وزارت داخلہ، ہندوستانی بحریہ، ہندوستانی کوسٹ گارڈ، ریاستی میری ٹائم بورڈز اور صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے نمائندے شامل تھے۔ بات چیت میں بندرگاہوں کی ترقی میں سیکورٹی کو مربوط کرنے، ایجنسیوں کے درمیان رابطہ کاری کو بڑھانے اور عالمی جہاز رانی کو متاثر کرنے والے جیو پولیٹیکل اور ٹیکنالوجی پر مبنی خطرات سے نمٹنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

آرٹیکل 370 کے بعد جموں وکشمیر میں میڈیا کو وسعت

پاکستان مقبوضہ کشمیر میں صحافتی آزادی پر سوالات

سرینگر: آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر میں میڈیا کے شعبے میں نمایاں تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں، جہاں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، مقامی نیوز پورٹلز اور نئے صحافتی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان مقبوضہ کشمیر میں صحافیوں کو پابندیوں، دباؤ اور آزادی اظہار سے متعلق بڑھتے ہوئے مسائل کا سامنا ہے۔ جموں وکشمیر میں گزشتہ چند برسوں کے دوران ڈیجیٹل صحافت نے تیزی سے جگہ بنائی ہے۔ نوجوان صحافی اور مقامی میڈیا ادارے سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے سیاست، ترقی، سیاحت، معیشت، تعلیم اور سماجی معاملات سمیت مختلف موضوعات پر خبریں اور معلومات عوام تک پہنچا رہے ہیں۔ خطے میں انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل رابطوں کے پھیلاؤ نے بھی میڈیا کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ مقامی سطح پر خبروں کی رسائی میں اضافہ ہوا ہے اور روایتی میڈیا کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز بھی اطلاعات کی فراہمی کا اہم ذریعہ بن گئے ہیں۔ دوسری جانب پاکستان مقبوضہ کشمیر میں حالیہ سیاسی کشیدگی اور احتجاجی مظاہروں کے دوران صحافتی آزادی کے حوالے سے خدشات میں اضافہ ہوا ہے۔ مواصلاتی پابندیوں اور انٹرنیٹ کی بندش کے باعث مقامی صحافیوں کو زمینی صورتحال کی رپورٹنگ اور معلومات عوام تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صحافتی آزادی سے متعلق خدشات ایسے وقت میں مزید نمایاں ہوئے ہیں جب پاکستان مقبوضہ کشمیر میں احتجاج، سیاسی بے چینی اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف عوامی ناراضی کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ مقامی اور ڈیجیٹل میڈیا پر پابندیوں نے آزادانہ رپورٹنگ کے حوالے سے بھی سوالات پیدا کیے ہیں۔ دونوں خطوں کی صورتحال میں یہ فرق اس بات کو نمایاں کرتا ہے کہ ایک جانب جموں وکشمیر میں ڈیجیٹل میڈیا اور اطلاعات کے نئے ذرائع اپنی جگہ بنا رہے ہیں، جبکہ دوسری جانب پاکستان مقبوضہ کشمیر میں جاری حالات کے دوران صحافیوں اور میڈیا اداروں کے لیے آزادانہ رپورٹنگ ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے۔

بنگلہ دیش نے بھارت سے ڈیزل کی مزید سپلائی کی مانگ کی

ڈھاکہ: مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق، بنگلہ دیش نے ملک میں جاری بجلی اور گیس کی قلت کو حل کرنے میں مدد کے لیے سرحد پار سے پائپ لائن کے ذریعے بھارت سے ڈیزل کی سپلائی میں اضافے کا مطالبہ کیا ہے۔ بنگلہ دیش کے بجلی، توانائی اور معدنی وسائل کے وزیر اقبال حسن محمود نے یہ بات ڈھاکہ میں سکریٹریٹ میں بھارتی ہائی کمشنر دنیش ترویدی سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ توانائی کے تعاون پر بات چیت کے اہم مسائل میں سے ایک ہے۔ بنگلہ دیشی روزنامہ دی بزنس اسٹینڈرڈ نے محمود کے حوالے سے بتایا کہ "ہم پائپ لائن کے ذریعے بھارت سے ڈیزل درآمد کرتے ہیں، اور ہم نے ان سے مزید سپلائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ بنگلہ دیش اور بھارت کے ہمسایہ ممالک کے طور پر باہمی دلچسپی کے کئی شعبے ہیں، انہوں نے کہا کہ بھارتی سفیر سے ملاقات غیر ملکی سفارت کاروں کے ساتھ ان کی معمول کی مصروفیات کا حصہ تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میں مختلف ممالک کے سفیروں سے باقاعدگی سے ملتا ہوں، ہندوستانی ہائی کمشنر سے ملاقات بھی ایک معمول کی بات تھی۔ چونکہ ہندوستان ہمارا پڑوسی ملک ہے، اس لیے ہمارے باہمی دلچسپی کے بہت سے شعبے ہیں، اور ان امور پر بات چیت ہوئی۔ ہندوستانی ہائی کمشنر ترویدی نے جمعرات کو محمود سے ملاقات کی، جہاں دونوں فریقین نے بجلی اور توانائی کے شعبوں میں ہندوستان-بنگلہ دیش تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے دوران بنگلہ دیش کے وزیر مملکت برائے بجلی، توانائی اور معدنی وسائل، انندا اسلام امیت بھی موجود تھے۔ بات چیت میں ہندوستان-بنگلہ دیش اقتصادی شراکت داری کے ایک اہم ستون کے طور پر سرحد پار سے بجلی اور توانائی کے رابطے کی اہمیت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں فریقوں نے توانائی کی سلامتی کو بڑھانے، پائیدار ترقی کو فروغ دینے اور دونوں ممالک کے لوگوں کی خوشحالی کی حمایت کرنے کے مقصد کے ساتھ، باہمی مفاد اور باہمی فائدے کی بنیاد پر تعاون کو آگے بڑھانے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ رپورٹوں کے مطابق، اپریل کے شروع میں، بھارت بنگلہ دیش دوستی پائپ لائن کے ذریعے بنگلہ دیش میں اضافی 5,000 ٹن ڈیزل کا بہاؤ شروع ہوا، جس سے مغربی ایشیا میں سمندری غیر یقینی صورتحال کے درمیان ڈھاکہ کی ایندھن کی حفاظت کو تقویت ملی جو توانائی کی درآمدات کو متاثر کر رہی ہے۔

بھارت اور کینیا کے تعلقات نئے اسٹریٹجک مرحلے میں داخل

نیروبی: بھارت اور کینیا کے درمیان دیرینہ تعلقات اب ایک نئے اسٹریٹجک مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں روایتی سفارتی اور تجارتی روابط کے ساتھ ٹیکنالوجی، دفاع، صحت، زراعت، تعلیم اور ڈیجیٹل شعبوں میں تعاون تیزی سے اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات تاریخی روابط اور مضبوط عوامی تعلقات پر قائم ہیں۔ کینیا میں بڑی بھارتی نژاد برادری بھی دونوں ملکوں کے درمیان ایک اہم پل کا کردار ادا کرتی رہی ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت نے افریقی ممالک کے ساتھ شراکت داری کو اپنی خارجہ پالیسی میں زیادہ اہمیت دی ہے، جبکہ کینیا مشرقی افریقہ میں بھارت کے اہم شراکت داروں میں شامل ہے۔ دونوں ممالک تجارت اور سرمایہ کاری کے ساتھ صحت، ادویات، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور صلاحیت سازی کے شعبوں میں تعاون بڑھا رہے ہیں۔ بھارتی کمپنیاں کینیا کی معیشت کے مختلف شعبوں میں سرگرم ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی روابط میں مزید توسیع کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ بھارت کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور کم لاگت ترقیاتی ماڈل بھی کینیا کے لیے تعاون کے نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ بدلتی عالمی صورتحال میں بھارت اور کینیا کا بڑھتا تعاون صرف دوطرفہ تعلقات تک محدود نہیں بلکہ گلوبل ساؤتھ کی مضبوط آواز، ترقی پذیر ممالک کے مفادات اور افریقہ و ایشیا کے درمیان وسیع تر شراکت داری کے لیے بھی اہمیت رکھتا ہے۔

امریکی ریاست میساچوسٹس میں ۱۵ر اگست کو'انڈیا ڈے' قرار دے دیا گیا

بوسٹن: امریکی ریاست میساچوسٹس نے 15 اگست کو باقاعدہ طور پر 'انڈیا ڈے' قرار دیتے ہوئے بھارت کے یوم آزادی اور ریاست کی ترقی میں بھارتی نژاد امریکی برادری کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ گورنر مورا ہیلی نے یکم اگست کو اس سلسلے میں اعلامیے پر دستخط کیے۔ لیفٹیننٹ گورنر کمبرلی ڈرسکول اور سیکریٹری آف دی کامن ویلتھ ولیم فرانسس گیلون نے بھی اس کی توثیق کرتے ہوئے ریاست کے شہریوں سے 15 اگست کو انڈیا ڈے کے طور پر منانے کی اپیل کی۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ میساچوسٹس میں بھارتی نژاد امریکیوں نے طب، سائنس، ٹیکنالوجی، تعلیم، کاروبار اور عوامی خدمات سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور ریاست کے معاشی وثقافتی منظرنامے کو مضبوط بنایا ہے۔ اس موقع پر بھارت کے بھرپور ثقافتی ورثے، جمہوری اقدار اور امن وترقی کے عزم کو بھی اجاگر کیا گیا۔ دنیا بھر میں 3 کروڑ 60 لاکھ سے زیادہ بھارتی نژاد افراد مقیم ہیں، جن میں 50 لاکھ سے زائد امریکہ میں رہتے ہیں۔ بوسٹن کی میئر مشیل وو نے بھی 15 اگست کو شہر میں 'انڈیا ڈے' قرار دیا ہے۔ انہوں نے بوسٹن میں نئے بھارتی قونصل خانے کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے بھارت اور میساچوسٹس کے درمیان بڑھتے تعلقات کی ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔

بھارت سے یونان تک نئے اسٹریٹجک اتحاد کی ضرورت

تل ابیب: اسرائیل کی وزارت دفاع کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل (ریٹائرڈ) امیر بارام نے بھارت، متحدہ عرب امارات، اسرائیل، یونان اور قبرص کو جوڑنے والے ایک وسیع اسٹریٹجک اور سیکورٹی نیٹ ورک کی ضرورت پر زور دیا ہے، جس کا مقصد خطے میں بڑھتے ہوئے سیکورٹی خطرات کا مقابلہ اور اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ بارام کا تصور امریکہ کی حمایت سے ایک ایسے تعاون پر مبنی ہے جو بھارت سے شروع ہو کر متحدہ عرب امارات کے راستے اسرائیل، یونان اور قبرص تک پھیلے۔ ان کے مطابق ایران کی فوجی صلاحیت، بیلسٹک میزائل پروگرام اور علاقائی سرگرمیوں نے مختلف ممالک کے درمیان وسیع تر تعاون کی ضرورت بڑھا دی ہے۔ اس مجوزہ شراکت داری میں اسرائیل کی دفاعی ٹیکنالوجی اور عملی تجربے، خلیجی ممالک کی اقتصادی طاقت اور بھارت، یونان اور قبرص کی اسٹریٹجک اہمیت کو یکجا کرنے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ بھارت پہلے ہی اسرائیل، یونان، قبرص اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ دفاع، تجارت، ٹیکنالوجی، میری ٹائم سیکورٹی اور رابطوں کے شعبوں میں اپنے تعلقات کو وسعت دے رہا ہے۔ بھارت اور اسرائیل کے درمیان دفاعی تعاون بھی روایتی خریدار اور فروخت کنندہ کے تعلق سے آگے بڑھ کر مشترکہ ترقی، مقامی پیداوار اور جدید دفاعی ٹیکنالوجی کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس ابھرتے ہوئے اسٹریٹجک ڈھانچے کو انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور جیسے منصوبوں سے بھی جوڑا جا رہا ہے، جو جنوبی ایشیا، مشرق وسطیٰ اور یورپ کے درمیان اقتصادی اور جغرافیائی رابطوں کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ بارام کے مطابق امریکہ کے ساتھ اسرائیل کی شراکت داری اس پورے نظام کا بنیادی ستون رہے گی، تاہم دیگر علاقائی طاقتوں کے ساتھ مضبوط تعلقات اسرائیل اور اس کے شراکت داروں کو بدلتے عالمی حالات میں زیادہ اسٹریٹجک گنجائش فراہم کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر نوہیرا شیخ و ہیرا گروپ کے حقوق پر توجہ ضروری

ایجنسیوں کی کارروائیوں اور مبینہ عدم توازن پر سنگین سوالات

نئی دہلی رحیدرآباد: ہیرا گروپ آف کمپنیز اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ سے متعلق جاری قانونی اور انتظامی کارروائیوں کے درمیان ایک بار پھر یہ سوال نمایاں ہو کر سامنے آیا ہے کہ اس پورے معاملے میں کمپنی، اس کی انتظامیہ اور سرمایہ کاروں کے قانونی حقوق کو کس حد تک مناسب توجہ حاصل ہو رہی ہے۔ معاملے سے وابستہ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ کارروائیوں، جائیدادوں کی رجسٹری، ضبطی اور نیلامی کے اقدامات پر جس تیزی سے پیش رفت ہو رہی ہے، اسی تناسب سے کمپنی کے مالیاتی ریکارڈ، سرمایہ کاروں کے دعووں، واجبات اور ادائیگی کے مکمل طریقہ کار کی وضاحت بھی سامنے آنی چاہیے۔ حامیوں کے مطابق اصل سوال صرف جائیدادوں کی نیلامی یا قانونی کارروائی کا نہیں، بلکہ یہ بھی ہے کہ اگر کمپنی کی املاک کو فروخت کر کے سرمایہ کاروں کے حقوق کا تحفظ مقصود ہے تو پہلے یہ واضح ہونا ضروری ہے کہ کس سرمایہ کار کا کتنا دعویٰ ہے، کمپنی پر مجموعی واجبات کتنے ہیں، دستیاب اثاثوں کی اصل مالیت کیا ہے اور نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم کس قانونی طریقہ کار کے تحت مستحقین تک پہنچائی جائیگی۔ ہیرا گروپ سے وابستہ حلقوں کی جانب سے مسلسل یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کارروائی اور تحقیقات کے مختلف مراحل کے ساتھ ساتھ ایک ایسا جامع اور شفاف نظام بھی سامنے آنا چاہیے جس سے تمام فریقین کو معلوم ہو سکے کہ معاملے کی موجودہ قانونی اور مالی حیثیت کیا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر جائیدادوں کی نیلامی کا مقصد سرمایہ کاروں کے مالی حقوق کی تکمیل ہے تو اس سے قبل کمپنی کے اثاثوں، واجبات، سرمایہ کاروں کے دعووں اور متعلقہ ریکارڈ کی مکمل جانچ انتہائی اہم ہے۔ ان کے مطابق محض جائیدادوں کی نیلامی سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، بلکہ اصل ضرورت یہ ہے کہ نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم کے استعمال اور تقسیم کا ایک واضح، شفاف اور قابل نگرانی نظام قائم کیا جائے۔ یہ بھی سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ اگر مختلف املاک کو نیلامی کیلئے پیش کیا جا رہا ہے تو ان کی حقیقی مارکیٹ ویلیو، ریزرو پرائس، فروخت کی شرائط اور نیلامی کے طریقہ کار کو بھی پوری شفافیت کے ساتھ سامنے لایا جانا چاہیے، تاکہ کسی فریق کو یہ اعتراض نہ رہے کہ قیمتی اثاثے کم قیمت پر فروخت کیے گئے۔ ہیرا گروپ کی سی ای او ڈاکٹر نوہیرا شیخ سے متعلق قانونی کارروائیاں بھی اس پورے معاملے کا اہم حصہ ہیں۔ کمپنی کے حامیوں کا موقف ہے کہ کسی بھی زیر سماعت معاملے میں تحقیقات اور قانونی کارروائی اپنی جگہ، لیکن ملزم یا متعلقہ فریق کو قانون کے مطابق اپنا موقف پیش کرنے، دستاویزات رکھنے اور اپنے حقوق کے تحفظ کا مکمل موقع ملنا بھی عدالتی عمل کا بنیادی تقاضا ہے۔ کمپنی کے وکلا کی جانب سے مختلف مواقع پر یہ موقف سامنے آنے کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے کہ جائیدادوں کے حوالے سے حتمی اقدامات سے قبل متعلقہ مالیاتی ریکارڈ اور سرمایہ کاروں کے دعووں کی مکمل جانچ کی جائے، تاکہ بعد میں کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ ہیرا گروپ کے معاملے میں جائیدادوں کی نیلامی کا موضوع سب سے زیادہ حساس بن چکا ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiраabta@gmail.com

لنکا کے خلاف ٹیسٹ میچ سے قبل ہندوستانی ٹیم کو لگا جھٹکا

انگلی میں چوٹ کے سبب کپتان شبھمن گل ہوئے باہر

احتیاطاً شبھمن گل کو 'ایس ایل سی الیون' کے خلاف 3 روزہ وارم اپ میچ کے پہلے دن آرام دیا گیا ہے۔ ان کی غیر موجودگی میں تجربہ کار بلے باز کے ایل راہل کپتانی کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز سے قبل ہندوستانی ٹیم کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ کپتان شبھمن گل وارم اپ میچ کے پہلے دن میدان میں نہیں اتر سکے۔ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے بتایا

کہ جمعرات کو پریکٹس سیشن کے دوران شبھمن گل کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں چوٹ لگ گئی تھی۔ اس لیے احتیاطاً شبھمن گل کو 'ایس ایل سی الیون' کے خلاف 3 روزہ وارم اپ میچ کے پہلے دن آرام دیا گیا ہے۔ یعنی وارم اَپ میچ کے پہلے دن شبھمن گل ٹیم سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں کے ایل راہل کپتانی کر رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فی الحال بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم شبھمن گل کی حالت پر نظر رکھے ہوئی ہے۔ ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ چوٹ کتنی سنگین ہے اور وہ کب تک مکمل طور پر فٹ ہو سکیں گے۔ یہ بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ وہ پہلے ٹیسٹ میں کھیلنے کے لیے دستیاب ہوں گے یا نہیں۔ چوٹ سنگین ہونے کی صورت میں انھیں پہلے ٹیسٹ میں آرام بھی دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال، گل کی غیر موجودگی میں تجربہ کار بلے باز کے ایل راہل وارم اَپ میچ میں ہندوستانی ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں۔ ٹیسٹ سیریز سے پہلے یہ مقابلہ ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے بے حد اہم مانا جا رہا ہے، کیونکہ اسی میچ کے ذریعہ ٹیم اپنی آخری تیاریوں کا جائزہ لے گی۔ کولمبو کے نان ڈسکرپٹس کرکٹ کلب گراؤنڈ میں کھیلے جا رہے اس 3 روزہ وارم اپ میچ میں ایس ایل سی الیون نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ مقابلہ 7 اگست سے 9 اگست تک کھیلا جائے گا۔ اس وارم اَپ میچ میں ایس ایل سی الیون کی ابتدا نہایت شاندار ہوئی ہے۔ 20 اوور تک اس ٹیم کا ایک بھی وکٹ نہیں گرا ہے اور بورڈ پر 107 رن درج ہو چکے ہیں۔ محمد سراج کو چھوڑ کر ہندوستانی گیند باز اب تک پوری طرح سے بے اثر دکھائی دیے ہیں۔ محمد سراج نے 5 اوورس میں 14 رن دیے ہیں، جبکہ پرسدھ کرشنا نے 5 اوورس میں 27 رن، رویندر جڈیجہ نے 5 اوورس میں 29 رن، گرنور برار 4 اوورس میں 25 رن دیے ہیں۔ بلے بازوں کی بات کی جائے تو نشان فرنانڈو 65 رن بنا کر اور رویندر رشنتھا 36 رن بنا کر میدان پر موجود ہیں۔

جھارکھنڈ احتجاج پر مہندر سنگھ دھونی کیوں ہیں خاموش؟

رانچی میں جاری جے پی ایس سی ۔ جے ایس ایس سی طلبہ تحریک پر مہندر سنگھ دھونی کی خاموشی موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے ۔ جانیے، اس کے پیچھے کیا وجہ ہے ۔

رانچی میں جاری جے پی ایس سی- جے ایس ایس سی طلبہ تحریک پر مہندر سنگھ دھونی کی خاموشی موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے۔ جانیے، اس کے پیچھے کیا وجہ ہے۔ جھارکھنڈ کے دار الحکومت رانچی میں گزشتہ 14 دنوں سے طلبہ جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ مظاہرہ JPSC اور JSSC امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جاری ہے۔ طلبہ کا مطالبہ ہے کہ سال 2019 سے اب تک JPSC اور JSSC کے تمام متنازع امتحانات کی سی بی آئی جانچ کرائی جائے۔ طلبہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جن امتحانات میں بے ضابطگیاں ثابت ہوں، انہیں منسوخ کر کے دوبارہ امتحان کرایا جائے۔ اس کے علاوہ ذمہ دار افسران، ملازمین، دلالوں اور مبینہ فائدہ اٹھانے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی، بھرتی کے عمل میں مکمل شفافیت اور مستقبل میں پیپر لیک روکنے کے لیے مضبوط سکیورٹی نظام نافذ کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ان مطالبات کے درمیان طلبہ کے ایک طبقے کو رانچی کے کرکٹ اسٹار اور بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی کی حمایت کا انتظار ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ رانچی سے تعلق رکھنے کے باوجود دھونی نے اب تک طلبہ کے احتجاج پر کوئی بیان نہیں دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسی کیا وجہ ہے جس کی وجہ سے دھونی طلبہ کے مظاہرے پر اپنی رائے ظاہر کرنے سے گریز کر رہے ہیں؟ مہندر سنگھ دھونی نے 15 اگست

2020 کو بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ تاہم وہ اب بھی انڈین پریمیئر لیگ (IPL) میں چنئی سپر کنگز (CSK) کی جانب سے کھیلتے ہیں۔ کرکٹ کے علاوہ دھونی کا بھارتی فوج سے بھی خاص تعلق ہے۔ نومبر 2011 میں کھیلوں کی دنیا میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں بھارتی فوج نے انہیں پیراشوٹ رجمنٹ میں لیفٹیننٹ کرنل کی اعزازی رینک دی تھی۔ دھونی نے اس اعزاز کو صرف ایک رسمی عہدے تک محدود نہیں رکھا۔ 2019 کے کرکٹ ورلڈ کپ کے بعد انہوں نے تقریباً دو ماہ کا وقفہ لیا اور جموں و کشمیر میں وکٹر فورس کے ساتھ تقریباً 15 دن تک ڈیوٹی انجام دی۔ اس دوران انہوں نے فوجی جوانوں کے ساتھ گارڈ ڈیوٹی، گشت اور مختلف آؤٹ پوسٹس پر تعیناتی جیسی ذمہ داریاں بھی نبھائیں۔ مہندر سنگھ دھونی عام طور پر طلبہ کے احتجاج یا سیاسی تنازعات پر عوامی بیان دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اس کی ایک اہم وجہ بھارتی فوج میں ان کی اعزازی حیثیت بھی بتائی جاتی ہے۔ انہیں بھارتی فوج کی پیراشوٹ رجمنٹ میں لیفٹیننٹ کرنل کی اعزازی رینک حاصل ہے اور اس حیثیت سے وابستہ بعض ضابطوں کی پابندی کرنا ہوتی ہے۔ آرمی رولز، 1954 کے تحت فوج سے وابستہ اہلکار سیاسی سرگرمیوں کا حصہ نہیں بن سکتے۔ وہ کسی سیاسی احتجاج یا تحریک میں شرکت نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت کی کھل کر حمایت کر سکتے ہیں۔ ان ضوابط کے مطابق، سرکاری اجازت کے بغیر فوج سے وابستہ کوئی اہلکار میڈیا، عوامی پلیٹ فارم یا کسی دوسرے ذریعے سے ایسا بیان نہیں دے سکتا جسے سیاسی نوعیت کا سمجھا جائے یا جس میں حکومتی پالیسیوں پر تبصرہ یا تنقید ہو۔ دھونی پر یہ اصول اس لیے بھی لاگو ہوتے ہیں کیونکہ وہ ٹیریٹوریل آرمی میں لیفٹیننٹ کرنل کی اعزازی رینک رکھتے ہیں۔ فوج کی روایت بھی یہی ہے کہ وردی سے وابستہ افسران سیاسی طور پر غیر جانب دار رہیں، تاکہ بھارتی فوج کی غیر جانب دار اور پیشہ ورانہ شناخت برقرار رہے۔ اسی وجہ سے جھارکھنڈ میں طلبہ کے جاری احتجاج پر دھونی کی خاموشی کو محض بے رخی کے طور پر دیکھنا درست نہیں ہوگا۔ ان کی فوجی وابستگی اور اس سے متعلق ضوابط بھی عوامی بیان دینے کی راہ میں ایک اہم وجہ ہو سکتے ہیں۔

جڈیجا، کلدیپ اور مانو ستھار کی شاندار گیند بازی، سری لنکا الیون کا ۳۶۳ رنز کا اسکور

کلدیپ، جڈیجا اور مانو ستھار کی دو، دو وکٹوں کی بدولت ہندوستان نے واحد پریکٹس میچ کے پہلے دن سری لنکا الیون کے آٹھ کھلاڑی ۳۶۳ رنز پر آؤٹ کر دیئے۔

کلدیپ یادو، رویندر جڈیجا اور مانو ستھار کی دو، دو وکٹوں کی بدولت ہندوستان نے جمعہ کو واحد پریکٹس میچ کے پہلے دن سری لنکا الیون کے آٹھ کھلاڑی ۳۶۳ رنز پر آؤٹ کر دیئے۔ کلدیپ یادو، رویندر جڈیجا اور مانو ستھار کی دو، دو وکٹوں کی بدولت ہندوستان نے جمعہ کو واحد پریکٹس میچ کے پہلے دن سری لنکا الیون کے آٹھ کھلاڑی ۳۶۳ رنز پر آؤٹ کر دیئے۔ جمعہ کو کولمبو سری لنکا الیون نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ نشان مدوشکا اور رِوندو رسنتا کی اوپننگ جوڑی نے جارحانہ آغاز کرتے ہوئے پہلے وکٹ کے لیے ۱۱۰ رنز کی شراکت قائم کی۔ ۲۱ ویں اوور میں نشان مدوشکا ۶۵ گیندوں پر ۶۶ رنز بنا کر رن آؤٹ ہوئے، جس کے ساتھ یہ شراکت ختم ہوئی۔ انہوں نے اپنی اننگز میں ۱۱ چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ اس کے بعد سنجولا سوریہ بنڈارا نے رِوندو رسنتا کے ساتھ اننگز کو سنبھالا۔ ۴۰ ویں اوور میں رویندر جڈیجا نے سنجولا سوریہ بنڈارا (۳۵ رن) کو بولڈ کر کے اس شراکت کا خاتمہ کیا۔ ۵۰ ویں اوور میں مانو ستھار نے رِوندو رسنتا کو ۱۴۳ گیندوں پر ۷۱ رنز

بنانے کے بعد آؤٹ کیا۔ ان کی اننگز میں چھ چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ پون رتنائیکے (۳۹ رن) کو گرنور براڑ نے پویلین بھیجا۔ اگلے ہی اوور میں کلدیپ یادو نے اہان وکرم سنگھے (۳۱ رن) کو آؤٹ کیا جبکہ انجیلا بنڈارا (۱۳ رن) کو بھی آؤٹ کر کے اپنی دوسری وکٹ حاصل کی۔ رمیش مینڈس (۳۲ رن) کو رویندر جڈیجا نے آؤٹ کیا۔ کپتان سونل دنوشا نے ۷۲ گیندوں پر ۵ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے ۵۲ رنز کی نصف سنچری بنائی۔ مانو ستھار نے دنوشا کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے ہندوستان کو آٹھویں کامیابی دلائی۔ کھیل ختم ہونے تک سری لنکا الیون نے ۹۰ اوورز میں ۸ وکٹوں کے نقصان پر ۳۶۳ رنز بنا لیے تھے۔ کیشر انونتا ۹ اور دلم سدھیرا ایک رن بنا کر ناٹ آؤٹ تھے۔ بھارتی اسپنرز روی چندرن اشون کی تجویز کے مطابق لنکن بچوں پر حاوی رہے جہاں رویندر جڈیجا، کلدیپ یادو اور مانو ستھار نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے ۲-۲ وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سری لنکا کرکٹ الیون نے پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک ۳۶۳ رنز بنا لیے۔ کولمبو میں کھیلے جا رہے اس تین روزہ وارم اپ (تمرینی) میچ کے پہلے دن، ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے سری لنکا الیون نے مقررہ ۹۰ اوورز میں ۸ وکٹوں کے نقصان پر یہ بڑا اسکور کھڑا کیا۔ نمایاں بلے باز: رویندو رسنتا نے شاندار ۷۱ رنز اور نشان مدوشکا نے ۶۶ رنز کی بہترین اننگز کھیلی۔ مڈل آرڈر میں کپتان سونال دنوشا نے بھی ۵۲ رنز بنا کر ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں پہنچایا۔ اگرچہ پچ پر اسپنرز کا جادو چلا، لیکن بھارتی تیز گیند بازی (جس میں محمد سراج اور پرسدھ کرشنا شامل تھے) کوئی خاص اثر نہ دکھا سکی۔ جسپریت بمراہ کی غیر موجودگی واضح طور پر محسوس کی گئی کیونکہ لنکن بلے بازوں نے ۳۶۰ سے زائد کا بڑا اسکور جوڑنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہ میچ ۱۵ اگست سے گال میں شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز کے لیے ٹیم انڈیا کی تیاریوں کا اہم حصہ ہے۔

پاکستان ٹسٹ سیریز کیلئے انگلینڈ کی کرکٹ ٹیم کا اعلان

کپتان تبدیل، ۴ کھلاڑیوں کی واپسی

پاکستان کے خلاف 19 اگست سے شروع ہونے والی تین میچوں کی ٹسٹ سیریز کے شروعاتی 2 مقابلوں کے لئے انگلینڈ نے اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ سیریز کا پہلا ٹسٹ لیڈس کے ہیڈ نگلے میں کھیلا جائے گا۔ دوسرا ٹسٹ لندن کے تاریخی لارڈس میدان پر ہوگا۔ تیسرا اور آخری ٹسٹ برمنگھم ایجبسٹن میں کھیلا جائے گا۔ انگلینڈ کرکٹ بورڈ نے جمعرات (6 اگست) کو پاکستان کے خلاف ہونے والی تین میچوں کی ٹسٹ سیریز کے شروعاتی 2 مقابلوں کے لئے 16 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ بین اسٹوکس کے ریٹائرمنٹ کے بعد یہ انگلینڈ کی پہلی ٹسٹ سیریز ہے، جس میں نئے کپتان جوروٹ کمان سنبھالتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ٹیم میں 4 کھلاڑیوں کی واپسی ہوئی ہے۔ انگلینڈ کی سرزمین پر کھیلی جانے والی سیریز کی شروعات 19 اگست سے ہوگی۔ ٹیم میں ڈین لارنس، اولی پوپ، برائیڈن کارس اور سیم کک کے طور پر 4 کھلاڑی واپس لوٹے ہیں۔ کاؤنٹی چمپئن شپ کے ڈویژن ون میں لیڈنگ رن اسکورر کڈین لارنس ٹیم میں دوبارہ موقع دیا گیا ہے۔ سیم کک نے گزشتہ گرمیوں میں زمبابوے کے خلاف ایک ٹسٹ میچ کھیلا تھا۔ وہیں،

برائیڈن کارس اور اولی پوپ کی آسٹریلیا میں گزشتہ سردیوں میں ہوئی ایشیز سیریز کے بعد واپسی ہو رہی ہے۔ آل راونڈر جیکب بیتھل کو گزشتہ ماہ ہندوستان کے خلاف کھیلی گئی ونڈے سیریز میں گھٹنے کی چوٹ لگی تھی، جس کے سبب وہ پوری پاکستان ٹسٹ سیریز سے باہر رہیں گے۔ جیکب بیتھل کی جگہ جارڈن کاکس کھیلتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کاکس نے اس گرمی کی شروعات میں کیا اوول میں نیوزی لینڈ کے خلاف اپنا ٹسٹ ڈیبیو کیا تھا۔ سیریز کا پہلا ٹسٹ لیڈس کے ہیڈ نگلے میں کھیلا جائے گا۔ دوسرا ٹسٹ لندن کے تاریخی لارڈس میدان پر ہوگا۔ تیسرا اور آخری ٹسٹ برمنگھم ایجبسٹن میں کھیلا جائے گا۔ جو روٹ (کپتان)، جوفرا آرچر، گس ایٹکنسن، شعیب بشیر، ہیری بروک، برائیڈن کارس، سیم کک، جارڈن کاکس، بین ڈکیٹ، میتھیو فشر، ایمیلیو گے، ڈین لارنس، اولی پوپ، اولی رابنسن، جیمی اسمتھ، جوش ٹونگ۔

دی بیٹ مین ۲ اور ۳'' کی یکے بعد دیگرے شوٹنگ کی افواہوں پر جیمز گن کا ردعمل

جیمز گن نے ''دی بیٹ مین: پارٹ ٹو'' اور ''پارٹ تھری'' کی بیک ٹو بیک شوٹنگ سے متعلق گردش کرنے والی افواہوں کی تردید

جیمز گن نے ''دی بیٹ مین: پارٹ ٹو'' اور ''پارٹ تھری'' کی بیک ٹو بیک شوٹنگ سے متعلق گردش کرنے والی افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ سوشل میڈیا پر یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ ہدایتکار میٹ ریوز دونوں فلموں کی شوٹنگ ایک ساتھ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تاکہ طویل پروڈکشن شیڈول کو مختصر کیا جا سکے۔ جیمز گن نے ''دی بیٹ مین: پارٹ ٹو'' اور ''پارٹ تھری'' کی بیک ٹو بیک شوٹنگ سے متعلق گردش کرنے والی افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ سوشل میڈیا پر یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ ہدایتکار میٹ ریوز دونوں فلموں کی شوٹنگ ایک ساتھ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تاکہ طویل پروڈکشن شیڈول کو مختصر کیا جا سکے۔ تاہم ڈی سی اسٹوڈیوز کے شریک سربراہ جیمز گن نے واضح کر دیا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ ''دی بیٹ مین: پارٹ ٹو'' اس وقت ہالی ووڈ کی سب سے زیادہ منتظر فلموں میں شمار کی جا رہی ہے۔ فلم میں رابرٹ پیٹنسن ایک بار پھر بیٹ مین کے کردار میں نظر آئیں گے۔ فلم کی ریلیز کئی مرتبہ مؤخر کی جا چکی ہے۔ ابتدا میں اسے اکتوبر ۲۰۲۵ء میں ریلیز ہونا تھا، بعد ازاں تاریخ اکتوبر ۲۰۲۶ء اور پھر اکتوبر ۲۰۲۷ء کر دی گئی۔ اب فلم ۱۸ فروری ۲۰۲۸ء کو امریکی سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ جیمز گن کی وضاحت کے بعد یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس وقت ''دی بیٹ مین: پارٹ ٹو'' اور ''پارٹ تھری'' کی مشترکہ شوٹنگ نہیں ہو رہی۔ البتہ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ مستقبل میں تیسری فلم کے حوالے سے کیا منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ ہدایتکار میٹ ریوز کی فلم ''دی بیٹ مین'' مارچ ۲۰۲۲ء میں ریلیز ہوئی تھی۔ فلم میں بیٹ مین کی ابتدائی زندگی دکھائی گئی، جہاں وہ گوتھم سٹی میں ایک پراسرار سیریل

کلر کی تحقیقات کرتا ہے۔ فلم میں رابرٹ پیٹنسن کے ساتھ زوئی کراوٹز نے کیٹ وومن، جیفری رائٹ نے جم گورڈن اور کولن فیرل نے دی پینگوئن کا کردار ادا کیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ۲۰۱۴ء میں اس فلم کا منصوبہ ڈی سی ایکسٹینڈڈ یونیورس (DCEU) کے تحت بین ایفلیک کو بیٹ مین کے طور پر سامنے رکھ کر بنایا گیا تھا، تاہم بعد میں انہوں نے اس منصوبے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے بعد میٹ ریوز نے کہانی کو نئے انداز میں تحریر کیا اور اسے نوجوان بیٹ مین کی جاسوسی صلاحیتوں پر مرکوز کر دیا، جسے ناقدین اور شائقین دونوں نے خوب سراہا۔

کنگنا رناوت کا یوٹرن، جین زی کو بتایا ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر

رکن پارلیمنٹ کنگنا رانوت نے جمعہ کے روز یوٹرن لیتے ہوئے نوجوان مظاہرین کو ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر بتایا ہے۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے جین زی اور جین الفا کے احتجاج کے حق کی حمایت کرنے کے ایک دن بعد، رکنِ پارلیمنٹ کنگنا رانوت نے جمعہ کے روز یوٹرن لیتے ہوئے نوجوان مظاہرین کو ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر بتایا ہے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے جین زی اور جین الفا کے احتجاج کے حق کی حمایت کرنے کے ایک دن بعد، رکنِ پارلیمنٹ کنگنا رانوت نے جمعہ کے روز یوٹرن لیتے ہوئے نوجوان مظاہرین کو ملک کی طاقت اور ثقافتی سفیر بتایا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے اس نسل کو گٹر جنریشن کہا تھا، جس پر کافی تنازع ہوا تھا اور شدید تنقید کی گئی تھی۔ رناوت نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کر رہے نوجوانوں کے بارے میں اپنے گزشتہ تبصروں سے پلٹتے ہوئے پارلیمنٹ کے احاطے میں جمعہ کے روز صحافیوں سے بات چیت کے دوران کہا ''جین زی ہمارے ملک کی طاقت اور ایک بڑا

اثاثہ ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے نوجوان تیزی سے ہماری ثقافت اور شناخت کے سفیر کے طور پر ابھر رہے ہیں۔'' اس سے پہلے انہوں نے نوجوانوں کو گٹر جنریشن کہتے ہوئے ان پر جارحانہ رویہ اختیار کرنے اور ذاتی جوابدہی میں کمی کا الزام لگایا تھا۔ سوشل میڈیا پر اس کی سخت مذمت ہوئی تھی۔ جمعہ کے روز انہوں نے مسٹر بھاگوت کی نوجوانوں کے ساتھ ہونے والی بات چیت کی تعریف کی اور کہا کہ وزیر اعظم کو گالی دینے والے کچھ مٹھی بھر لوگ پوری جین زی کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے ممبئی میں جمعرات کے روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جمہوریت میں احتجاج بات چیت کا ایک جائز طریقہ ہے۔ انہوں نے کہا تھا ''اگر جین زی تحریک چلا رہے ہیں، تو وہ ملک دشمن نہیں ہیں۔ وہ ہمارے اپنے لوگ ہیں، ہماری اگلی نسل ہیں۔'' اس دوران، کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی نے بھی پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں کہا کہ نوجوانوں کو آر ایس ایس کے سربراہ سے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر پارلیمنٹ سے بچنے کا الزام لگایا اور نیٹ پیپر لیک کے احتجاج کے دوران طالب علموں پر مبینہ پولیس زیادتیوں کی ذمہ داری حکومت کی طرف سے لیے جانے کا مطالبہ کیا۔ تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ سنگھ کا یہ موقف تعلیم اور نوکریوں جیسے مسائل پر آواز اٹھانے والی نوجوان نسل سے جڑنے اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر کے جارحانہ بیانات سے خود کو الگ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ سیاسی طور پر اسے ایک اہم قدم مانا جا رہا ہے۔

لاہور کے کارکن کا سی جے پی چیف کو کھلا خط، ہندوستانی اور پاکستانی نوجوانوں کی تحریکوں کا موازنہ کیا

حسن نے ہندوستان کے 'نیٹ' پیپر لیک تنازع؛ جس نے سی جے پی کی قیادت میں مظاہروں کو جنم دیا، کا موازنہ پاکستان کے 'میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج ایڈمیشن ٹیسٹ' کے اسکینڈلز سے کیا۔

حسن نے ہندوستان کے 'نیٹ' پیپر لیک تنازع، جس نے سی جے پی کی قیادت میں مظاہروں کو جنم دیا، کا موازنہ پاکستان کے 'میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج ایڈمیشن ٹیسٹ' کے اسکینڈلز سے کیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے شہری، کوچنگ سینٹرز کی وجہ سے قرض کے یکساں بوجھ اور نوجوانوں کی بے روزگاری کے مشترکہ بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ پاکستان کے شہر لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کارکن نے 'کاکروچ جنتا پارٹی' (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے کو ایک کھلا خط لکھا ہے، جس میں انہوں نے ہندوستان میں طلبہ کی قیادت میں جاری احتجاجی تحریک کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور سرحد پار کے نوجوانوں کو درپیش مشکلات کا موازنہ کیا۔ لاہور کے ایک فری لانس برانڈ ڈیزائنر اور ترقی پسند کارکن احتشام حسن کا تحریر کردہ یہ خط، سی جے پی کی تحریک کو پاکستانی نوجوانوں میں بھی گہری گونج پیدا کرنے والی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ حسن لکھتے ہیں کہ جب ہندوستان کے چیف جسٹس نے بے روزگار نوجوانوں کو بیان کرنے کیلئے ''کاکروچ'' کا لفظ استعمال کیا تو پاکستان کے نوجوانوں نے اسے فوری طور پر اس بات کی عکاسی کے طور پر پہچان لیا کہ پورے جنوبی ایشیاء میں برسرِ اقتدار طبقہ اس ''اضافی'' نسل کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ بے روزگار گریجویٹس اور ایسے طلبہ کا گروپ ہے جن کا مستقبل لیک شدہ امتحانی پرچوں کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ حسن نے ہندوستان کے 'نیٹ' پیپر لیک تنازع، جس نے سی جے پی کی قیادت میں مظاہروں کو جنم دیا، کا موازنہ پاکستان کے 'میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج ایڈمیشن ٹیسٹ' (MDCAT) کے اسکینڈلز سے کیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے شہری، کوچنگ سینٹرز کی وجہ سے قرض کے یکساں بوجھ اور نوجوانوں کی بے روزگاری کے مشترکہ بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا کہ اگرچہ امتحان کا لیک ہونا ایک فوری وجہ تھا، لیکن بنیادی مسائل جیسے بے روزگاری، غربت اور گرتا ہوا معیارِ زندگی، پورے خطے میں مشترک ہیں۔ احتشام حسن نے اپنے خط میں نوٹ کیا ہے کہ اگست کا مہینہ دونوں ملکوں کیلئے نوآبادیاتی راج سے آزادی کی سالگرہ کی نشان دہی کرتا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ۸۰ سال بعد کیا حاصل ہوا ہے جب کہ کروڑوں لوگ اب بھی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں۔ حسن نے

جنریشن زی (Gen Z) پر زور دیا کہ وہ تبدیلی کا انتظار کرنے کے بجائے تعلیم حاصل کریں، متحد ہوں اور متحرک ہوں۔ حسن نے سی جے پی کی تحریک کو مقبولیت حاصل کرتے ہوئے دیکھنے کے دوران تعریف اور حسرت کے امتزاج کا ذکر کیا جس نے صرف دو ہفتوں کے اندر ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ سے زائد فالورز حاصل کئے۔ انہوں نے اس کا موازنہ پاکستان میں اختلافِ رائے کیلئے محدود جگہ سے کیا، جہاں کارکنوں کو خاموشی سے اور عوامی نظروں سے دور ہو کر تنظیم سازی کرنی پڑی ہے۔ حسن نے ''کاکروچ'' کی علامت کو برصغیر کے نوجوانوں کیلئے موزوں قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ سرحدوں سے قطع نظر زندہ رہتا ہے اور ان نظاموں سے زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے جو اسے دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے سی جے پی کے ابھار کو نوجوانوں کی تحاریک کو خاموش کرنے کیلئے استعمال ہونے والے حربوں کے بارے میں ایک انتباہ اور لاہور، کراچی سمیت جنوبی ایشیاء میں دیگر مقامات پر موجود نوجوانوں کیلئے امید کا ذریعہ قرار دیا۔ احتشام حسن نے اپنے خط کا اختتام دیپکے سے مظاہرے جاری رکھنے کی اپیل اور اس امید کے اظہار کے ساتھ کیا کہ یہ تحریک جنوبی ایشیاء کے نوجوانوں کے درمیان وسیع تر اور سرحدوں سے ماورا یکجہتی کو جنم دے سکتی ہے۔ لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کارکن نے انڈیا کی کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی کو ایک کھلا خط لکھا ہے، جس میں انہوں نے سرحد پار کے نوجوانوں کو درپیش یکساں مسائل اور احتجاجی تحریکوں کا موازنہ کیا ہے۔ مکتوب نگار اور موصول کنندہ: یہ کھلا خط لاہور کے فری لانس برانڈ ڈیزائنر اور ترقی پسند کارکن احتشام حسن نے کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے کے نام لکھا ہے۔ احتشام حسن نے ہندوستان میں طلبہ اور نوجوانوں کی قیادت میں جاری احتجاجی تحریک کے ساتھ گہری یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ سرحد پار یکساں مسائل: خط میں کہا گیا ہے کہ سی جے پی کی تحریک نے پاکستانی نوجوانوں کے دلوں میں بھی گہری گونج پیدا کی ہے کیونکہ دونوں ممالک کے نوجوانوں کو ایک جیسے معاشی اور سماجی چیلنجز کا سامنا ہے۔ کاکروچ لفظ کا تناظر: خط کے مطابق جب ہندوستان کے چیف جسٹس نے بے روزگار نوجوانوں کو بیان کرنے کے لیے ''کاکروچ'' کا لفظ استعمال کیا، تو پاکستان کے نوجوانوں نے بھی اسے فوری طور پر محسوس کیا۔ حسن لکھتے ہیں کہ پورے جنوبی ایشیاء کا برسرِ اقتدار طبقہ اس نئی نسل کو اضافی یا فالتو سمجھتا ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان کے دار الحکومت دہلی میں کاکروچ جنتا پارٹی کی کال پر نوجوانوں کا بڑا احتجاج جاری ہے، جہاں عوام ڈیلیوری ایپس کے ذریعے دھرنے کے شرکاء کو کھانا اور پانی پہنچا کر مدد کر رہے ہیں۔ انڈیا میں طلبہ کے حالیہ احتجاج اور وزیر تعلیم کے استعفے کے بعد بی بی سی اردو کے مطابق پاکستانی سوشل میڈیا پر بھی یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ پاکستانی طلبہ بنگلہ دیش، سری لنکا یا انڈیا کی طرح منظم ہو کر اپنے حقوق کے لیے بڑی تبدیلیاں کیوں نہیں لاتے۔